١٦٩٠
~~[illegible]~~
سكك رقم وارد
١٦٩٢
~~[illegible]~~
انوار القرآن

١٦٩١
~~[illegible]~~
خاتم النبوة

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۸۶

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما

رسالہ

خاتم النبوۃ

مؤلفہ

حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر پنشنر کربلائی جعفری جھنگ سیالوی

(سابق حنفی سنی)

جسکو

مینجر کتب خانہ اثناء عشری لاہور مغل حویلی

نے

بمفید عام پریس لاہور میں باہتمام لالہ موتی رام منیجر چھپوایا

پبلشر رحمت علی کاتب مغل حویلی لاہور

شیخ نذیر علی خوش نویس مغل حویلی لاہور

بار اول

تعداد جلد ۱۰۰۰

قیمت فی جلد ۵ر

ملنے کا پتہ - شیخ غلام محمد ... مالکان کتب خانہ صادقیہ کشمیری بازار لاہور

تقریظ صداقت حفیظ

ازعالیجناب رئیس الشیعہ مدار الشریعہ حجۃ الاسلام والمسلمین محی الملت والدین صدر المفسرین نباض دہر حکیم الامۃ الناجیہ سرکار شریعتمدار قبلہ وکعبہ علامہ السیّد علی الحائری مجتہد العصر والزمان دامت برکاتہ

باسمہ سبحانہ

الحمد للہ صاحب القدرۃ والقوہ والصلوٰۃ علیٰ محمدٍ خاتم الرسالۃ والنبوۃ والسلام علی عترتہٖ معدن الرحمۃ والفتوۃ الذین اعطاھم اللہ العلم والحکم فی الصبّوۃ

امابعد۔ رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ مسمےٰ بہ خاتم النبوۃ مولفہ عمدۃ الاماثل ذخر الشرف والفخار حلیف العز والوقار جناب ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر مناظر وفقہ اللہ لتحصیل السعادت وارقاہ الی عوالی مدارج الکمالات کو میں نے باوجود کثرت مشاغل اور عدیم الفرصتی کے مختلف اور متعدد مقامات سے ملاحظہ کیا ہے۔ ماشاء اللہ دلائل قاہرہ اور براہین باہرہ کے تیز حربوں سے مرزائیت کی رگِ حیات کو اس میں ایسی طرح کچل ڈالا گیا ہے۔ کہ ہنگامہ آرائی کی اب ان میں جرأت ہی پیدا نہ ہوگی اس پر مزید حسن یہ ہے کہ اس رسالہ کی تنظیم بھی بہت خوب اور اسلوب بھی دل پسند اور مرغوب ہے فاحسن اللہ الیہ واسبغ نعمہ علیہ وجزاہ اللہ افضل جزاء المحسنین ونفع اللہ بہا المومنین وبہ المستعان وعلیہ التکلان وھو یتولی الصالحین۔

نقش مہر شریف

لا الہ الا اللہ القوم
سید عبدہٗ علی حائری
ابن ابو القاسم الرضو

نمقہ خادم الشریعۃ المطہرہ
علی الحائری بقلمہٖ

محلہ شیعیان
موچی دروازہ
لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۲۸۶

ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیءٍ علیما (پ ۲۲)

رسالہ

خاتم النبوۃ

جس میں معیار نبوت حقانی و خلافت آسمانی۔ بشارات کتب الہامی۔ زمانہ جاہلیت عرب و ختم نبوت جناب رسول مقبول یزدانی۔ عربی الکی اتہامی و عقائد جناب مرزا صاحب قادیانی پر ایک مکمل فیصلہ قرآنی لکھا گیا ہے اور قادیانی دہیتائیوں کے واسطے ایک رہبر کامل و مرشد اکمل و حجت فرقانی ہے و تردید مذہب احمدیہ کیواسطے یہ رسالہ لاثانی ہے۔

مؤلفہ

جناب حاجی و ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر گورنمنٹ پنشنر جعفری کربلائی جھنگ سیالوی
مؤلف و مصنف کتب متعددہ تحفۂ نورانی تکذیب قادیانی۔ ثبوت نبوت و ثبوت خلافت و فیصلہ حقانی۔ انوار الآئمہ طب حسینی و قرابادین حسینی وغیرہ۔

برائے افادہ جماعت احمدیہ قادیان

حسب الارشاد

جناب معلی القاب سید حسن شاہ صاحب پنشنر ابن جناب سید جلال شاہ صاحب نقوی البخاری سیکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین شہر جھنگ سیال

جسکو منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی نے چھپوا کر شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ و آلہ الکریم

تمہید!

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علےٰ خیر خلقہ سیدنا محمدؐ آخر الانبیاء والمرسلین و خاتم النبیّین لا نبی بعدہ الی یوم الدین وعلےٰ آلہ الطیّبین الطاہرین اجمعین۔

حضرات مومنین پر روشن ہے۔ کہ مقام خم غدیر پر ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کبار کے روبرو اونٹوں کے پالانوں کے ممبر پر جناب سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب سیدنا و مولانا علی المرتضےٰ علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بحکم خدا تعالیٰ اجل شانہٗ فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ ۔ اور تمام صحابہ کرام نے اس کا اقرار کر کے بیعت امیری کی تھی (تفصیل با تکمیل کے لئے دیکھو رسالہ موعظہ غدیر) (یہ نعمت و امامت و ولایت و حقیقی نیابت بارہ آئمہ اطہار علیہم السلام کو نصیب ہوئی کہ وہ خلفائے راشدین قرار پائے) منشاء ذات پاک رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہی تھا کہ امت کا شیرازہ اتفاق بندھا رہے اور یہ متفرق نہ ہو جائیں اور سب کے سب ایک ہی راستہ و دین اسلام پر قائم رہیں کتاب اللہ و سنت کے پابند رہ کر اصلی نورانیت و روحانیت اسلام کو حاصل کریں ۔ مگر زمانہ گواہی دیتا ہے اور خونی تاریخ اسلام شاہد ہے کہ بعد وفات حسرت آیات جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم امت مرحومہ نے وصایائے نبوی و فرقان ایزدی پر عمل نہ کیا۔ دنیاوی لالچ و طمع نفسانیت میں پڑکر حقیقی وارث و نائب رسول مقبول صلعم۔ مجاہد فی سبیل اللہ۔ جنگ بہادر۔ غازی پاک نمازی۔ مومن کامل۔ فنا فی اللہ۔ قرآن ناطق۔ امام برحق سیدنا علی المرتضےٰ علیہ السلام کو تجہیز و تکفین سید المرسلین میں مصروف پاکر جھٹ پٹ اجماعی خلافت قائم کرلی اور مسلمانوں میں تفریق ڈال کر ناقص اجماع۔ رائے۔ قیاس اور جمہوری سلطنت کی بنیاد ڈال دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کا شیرازہ ٹوٹ گیا۔ کئی فرقے بنگئے۔ کئی مذاہب جاری ہوگئے۔ اور مسلمانوں میں ہمیشہ تلوار چلتی رہی اور مسلمان ایک دوسرے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے رہے اور قتل و غارت کرتے رہے۔ مدعیان سنت وحدیث نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالمقابل دعوی نبوت و رسالت کردیا۔ سب سے اول مدعی نبوت مسیلمہ کذاب تھا۔ امامت کے بالمقابل سواد اعظم میں سے کئی مدعیان مہدویت پیدا ہوئے اور امام توان میں گھر گھر بنگیا۔ ہر محلہ میں امام مسجد نظر آتا ہے۔ مذہب امامیہ کے بالمقابل چار مذاہب حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کھڑے کئے گئے اور علی ولی اللہ کو مٹانے کے واسطے ہر کس و ناکس ولی بن بیٹھا۔ غرض رسالت سید الابرار و امامت آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مٹانے کے واسطے مدعیان سنت نے کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور شریعت اسلام کتاب اللہ و سنت کے بجائے مسائل فقہ قیاسی رائے کو جوڑا۔ چوبیس جھوٹے کاذب نبی اور مہدی ہوئے انکے بعد ہمارے زمانہ میں قادیان ملک پنجاب میں اہلسنت والجماعت میں سے جناب مرزا غلام احمد صاحب نے کئی دعوے کئے سب سے اول مجدد کہلائے رفتہ رفتہ مہدی مسعود و مسیح موعود۔ محدث۔ ملہم۔ بروزی وظلی بنے آخر کار حقیقی نبی کا دعوےٰ کر کے اپنی جماعت میں تفرقہ ڈال کر تمام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافر بنا کر بے نیل و مرام دنیا سے کوچ کر گئے۔ قادیان کو دارالامان بنایا۔ مسجد کو مسجد اقصےٰ اور قبرستان کو جنت البقیع قرار دیکر لاکھوں کی جائداد اپنی اولاد کے واسطے چھوڑ گئے اور اسلام کا نام تو ڈبو گئے۔ غرض مسلمانوں کو اس فرقہ بندی اور صراط مستقیم کے چھوڑنے سے یہ انعام ملا ہے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ۔۔۔ نہ ادہر کے رہے نہ اُدہر کے رہے

چونکہ ان دنوں خلیفہ صاحب گدی نشین کے ایماء حکم سے اہلبیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انکے اخباروں اور رسالوں میں یک بیک حملے ہوتے رہتے ہیں اور یہ لوگ توہین و تذلیل مذہب امامیہ سے باز نہیں آتے اور مومنین کو راہ حق و صراط مستقیم اور حقیقی اسلام سے بہکانے کی ہر طرح کوشش کرتے رہتے ہیں اس لیے میں نے دفاعی طور جماعت قادیانی کے واسطے یہ رسالہ "خاتم النبوۃ" لکھا ہے۔ تاکہ احقاق حق و ابطال باطل ہو اور سعید روح اور نیک فطرت مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مرزائیوں کے جال مکروفریب میں ہرگز نہ پھنسیں۔ اور چند روزہ زندگانی کو خراب نہ کریں۔ اس سے پیشتر ایک رسالہ تحفہ نورانی انعامی ایک ہزار روپیہ شائع کرچکا ہوں۔ جس کا جواب آجتک خلیفہ صاحب قادیاں سے نہ بن سکا۔ مجھے فخر حاصل ہے کہ آجتک کوئی مرزائی مبلغ مقابلہ میں تاب مقابلہ نہ لا سکا۔ جو آیا منہ کی کھاکر فرار ہوا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ ہندو پنجاب میں کوئی مرزائی ہے جو اسلام و ایمان جناب مرزا صاحب کو کتاب اللہ اور انکی تحریرات سے ثابت کر دکھائے۔ یہ ہمارا چیلنج ہے۔ میں نے آجتک کبھی بھی پیش قدمی نہیں کی اور نہ کسی کے مذہب سے سروکار رکھا ہے۔ لیکن جب ہم پر۔ ہمارے مذہب حقّہ پر ناجائز حملے ہوں ہم کو گالیاں دی جائیں اور ہم کو خواہ مخواہ چھیڑا جائے تو پھر چپ کر رہنا اور جواب نہ دینا اور اظہار حق نہ کرنا سراسر گناہ و بزدلی و بے غیرتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعریف نبوت

جس طرح انسان۔ حیوانات و نباتات کی پرورش و بالیدگی و نشو و نما سرسبزی کے واسطے غذائے لطیف کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جس طرح ممالک میں فتنہ و فساد کے روکنے حفظ امن کے قائم رکھنے کیواسطے بادشاہ کی حاجت ہوتی ہے ویسا ہی انسانی تزکیۂ نفس اور انکی روحانی زندگی کی تازگی اور دنیا و آخرت کے فلاح و بہبودی و نجات ابدی اور خالص مومن کامل کے لئے روحانی غذا کی ضرورت پڑتی ہے اور فسق و فجور زنا، شراب قتل چوری و فسادات کے دور کرنے کے واسطے اور معرفت الٰہیہ کے لئے ایک روحانی بادشاہ کی حاجت پڑتی ہے۔ جس طرح غذا کا پہنچانا خدا تعالیٰ کی طرف ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح روحانی غذا پہنچانے کے واسطے بھی لیڈر۔ ریفارمر۔ نیک و خالص موحد پاک و مقدس انسان کا مقرر کرنا اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے۔ جنکو مذہبی اصطلاح میں نبی یا رسول یا خلیفۃ اللہ کہتے ہیں۔ جس طرح خداوند کریم جلشانہ انسانی صورت و شکل کو شکم مادر میں بناتا ہے۔ قولہ تعالےٰ هو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء وہ اللہ جو رحم میں جس طرح چاہتا ہے۔ صورت بناتا ہے۔ ویسا ہی نبوت و رسالت و امامت و خلافت الٰہیہ کا درجہ جسکو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ قولہ تعالیٰ اللہ اعلم حیث یجعل رسلتہ۔ یعنی خدا ہی کو معلوم ہے جو نبوت و رسالت کے قابل ہے۔ اور تقرر امام۔ رسول نبی و خلیفہ کا خدا ہی کے اختیار میں ہوتا ہے۔ کیونکہ خداوند کریم انکو اپنا مظہر اوصاف و خلاق بنا کر مخلوق پر بھیجتا ہے اور اپنے جلال و جمال کا آئینہ بناتا ہے قولہ تعالےٰ ربك یخلق مایشاء و یختار ما کان لهم الخیرة سبحان اللہ و تعالیٰ عما یشرکون (قصص ع) تیرا پروردگار جو کچھ چاہتا ہے خلق کرتا ہے۔ قولہ تعالیٰ یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ اپنے حکم سے جس بندہ پر چاہتا ہے القائے روحانی کرتا ہے۔

جس طرح خاص پہاڑوں میں سے سونا چاندی و جواہرات نکلتے ہیں اور چمکتے

دکھتے ہیں۔ خاص حیوان سے مشک کستوری پائی جاتی ہے۔ خاص زمین کشمیر میں زعفران پیدا ہوتا ہے۔ خاص خاص پھول زیادہ خوشبودار ہوتے ہیں دھکتے ہیں اور انکی رنگت خوشبو چمک و دمک سب قدرتی ہوتی ہیں۔ اسی طرح نبی یا رسول امام یا خلیفۃ اللہ میں پیدائشی و فطرتی نبوت و رسالت کا مادہ موجود ہوتا ہے۔ تمام کمالات انسانی ان میں ختم ہوتے ہیں۔ وہ تمام مخلوق سے برگزیدہ و منتخب ہوتے ہیں۔ وہ ایک منور روشن چراغ ہوتے ہیں۔ جنکی روشنی و نور سے ظلمت دور ہو کر جہان و دنیا جگمگا اٹھتا ہے ان میں معرفت الٰہیہ روحانیت و نورانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ نفسانیت تمام۔ عیوب ظاہری و باطنی سے پاک و منزہ ہوتے ہیں۔ وہ سراپاء نور و مظہر اتم الوہیت ہوتے ہیں۔ مکالمات۔ مخاطبات و مکاشفات الٰہیہ و حقیقی وحی و رؤیائے صادقہ و عرفان الٰہی کے فوارے انکے قلب سلیم سے ہر وقت موجزن رہتے ہیں۔ ان سے کسی قسم کی غلطی یا کوئی برائی سرزد ہو ہی نہیں سکتی اور نہ ہی انکی کوئی کلام یا پیشینگوئی غلط ہوتی ہے کیونکہ ؎

گفتہ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

عوام الناس کی عقل و دانائی اور فطرت سے نبوت و امامت و رسالت کی فطرت اعلیٰ و برتر ہوتی ہے۔ چونکہ یہ منصبی عطیہ خداداد وہبی ہے اکتسابی نہیں جو کوشش یا تعلیم یا عبادت و ریاضت سے حاصل ہو۔ کوئی شخص کیسا ہی زاہد عابد متقی پرہیزگار ہو۔ وہ اپنی زہد۔ عبادت۔ ریاضت و اتقا کے ذریعہ نبی یا رسول یا امام نہیں بن سکتا۔ نہ کوئی شخص کسی نبی یا رسول یا امام کی کامل اتباع پیروی سے رسول یا نبی یا امام بن سکتا ہے۔ کیونکہ مدرسہ نبوت و امامت کا حقیقی معلم خود خداوند کریم جلشانہ ہے وہی سارٹیفکیٹ عطا فرماوے تو نبی یا رسول ہو سکتا ہے ورنہ کوئی نبی یا رسول یا امام کسی کو سارٹیفکیٹ نبوت و امامت دے کر امام یا رسول نہیں بنا سکتا اگر ایسا ہوتا تو ہر زمانہ میں کروڑوں انبیاء و مرسلین ہی ہوتے اور عام امتی بہت کم رہتے۔ ہاں فیضان و انوار نبوت سے انسان۔ قطب۔ ولی۔ غوث۔ ابدال۔ اصحاب مومن۔ صدیق و صالح کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور انکی معیت میں شامل ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے جہان و دنیا میں انسان کو پیدا کیا۔ اور اسی نے انسان کی با امن عارضانہ

زندگی بسر کرنے کے واسطے قانون بھی بنا دیئے اس قانون کے بتانے والے اور
انسان کو سیدھے راستہ پر چلانے والے مذہب میں رسول اور نبی اور امام اور خلیفہ
کے نام سے پکارے گئے۔ جب دنیا میں جہالت ظلم و شرک۔ فسق و فجور۔ فساد
بدامنی کی تاریکی چھا جاتی ہے اور تمام مخلوق بادشاہ سے لے کر رعایا تک اس
میں مستغرق ہو جاتی ہیں۔ تمدنی و فطرتی قوانین کو توڑا جاتا ہے۔ عبادت الٰہی
سے منہ موڑ کر مخلوق پرستی و دنیا پرستی اختیار کی جاتی ہے۔ تب نبی یا رسول یا امام
کی آمد آمد ہوتی ہے۔ جو دنیا میں مبعوث ہو کر خدائی نصرت و مدد سے لوگوں کو
ہدایت کرتا ہے۔ پس دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا محمد رسول اللہ
تک ایک لاکھ چوبیس ہزار معصوم نبی و رسول ہدایت خلق کے واسطے مبعوث ہوئے
اور آخری نبی ہمارا سردار سیدنا محمد رسول اللہ ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

اول۔ معیار نبوت } قرآن شریف میں ایسے سچے حقیقی نبی یا رسول کی شناخت و معیار نبوت مفصلہ ذیل ہے۔

(۱) **نبی یا رسول خدا کا خلیفہ قائم مقام ہے** } اور خدا ہی کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ لوگ کمیٹی کر کے نبی یا رسول
نہیں بنا سکتے۔ قولہ تعالیٰ۔ واذ قال ربك للملئكة انی جاعل فی الارض خلیفة
قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس
لك۔ قال انی اعلم ما لا تعلمون (البقرہ ع ۴) اور اے پیغمبر لوگوں سے اس
وقت کا تذکرہ کرو۔ جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا۔ کہ میں زمین میں اپنا
ایک نائب بنانے والا ہوں۔ تو فرشتے بولے کیا تو زمین میں ایسے شخص کو نائب
بناتا ہے۔ جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے۔ اور بناتا ہے تو ہم کو بنا کہ
ہم تیری حمد و ثنا کے ساتھ تیری تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ خدا نے فرمایا میں
وہ مصلحتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی)
فا۔ جب مقدس و پاک نورانی مخلوق فرشتوں کا اجماع و کمیٹی نامنظور ہوئی
اور خداوند کریم جل شانہ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنا دیا تو بھلا غیر
معصوم ناقص العقل انسان کے اجماع و شوریٰ سے کب نبی۔ رسول یا امام بن سکتا ہے

اگر لاکھوں اندھے جمع ہو جائیں تو ایک بینا آنکھوں والا نہیں بنا سکتے کروڑوں جاہل و ناقص العقل لوگ کمیٹی کر کے ایک عقلمند نہیں بنا سکتے ۔ جاہلوں و ناقصوں کا مجموعہ ناقص ہوتا ہے ۔ اجماع و کمیٹی والے ہمیشہ انتخاب میں وھڑ بندی پارٹی فیلنگ اور دوستی و رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہیں اور رعب و لحاظ سے ووٹ دیا کرتے ہیں ۔

الف :۔ قولہ تعالیٰ ۔ واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمت فاتمھن قال انی جاعلك للناس اماما ۔ قال ومن ذریتی قال لا ینال عھدی الظالمین (البقر) اے پیغمبر بنی اسرائیل کو وہ وقت یاد دلا جب ابراہیم کو انکے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور انہوں نے انکو پورا کر دکھایا تو خدا نے رضامند ہو کر فرمایا کہ ہم تم کو لوگوں کا امام یعنی پیشوا بنانے والے ہیں ۔ ابراہیم نے عرض کیا اور میری اولاد میں سے فرمایا ہاں مگر ہمارے اس اقرار میں وہ داخل نہیں جو برسر ناحق ہونگے

(ب) ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا (النحل ع ۵) اور ہم نے ہر ایک امت میں کوئی نہ کوئی رسول بھیجا ۔

(ج) انما انت منذر ولکل قوم ھاد ۔ تحقیق تو ڈرانیوالا ہے اور ہر قوم کے واسطے ہدایت کرنے والا بھیجا پ ۱۳ الرعد)

(د) وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (فاطر سیپارہ ۲۲ رکوع ۳) اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی کہ اس میں کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو ۔

(ھ) یا داؤد انا جعلناك خلیفۃ فی الارض اے داؤد ہم نے تجھ کو زمین میں خلیفہ یا نائب بنا کر بھیجا ہے

(و) اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس ان اللہ سمیع بصیر (پ۱۷ انبیاء) ترجمہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور آدمیوں سے رسول چھانٹ لیتا ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سنتا اور دیکھتا ہے ۔

(ز) انا ارسلناك بشیرا ونذیرا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم (البقر ع ۲۵) اے پیغمبر ہم نے تجھ کو دین حق دے کر مسلمانوں کو نجات کی خوش خبری دینے والا اور کافروں کو عذاب آخرت سے ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے اور تم سے دوزخیوں کی کوئی باز پرس نہ ہوگی ۔

(ج) قولہ تعالیٰ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً (مزمل ص ۲۱۶) لوگو جس طرح ہم نے فرعون کی طرف موسیٰ کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا۔ تمہاری طرف بھی جناب محمدؐ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔

۲۔ امور غیبیہ کی خبر دینا

نبی یا رسول وہ ہے جو بڑے امور غیبیہ کی خبر دے خداوند کریم سے مکالمہ و مخاطبہ وحی رکھتا ہو راستباز۔ سچی خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا ہو۔ قولہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصداً۔ لیعلم ان قد ابلغوا رسلٰت ربھم واحاط بما لدیھم واحصیٰ کل شیئ عدداً (الجن ص ۹۱۵) اسی کو غیب کی خبر ہے تو وہ اپنی غیب کی باتیں کسی پر ظاہر نہیں کیا کرتا۔ مگر ہاں اپنے برگزیدہ پیغمبروں پر مصلحتاً کوئی بات ظاہر کرنی چاہتا ہے تو وہ بھی اس احتیاط سے کہ ان کے آگے اور انکے پیچھے فرشتوں کا پہرہ ان کیساتھ رکھتا ہے۔ تاکہ دیکھ لے کہ پیغمبروں نے اپنے پروردگار کے پیغام لوگوں کو ٹھیک ٹھیک پہنچا دیے اور انکے سارے معاملات اسی کے احاطہ علم میں ہیں اور اس نے تمام چیزوں کی گنتی تک اپنی نظر میں کر رکھی ہے (ترجمہ حمائل شریف مولوی نذیر احمد صاحب ص ۹۱۵)

(ب) ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک یہ اخبار غیب تیری طرف وحی ہوتی (یوسف)

بشیر و نذیر۔ (ا) قولہ تعالیٰ وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین۔ رسولوں کو ہم نہیں بھیجا کرتے مگر وہ خوش خبری دینے والے اور عذاب سے ڈرانے والے ہوتے ہیں۔ (پ الانعام ع ۵)

(ب) قولہ تعالیٰ یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا (الاحزاب پ ۲۲ ع ۵ ص ۶۷۶) اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور نیکوں کو خوشنودی خدا کی خوش خبری دینے والا اور بدوں کو اس کے غضب سے ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف لوگوں کو بلانے والا اور ہدایت کا روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

(۳) مطاع و صاحب امر ہونا

نبی و رسول وہ ہے جس کی تمام لوگ بادشاہ سے لیکر رعایا تک تابعداری و اطاعت کریں

نبی و رسول مطاع - حاکم و سردار ہو اور باقی تمام مخلوق انکے احکام کی فرمانبردار ہوں جو رسول کسی بادشاہ کی تابعداری کرے یا لوگوں کا محتاج ہو لوگ یا حاکم یا بادشاہ اسپر حکومت کریں تو وہ نبی یا رسول نہیں ہو سکتا - قولہ تعالیٰ ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (پ۵) ہم نے رسولوں میں سے ایسا رسول کوئی نہیں بھیجا کہ جس کی اطاعت اللہ کے حکم سے نہ کی گئی ہو۔

(ب) تمام مخلوق خدا کو نبی و رسول کی اطاعت و تابعداری فرض ہے۔ نبی و رسول یا امام کسی کا تابع و محتاج نہیں ہوتا اور نہ وہ اشاعت دین و احکام میں کسی کی رعایت و پاس خاطر کرتا ہے۔ نہ لحاظ کرتا ہے۔ قولہ تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ و من تولی فما ارسلناک علیہم حفیظا (پ۵ النساء رکوع ۱۱) جو رسول کا کہا مانے اس نے اللہ کا کہا مانا۔ اور جو کوئی نہ مانے تو ہم نے تجھ کو ان پر سزاول نہیں بنایا

(ج) واطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و احذروا فان تولیتم فاعلموا انما علیٰ رسولنا البلغ المبین (سیپارہ ۷ - المائدہ رکوع ۱۲) اور اللہ تعالےٰ کا کہا مانو اور رسول کا کہا مانو اور بچتے رہو اگر تم نہ مانو تو یہ سمجھ لو کہ ہمارے رسول کا کام یہی ہے (اللہ کا حکم تم کو) کھول کر پہنچا دینا۔

(د) واطیعوا اللہ و رسولہ ان کنتم مومنین (سیپارہ ۹ - الانفال رکوع اول) اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مانو اگر تم ایماندار ہو۔

(ھ) یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ و رسولہ و لا تولوا عنہ و انتم تسمعون۔ ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون (پ۹ - الانفال - رکوع ۳) مسلمانو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مانو اور رسول کا حکم سنکر اس سے منہ نہ پھیرو۔ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جو منہ سے کہہ دیتے ہیں ہم نے سنا اور وہ سنتے نہیں۔

(و) ومن یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزا عظیما (پ۲۲ - الاحزاب ع ۹) جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کہے پر چلے - اس نے بڑی مراد پائی۔

(ز) ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خالدین فیہا ابدا (پ ۲۹
جن۔ رکوع ۲) اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں۔ انکے لئے دوزخ کی
آگ ہے۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

اخلاق حسنہ

ہر ایک نبی ورسول وامام کے واسطے خوش خلقی۔ اعلیٰ چال چلن اور نیک زندگی کا بسر کرنا لازمی ہے تاکہ اس کی امت اس کی پیروی کرکے نیک نمونے بنیں۔ اور زندہ مثالیں ہوں قولہ تعالیٰ انک لعلی خلق عظیم۔ اے نبی تحقیق تیرا بڑا ہی خلق ہے نبی ورسول وامام فحش گو وگالی گلوچ دینے والا اور پھکڑ باز نہیں ہوتا۔ اور کسی کی توہین عزت و منزلت نہیں کرتا۔

(ب) لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف الرحیم (پ ۱۱۔ التوبۃ۔ ع ۱۶) لوگو تمہارے پاس تم ہی میں کا ایک پیغمبر آچکا۔ تمہاری تکلیف اس کو ناگوار ہے۔ تمہاری بھلائی کی اس کو لو لگی ہے۔ مسلمانوں پر بہت شفقت کرتا ہے۔

(ج) لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخرہ وذکر اللہ کثیرا (پ ۲۱۔ الاحزاب۔ ع ۳) مسلمانوں تحقیق تمہارے واسطے رسول خدا میں نیک نمونے موجود ہیں۔ ان لوگوں کے واسطے جو اللہ اور پچھلے دن سے ڈرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتے ہیں۔

اخلاق قادیانی

مرزا صاحب کے اخلاق کا نمونہ انکی تصانیف اعجاز احمدی وغیرہ ہیں کہ الف سے لے کر یے تک کوئی گالی نہیں جو نہ نکالی ہو۔ بدذات۔ بے ایمان۔ نجاست خور۔ شیطان۔ مفسد۔ بھیڑیا۔ کمینہ۔ مکار۔ کتا۔ جاہل۔ خنزیر۔ پلید۔ ابن الہوا۔ مچھر۔ کژدم۔ حیض والی عورت۔ کذاب۔ خبیث۔ مشرک۔ دیو۔ پاخانہ۔ فاسق۔ گھوڑا۔ شریر وغیرہ الفاظ علماء کرام کی نسبت نکالے ہیں۔ جو مرزا صاحب کی تہذیب۔ اخلاق حسنہ۔ مسیحیت۔ مہدیت و نبوت کا بین ثبوت ہیں۔

(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ معجزات عیسوی مسمریزم ہیں حضرت عیسےٰ کا باپ یوسف دہر کہاں ہے۔ کذاب۔ ناپاک خیال۔ شرابی۔ متکبر۔ شریر

راستبازوں کا دشمن۔ یہودی کا شاگرد کہا ہے۔

(ب) مسیح کا خاندان نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جنکے خون سے آپ کا وجود ظاہر ہوا (ضمیمہ انجام آتھم صـ ۷)

(ج) مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا الخ (کشتی نوح صـ ۲۶)

۴ عصمت و طہارت

شرائط و معیار نبوت میں سے سب سے بھاری شرط عصمت الانبیاء ہے۔ نبی و رسول و امام معصوم ہوتے ہیں۔ ان سے گناہ کبیرہ و صغیرہ کا کسی وقت عمداً و سہواً بلکہ کسی کام کا جو خلاف رضائے خدا ہو قبل نبوت یا بعد نبوت مرتکب نہیں ہوتا۔ جیسے ہیرا۔ لعل۔ جواہر۔ سونا کی اصلی رنگت و چمک و دمک ہوتی ہے اور وہ انکی ذات کیساتھ ملے رہتے ہیں۔ اسی طرح انبیا کی سرشت و فطرت میں پیدائش ہی سے بلکہ روح ہی میں نورانیت عصمت پیوستہ ہوتی ہے اگر نبی و امام معصوم نہ ہوں تو ان سے مخلوق کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ جب خود گنہگار ہوگا۔ تو دوسروں کو کیسے ہدایت کر سکتا ہے۔ اس کے امر و نہی وعدہ وعید احکام الٰہی میں اس کے کہنے پر ہرگز بھروسہ نہیں ہو سکتا۔ نبی و رسول و امام کی اطاعت فرض ہے اگر ان سے کوئی گناہ سرزد ہوگا تو اس گناہ کی بھی اطاعت کرنی پڑے گی اور یہ محال ہے۔ اگر انبیاء گناہ کے مرتکب ہوں تو انکی سزا اور ایذا واجب ہوگی حالانکہ یہ پیغمبروں کے ساتھ حرام ہے اور انکی شہادت مقبول نہ ہوگی۔ قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا کے خطاب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مخاطب ہیں۔ اور وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ کی سند عصمت کے واسطے کافی ہے۔ اور انا فتحنا لک فتحاً مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم ذنبک ویتم نعمتہ علیک و یھدیک صراطاً مستقیما وینصرک اللہ نصراً عزیزا (فتح) شاہد ہے۔ انبیا علیہم السلام پیدائشی پاک ہیں۔ انکی فطرت میں عصمت و طہارت ہے۔ جو پاک اور معصوم ہو وہی دوسروں کو پاک و صاف کر سکتا ہے۔ اصلی غرض نبوت ہدایت و تزکیہ نفس ہوتی ہے۔ جس سے مومنین کے ہر نقص پاک ہو کر وہ کامل انسان

بنجاتے ہیں اور مقربین بارگاہ الٰہی میں شامل ہوجاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ قولہ تعالیٰ لقد من اللہ علے المومنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم اٰیاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین (۴ آل عمران) تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان کیا کہ ان کے درمیان اُن ہی میں سے پیغمبر بھیجا۔ انپر اللہ کی آیات پڑھتا ہے اور انکو پاک کرتا ہے انکو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور تحقیق اس سے پہلے ظاہر گمراہی میں تھے۔ پس قرآن شریف سنانا۔ اور تزکیہ نفس کرنا اور تعلیم قرآن اور حکمت دینا اصلی منشاء نبوت ہے۔

عصمت قادیانی

جناب مرزا صاحب آں جہانی معصوم و پاک نہ تھے اس لئے نبی و رسول نہ تھے کرامات الصادقین صفحہ ۵ پر مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ نہ مجھے اور نہ کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔

(ب) مگر ایک قوم اور بھی ہے جو مچھلیوں کی طرح اس دریا میں ہی پیدا ہوتی ہے اور اس دریا میں ہمیشہ رہتی ہے اور ایک دم بھی اس دریا کے بغیر جی نہیں سکتی۔ وہ وہی لوگ ہیں جو پیدائشی پاک ہیں اور انکی فطرت میں عصمت ہے انہیں کا نام نبی اور رسول اور پیغمبر ہے (رسالہ ست بچن صہ ۸۶)

(ج) جناب مرزا صاحب کو حیض آتا تھا اور ان میں پلیدی موجود تھی۔ وہ حیض بچہ کی صورت میں منتقل ہوگیا اور عیسےٰ مسیح بنگیا (تتمہ حقیقۃ الوحی صہ ۱۴۳ دیکھو بریدون ان یروطمثک بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے

۵۔ معجزہ

ہر نبی و رسول و امام کے واسطے معجزہ کا ہونا ضروری ہے۔ معجزہ وہ فعل ہے۔ جس کے کرنے سے اور لوگ عاجز ہوں اور عادت کے خلاف اور دعوائے پیغمبری یا امامت اور مقابلہ کیساتھ ساتھ ہو۔ اس کی ضرورت اس وجہ سے ہے کہ جب کوئی شخص کسی بڑے عہدے کا دعویٰ کرے۔ تا وقتیکہ کوئی سند دلیل اختیارات نہ رکھتا ہو۔ ہرگز قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ مثلاً کوئی شخص دعویٰ کرے کہ وہ بادشاہ یا گورنر ہے۔ جب تک کوئی شاہی پروانہ پیش نہ کرے یا سزا دینا۔ معاف

کرنا انعام واکرام اس کے اختیار نہ ہو تو دعویٰ بے دلیل قبول نہیں۔ اگر کوئی رسالت کا جھوٹا دعوےٰ کرے یا سحر اور شعبدہ بازی۔ مکر و فریب سے لوگوں کو بہکائے تو خداوند کریم پر واجب ہے کہ اس کا دعوےٰ جھوٹا کرے۔ ورنہ اصلی و نقلی نبوت میں شناخت نہ ہوگی۔ جیسا کہ اِن دنوں مرزا قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور کوئی معجزہ یا کرامت نہ دکھا سکا۔ وہ شرمسار ہوکر دنیا فانی سے چل بسا۔ اللہ کے پیارے و اولوالعزم انبیاء مرسلین نے سینکڑوں معجزے مخلوق خدا کو دکھائے۔ عصا و ید بیضا سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوا۔ اور لشکر فرعون دریائے نیل میں غرق ہوگیا۔ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ پر آگ گل زار ہوگئی۔ سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ کے پاؤں مارنے سے چشمہ زمزم جاری ہوگیا۔ سیدنا داؤد علیہ السلام کے ہاتھ سے لوہا و فولاد نرم ہوا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے تابع جنات وحوش و طیور رہے اور انکے تخت کو ہوا اٹھائے پھری۔ سیدنا عیسےٰ علیہ السلام نے مُردوں کو زندہ کیا۔ کوڑھیوں مبروص مادرزاد اندھوں اور بیماروں کو اچھا کیا۔ سیدنا حضرت صالح علیہ السلام کو پتھر سے اونٹنی ملی۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر میں کنکروں سے کفار کو بھگایا۔ چاند کے دو ٹکڑے کر ڈالے۔ انگلیوں سے چشمے جاری کئے۔ مُردوں کو زندہ کیا۔ آفتاب کو غروب کے وقت دوبارہ لوٹایا۔ قرآن شریف کا زندہ معجزہ اب تک موجود ہے کہ آج تک کوئی ایک سورت تو کجا ایک آیت بھی مقابلہ میں نہیں بنا سکا۔

(۱) ان کنتم فی ریب مما نزلنا علےٰ عبدنا فاتو بسورۃ من مثلہ۔ وادعو شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین (الم - البقر) اور وہ جو ہم نے اپنے بندے محمد صلعم پر قرآن اتارا ہے اگر تم کو اس میں شک ہو اور سمجھتے ہو کہ یہ کتاب خدا کی نہیں بلکہ آدمی کی بنائی ہوئی ہے اور اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو اسی جیسی ایک سورہ تم بھی بنا لاؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنی حمایتوں کو بھی بلا لاؤ (ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب)

(ب) قولہ تعالیٰ۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتو بمثل ھذا القراٰن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا (۱۵/۹) کہو اگر انسان اور جن جمع ہوکر اس قرآن کی مانند بنا لاویں۔ تو اس کی مثل ہرگز نہ بنا سکیں گے

اگر ایک دوسرے کے مددگار کیوں نہ ہو جاویں۔

اعجاز قادیانی

غلط الہامات شائع کرنا۔ توہین رسالت و امامت کرنا اور گالیاں دینا کوئی قادیانی یا پنجابی غیر مسلم مسلمان نہ ہوا۔ محمدی بیگم کا آسمانی نکاح ٹوٹ گیا۔ کوئی زلزلہ عظیم نہ آیا۔ نہ قادیاں سے طاعون دور ہوا۔ نہ کوئی آسمانی نشان ظاہر ہوا۔ تمام مخالفین مرزا صاحب بغلیں بجاتے رہے ان کے سامنے کوئی دشمن فوت نہ ہوا۔ نہ کوئی مردہ زندہ ہوا۔ نہ مریض اچھا ہوا۔ خود مرزا صاحب دائم المریض رہے۔ مفرح معجونات و مقویات کھاتے رہے مگر فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار ہیضہ تخمہ کی موت سے فوت ہوئے۔ چونکہ سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ذکر کو معاذ اللہ گوہ کے برابر کیا کرتا تھا۔ اس لئے انکو اسہال کی بیماری لاحق ہوئی۔

٦- امتی ہونا

شرائط و معیار نبوت و امامت میں یہ بھی ایک شرط ہے نبی یا امام کسی مدرسہ یا کالج کا طالب العلم و گریجویٹ نہ ہو نہ کسی ملاں و مولویوں کے ہاں اس نے سبق پڑھا ہو۔ وہ لکھ پڑھ نہ سکتا ہو۔ بلکہ خداوند کریم کی طرف سے اس کو علم لدنی حاصل ہو۔ وہی اسکا علم حقیقی ہو۔ نبی کو علم وہبی ہوتا ہے۔ علم اکتسابی کچھ علم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر ایک عالم سے زیادہ اور عالم بھی ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ فوجدا عبداً من عبادنا اتینہ رحمۃ من عندنا و علمنہ من لدنا علما (کہف ۔ع ٩) انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے خضر کو پایا۔ جس کو ہم نے اپنی خاص مہربانی سے ایک حصہ دیا اور اپنی طرف سے اس کو ایک خاص علم سکھایا تھا۔

(ب) الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التورٰۃ والانجیل (پ ٩ الاعراف) وہ لوگ اس رسول اکتسابی علوم سے ناواقف کی تابعداری کرتے ہیں۔ جن کا ذکر وہ توریت اور انجیل میں پاتے ہیں۔

٧- ہدایت و تزکیہ نفس

نبی و امام ہدایت خلق کے واسطے آتے ہیں۔ اور لوگوں کو حقانی تعلیم دے کر انکا تزکیہ نفس کرتے ہیں۔ وہ ہادی و مہدی و رہبر کامل ہوتے ہیں اور خود ہدایت یافتہ ہوتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ ولکل قوم ہاد۔ ہر قوم کیواسطے ہدایت کرنے والا بھیجا گیا ہے

ب۔ قولہ تعالیٰ حضرت آدم اور انکی لغزش کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ۔ والذین کفروا وکذبوا بآیتنا اولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون (سیپارہ اول رکوع ۴) اگر ہماری طرف سے تم لوگوں کے پاس کوئی ہدایت پہنچے تو اُس پر چلنا۔ کیونکہ جو ہماری ہدایت کی پیروی کریں گے آخرت میں ان پر نہ تو کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طرح پر آزردہ خاطر رہیں گے اور جو لوگ نافرمانی کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائینگے وہی دوزخی ہوں گے اور وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔

(ج) ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ (پ ۲۸ جمعہ)

ہدایت قادیانی

شرک فی الذات و شرک فی الصفات اور شرک فی الطاعات کا سبق پڑھا گئے۔ تمام انبیاء علیھم السلام اور خاص کر حضرت سیدنا عیسےٰ علیہ السلام کی سخت توہین کر گئے۔ آئمہ اطہار اولاد سیدنا احمد مختار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یک بیک حملے کئے۔ عذاب قبر۔ وجود ملائکہ۔ یاجوج ماجوج۔ نزول سیدنا عیسےٰ علیہ السلام اور امامت امام محمد مہدی آخر الزماں سے صاف انکار کیا (تحفہ نورانی)۔

الہامات مرزا۔ ۱۔ انت اسمی الاعلی۔ تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔ (۲) خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جسکو کئی باتوں میں مسیح علیہ السلام سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُتریگا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دیگا۔ وہ امیروں کو دستگیری بخشیگا اور انکو جو شبہات کے زنجیروں میں مقید ہیں۔ رہائی دے گا فرزند دلبند گرامی و ارجمند مظہر الحق والعلاء وکان اللہ نزل من السماء (گویا اللہ تعالےٰ آسمان سے نازل ہوا) ازالہ اوہام بار سوئم صہ ۶۷ (۳) مرزا خدا کا بیٹا۔ الہام اسمع ولدی اے میرے بیٹے سن (البشری جلد اول صہ ۴۹ سطر ۹) (۴) خدا کا نماز پڑھنا اور سونا اصلی واصوم واسھر وانام۔ میں نماز پڑھوں گا۔ روزے رکھوں گا۔ جاگتا ہوں اور سوتا ہوں (البشری جلد دوم صہ ۷۹) (۵) کل لک ولامرک سب تیرے لئے اور تیرے

حکم کے لئے ہیں (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۴۷) (۶) کان اللہ نزل من السماء گویا خدائے تعالےٰ آسمان سے اترا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵) (۷) انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب میں رسول کیساتھ جواب دونگا کبھی خطا بھی کروں گا اور کبھی صواب بھی (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳) (۸) دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کے مانند (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۵ حاشیہ سطر ۲)

۸۔ صاحب کتاب ہونا

ہر ایک نبی ورسول کیواسطے صاحب کتاب وصحیفہ وشریعت کا ہونا ضروری ہے۔ جو نبوت ورسالت کا دعویٰ کرے اور اس کے پاس کوئی کتاب وشریعت الٰہیہ نہ ہو یا خدائی ہدایت نہ ہو وہ کاذب نبی ورسول ہوتا ہے۔ وہ درخت بے ثمر وانسان بے بصر ہوتا ہے اور اس کی نبوت سے کیا فائدہ ہے۔

الف۔ قولہ تعالیٰ۔ الم۔ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم۔ نزل علیک الکتاب بالحق مصدقاً لما بین یدیہ وانزل التوریۃ والانجیل۔ من قبل ھدی للناس وانزل الفرقان ان الذین کفروا بایت اللہ لھم عذاب شدید واللہ عزیز ذو انتقام (پ ۳۔ آل عمران ع ۱) الم اللہ وہ ذات پاک ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ کارخانۂ عالم کا سنبھالنے والا۔ اے پیغمبرؐ اسی نے تم پر یہ کتاب برحق اتاری۔ جو ان آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ اور اسی نے اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے توریت اور انجیل اتاری۔ اور اسی نے اور چیزوں کو بھی نازل کیا۔ جن سے حق و باطل کا فرق ظاہر ہوتا ہے۔ جو لوگ خدا کی آیتوں سے منکر ہیں۔ بیشک انکو سخت عذاب ہوگا۔ اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا۔

(ب) لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت وانزلنا معھم الکتاب (پ ۲۷ حدید ۲۵) ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیاں دے کر بھیجا۔ اور انکے ساتھ کتاب اتاری۔

(ب) صاحب شریعت ہونا

قولہ تعالیٰ۔ شرع لکم من الدین ما وصّی بہ نوحًا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسٰی وعیسٰی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ (پ ۲۵

سورۃ الشوریٰ ص۲۲)) لوگو اس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ ٹھیرایا ہے۔ جس پر چلنے کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا۔ اور اے پیغمبر تمہاری طرف بھی ہم نے اسی رستے کی وحی کی ہے اور اسی کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا۔ کہ اسی دین کو قائم رکھنا۔ اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ زبور۔ توریت۔ انجیل۔ فرقان مجید یہ مشہور الہامی کتابیں ہیں۔ اور ان میں اپنے اپنے وقت کے لئے شریعت تھی۔ اور تمام انبیاء و مرسلین صاحب شریعت تھے۔ اور کوئی نبی یا رسول صاحب شریعت کسی دوسرے کے ماتحت نہ تھا اور نہ کسی کا خلیفہ تھا۔ سیدنا عیسےٰ علیہ السلام صاحب الکتاب و صاحب الشریعت بلاواسطہ رسول اولوالعزم تھے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفے یا نائب ہرگز نہ تھے۔ قادیانیوں کا دعویٰ مخالف کتاب اللہ ہے رسنو

(ج) قولہ تعالیٰ۔ تلک الرسل فضلنا بعضھم علےٰ بعض۔ منھم من کلم اللہ ورفع بعضھم درجٰت۔ واٰتینا عیسےٰ ابن مریم البینٰت وایدنٰہ بروح القدس (پ۳ شروع) یہ پیغمبر جو ہم نے بھیجے ان میں سے بعض کو بعض پر برتری دی۔ ان میں سے کوئی تو ایسے ہیں۔ جن کیساتھ خود اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجے اور طرح پر بلند کئے اور مریم کے بیٹے عیسےٰ کو ہم نے کھلے کھلے معجزے دیئے اور روح القدس یعنی جبریئل سے انکی تائید کی۔

(د) قال انی عبد اللہ۔ اٰتینی الکتاب وجعلنی نبیا۔ وجعلنی مبارکًا این ما کنت واوصنی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیًا وبراً بوالدتی ولم یجعلنی جبارًا شقیا (مریم پ۱۶ ص۴۹) فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھ کو کتاب انجیل عنایت فرمائی اور مجھ کو پیغمبر بنایا۔ اور کہیں بھی رہوں مجھ کو بابرکت کیا۔ اور مجھ کو حکم دیا کہ جب تک زندہ رہوں۔ نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں اور نیز مجھ کو اپنی ماں کا خدمت گذار بنایا اور مجھ کو سخت گیر اور بدراہ نہیں کیا۔ ف۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحیفہ نازل ہوا۔

۹۔ وحی۔ نزول جبریئل علیہ السلام

ہر ایک نبی و رسول کیواسطے صاحب الوحی ہونا ضروری ہے۔ وحی کے تین اقسام ہیں۔ جو اللہ کی طرف سے بندوں کیواسطے احکام وہدایت

نبی ورسول کو پہنچاتے ہیں۔ گویا نبی ورسول درحقیقت خالق اور مخلوق کے درمیان ایک واسطہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طریق پر اپنے مقدس وپاک برگزیدہ انبیاء ومرسلین سے کلام کرتا ہے اس کا نام وحی ہے۔ قولہ تعالےٰ انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد۔ کہدو کہ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں میری طرف یہ وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ قولہ تعالیٰ وما کان لبشران یکلمہ اللہ الا وحیا او من ورا حجاب او یرسل رسولاً فیوحی باذنہ ما یشاء (پ٢٥ الشوریٰ) کسی بشر کے لئے یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ اللہ اس سے کلام کرے سوائے اس کے اشارہ کے طور، یا پردہ کے پیچھے یا اپنے رسول (وحی جبرئیل) کو بھیجے۔ اس آیت شریف سے اشارہ (رویا، وکشف)، مکالمہ وجبرئیل علیہ السلام پر تین قسم کے وحی کا ہونا معلوم ہوا اور سب سے اعلےٰ درجہ کی وحی اکبر حضرت جبرئیل علیہ السلام کا رسولوں پر نازل ہوتا ہے جو تمام قسم کی وحیوں سے اعلےٰ اور غلطیوں کو دور کرنے والی ہے۔ کیونکہ اس کا محافظ حقیقی خود خدا تعالےٰ ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ انا اوحینا الیک کما اوحینا الیٰ نوح والنبیین من بعد واوحینا الی ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وعیسےٰ وایوب ویونس وھرون وسلیمٰن واٰتینا داؤد زبوراً ورسلاً قد قصصنٰھم علیک من قبل ورسلاً لم نقصصھم علیک وکلم اللہ موسیٰ تکلیما رسلاً مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علے اللہ حجتہ بعد الرسل وکان اللہ عزیزاً حکیما (پ النساء ١٦٤)

ترجمہ۔ اے پیغمبر ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے۔ جس طرح ہم نے نوح اور دوسرے پیغمبروں کی طرف جو انکے بعد ہوئے وحی بھیجی تھی اور جس طرح ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسےٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد کو زبور دی تھی۔ اور تمہاری طرف ہم کتنے پیغمبر بھیج چکے ہیں۔ جن کا حال ہم اس سے پہلے تم سے بیان کرچکے ہیں اور کتنے پیغمبر اور جنکا حال ہم نے تم سے اب تک بیان نہیں کیا۔ اور اللہ نے موسیٰ سے تو باتیں بھی کیں۔ یہ سب پیغمبر نیکوں کو جنت کی خوش خبری دینے والے اور بدوں کو عذاب سے ڈرانے والے تھے۔ تاکہ پیغمبروں کے آگے پیچھے لوگوں کو خدا پر کسی طرح کا چھڈا

رکھنے کا موقع باقی نہ رہے اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔

(ب) قل من کان عدواً لجبریل فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ مصدقاً لما بین یدیہ وھدی وبشریٰ للمومنین (پ البقرہ ص ۲۳) اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ جو شخص جبرئیل فرشتے کا دشمن ہو (ہوا کرے) یہ قرآن اسی فرشتہ نے خدا کے حکم سے تمہارے دل میں ڈالا ہے اور قرآن ان کتابوں کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ جو اس کے زمانہ نزول سے پہلے موجود ہیں اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور فلاح دارین کی خوش خبری ہے۔ پس نبوت و رسالت کے واسطے نزول وحی جبرئیل علیہ السلام ضروری ہے۔

۱۰- اجابت دعا

نبی و رسول و امام مستجاب الدعوۃ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے جو دعا چاہیں قبول ہوتی ہے۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے نو سو سال برابر کفار و مشرکین کو دعوت توحید فرمائی۔ مگر سوائے چند آدمیوں کے باقی سب کے سب کافر و مشرک رہے۔ جس پر جناب نوح علیہ السلام کو التجا کرنی پڑی۔ قولہ تعالےٰ وقال نوح رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا۔ (نوح) اور نوح نے انکے حق میں یہ بددعا کی کہ اے میرے پروردگار ان کافروں میں سے ایک کو بھی زمین پر نہ چھوڑ۔ سو اللہ تعالیٰ نے انکو طوفان میں غرق کردیا۔ انھم کانوا قوم سوء فاغرقنٰھم اجمعین۔ اس بدکار تمام قوم کو ہم نے غرق کردیا۔

(ب) وایوب اذ نادٰی ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الرٰحمین فاستجبنا لہ فکشفنا مابہ من ضر واٰتینٰہ اھلہ ومثلھم معھم رحمۃ من عندنا وذکریٰ للعٰبدین (پ انبیاء ص ۵۲۶) اے پیغمبر ایوب کی وہ حالت یاد کرجب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھ کو یہ بیماری لگ گئی ہے۔ اور تو سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تو میرے حال پر رحم فرما۔ تو ہم نے انکی فریاد سن لی اور جو دکھ انکو تھا۔ اس کو دور کردیا اور انکو انکے اہل و عیال عطا فرمائے بلکہ انکے ساتھ اتنے ہی اور یہ محض ہماری مہربانی تھی۔ جو ہم نے انپر کی اور عبادت کرنیوالوں کے لئے یہ واقعہ قابل یادگار ہے تاکہ انکو عبادت کی طرف زیادہ ترغیب ہو۔

(ج) وذالنون اذ ذھب مغاضباً فظن ان لن نقدر علیہ فنادیٰ فی الظلمٰت

ان لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظٰلمین ۔ فاستجبنا لہ و نجینٰہ من الغم ۔ وکذٰلک ننجی المومنین (انبیا پ۱۷ ص ۵۲۷) اور ذوالنون یعنی یونس کو یاد کر جب خفا ہو کر چل دے اور جاتے وقت غصے میں بہ تقاضائے بشریت انکو ایسا وا ہمہ گذرا کہ ہم انپر قابو نہیں پا سکیں گے ۔ تو آخر کار عاجز آ کر اندھیروں کے اندر چلا اُٹھے ۔ کہ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ذات ہے میں نے بڑا ظلم کیا تو ہم نے انکی فریاد سن لی اور انکو غم سے نجات دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں ۔

(۷) وزکریا اذ نادی ربہ لا تذرنی فردًا و انت خیر الوارثین ۔ فاستجبنا لہ ووھبنا لہ یحیٰی و اصلحنا لہ زوجہ (پ۱۷ الانبیا ص ۵۲۷) اور زکریا کو یاد کرو جب انہوں نے اولاد کی طرف سے مایوس ہو کر اپنے پروردگار کو پکارا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اکیلا یعنے بے اولاد نہ چھوڑ ۔ اور یوں تو سب وارثوں سے بہتر وارث ہے ۔ تو ہم نے فریاد سن لی اور انکو یحیٰی فرزند عنایت کیا اور انکی بی بی کو انکے لئے بھلا چنگا کر دیا ۔

اجابت دعا قادیانی

جناب مرزا صاحب اور انکی امت ہمیشہ اپنے مخالفین کے واسطے دعا مانگتے رہے ۔ مباہلے کرتے رہے مگر ہمیشہ الٹا اثر ہوتا رہا ۔ مسٹر عبد اللہ آتھم پیشینگوئی کے موافق وقت مقررہ پر فوت نہ ہوا اور مرزائی شرمندہ ہوئے ۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان و فاضل امرتسری مولوی ثناء اللہ صاحب اور پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑوی وغیرہ زندہ رہے اور مرزا صاحب انکے سامنے فوت ہوا صادقین کے بالمقابل کاذب چل بسا ۔ نہ صلیب ٹوٹی نہ دجال مارا گیا اور نہ مرزائیوں کو بادشاہت ملی ۔ قادیان کے آریہ و ہندو مسلمان نہ ہو سکے ۔ عبد الحکیم پٹیالوی کوئی دشمن اولاد رسول مقبول صلعم اس دنیا سے ہلاک ہو کر مرا ۔ نہ ہی مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان ریل جاری ہوئی اور نہ اونٹ بیکار ہوئے ۔ نہ عیسائیوں کو کبھی شکست ہوئی ۔ بلکہ سلطنت عثمانیہ کا تہ و بالا ہوا ۔ خلافت پر جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا ۔ نہ مرزا صاحب کی جماعت میں وحدانیت پیدا ہوئی ۔ لاہوری پارٹی اور قادیانی پارٹی علیحدہ ہو گئی ۔ دونوں میں ہمیشہ جھگڑا فساد رہا ۔ کفر و تکفیر کے فتوے چھپے ایک دوسرے سے اصولاً علیحدہ ہو گئے ۔ مرزا صاحب نے فرزند ارجمند ایک لڑکے کے واسطے دعا مانگی مگر صاحبزادی پیدا ہوئی ۔ براہین احمدیہ غیر مکمل چھوڑ گئے وعدہ ایفا نہ کیا ۔ محمدی بیگم کا آسمانی نکاح پورا نہ ہوا مرزا صاحب

اسی ہوس میں فوت ہوئے

۱۱۔ نصرت الٰہی

ہر ایک نبی و رسول و امام کیساتھ تائید و برکاتِ الٰہی ہمیشہ شاملِ ہوتی ہیں۔ نبی و رسول صاحب نصرت و فتح ہوتے ہیں۔ خدا کی حفاظت انکے ساتھ ہوتی ہے آخر کار برہان و صداقت کا غلبہ ہو کر رہتا ہے نبی و رسول برگزیدہ و منتخب ہوتے ہیں۔ انکی تعلیم الٰہیہ سب سے اعلےٰ و افضل ہوتی ہے۔ وہ اپنے زمانہ کے صالحین و مومنین سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ نبی کا علم۔ فہم اور دانش بلکہ تمام صفاتِ کمال مکارم اخلاق۔ عزت۔ مروت۔ شجاعت۔ عفت۔ امانت اور دیانت میں تمام اہلِ زمانہ سے افضل ہوتے ہیں۔

(ب) انبیا، سہو۔ نسیان۔ غلطی اور امراض و ماغی جنوں سے پاک ہوتے ہیں۔

(ج) انبیاء و مرسلین کے دین براہین و دلائل میں سب مخالف مذاہب پر غلبہ رکھتے ہیں۔

(ا) قولہ تعالیٰ۔ نصر من اللہ فتح قریب (ب) واللہ یعصمك من الناس۔

(ج) ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علے الدین کلہ ولوکرہ الکافرون وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر روانہ کیا۔ تاکہ تمام مذاہب پر اس کا غلبہ ہو اور اگرچہ کفار کڑھتے رہیں۔

(د) النبی اولی بالمومنین من انفسھم۔ نبی مومنین سے افضل و اعلےٰ ہوتا ہے اور انکا حاکم و سردار ہوتا ہے۔

(ہ) اولٰئك الذین انعم اللہ علیھم من النبیین من ذریۃ اٰدم۔ وممن حملنا مع نوح ومن ذریۃ ابراھیم واسرائیل وممن ھدینا واجتبینا (پ ۱۶ مریم رکوع ۴)

یہ پیغمبر وہ لوگ ہیں جنپر اللہ تعالےٰ نے فضل کیا آدم کی اولاد میں سے اور ان لوگوں کی اولاد میں سے جنکو ہم نے نوح کیساتھ کشتی میں اچڑھالیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے اور یہ لوگوں میں سے ہیں جنکو ہم نے ہدایت کی سچی راہ بتلائی اور ان کو ساری خلقت میں سے چن لیا۔

(و) ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین۔ انھم لھم المنصورون وانّ جندنا لھم الغٰلبون (پ ۲۳۔ والصفت۔ رکوع ۵) اور ہم تو پہلے ہی پیغمبروں کے باب

بین فرما چکے ہیں۔ کہ آخر ایک روز ضرور انکو ہماری مدد پہنچے گی اور ضرور ہمارا ہی لشکر غالب ہوگا۔

(ز) ولقد ارسلنا من قبلك رسلًا الی قومھم فجاؤھم بالبینٰت فانتقمنا من الذین اجرمو۔ وکان حقًا علینا نصر المومنین (پ ۲۱ الروم۔ رکوع ۵) اور اے پیغمبر ہم تجھ سے پہلے کئی پیغمبر انکی قوم کی طرف بھیج چکے ہیں وہ نشانیاں (معجزے) لیکر آئے مگر انہوں نے نہ مانا۔ آخر گنہگاروں سے ہم نے بدلہ لیا اور ایمان والوں کی مدد ہم کو ضرور تھی۔

(ح) اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا جب اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح آوے گی۔ تو لوگوں کو دین الٰہی میں فوج فوج ہو کر داخل دیکھے گا۔

(ط) ماضل صاحبکم وما غوی۔ وماینطق عن الھوی۔ ان ھو الا وحی یوحیٰ (پ ۲۷۔ النجم۔ رکوع اول) تمہارا ساتھی یعنی پیغمبر نہ تو بھکا ہے نہ بھٹکا اور نہ اپنے دل کی خواہش سے وہ کوئی بات کرتا ہے۔ اس کی جو بات ہے وہ وحی ہے جو اسپر بھیجی جاتی ہے۔

(ی) وما صاحبکم بمجنون۔ ولقد راٰہ بالافق المبین۔ وما ھو علی الغیب بضنین پ ۳۰ التکویر رکوع اول) اور اے مکہ والو تمہارا ساتھی محمدؐ دیوانہ نہیں اور اس نے اس فرشتے کو آسمان کے صاف کھلے ہوئے کنارے میں دیکھا اور وہ جو باتیں غیب کی اس کو معلوم ہوتی ہیں اور بتلاتا ہے انکے بیان کر دینے میں بخیل نہیں۔

نصرت قادیانی

جناب مرزا صاحب نے جس مشن کا بیڑا اٹھایا تھا۔ وہ پورا نہ ہوا۔ نہ اسلام کا بول بالا ہوا۔ نہ ہی پنجاب سے کفر و شرک مٹا۔ وہی صلیبی جھنڈے لہرا رہے ہیں اور عیسائیت کا دن بدن غلبہ ہو رہا ہے۔ وہی کالی دیوی کی جے پکاری جاتی ہے۔ بت پرستی۔ پیر پرستی گور پرستی۔ قوالی۔ ناچ۔ مجرے رنگ رلیاں ہو رہی ہیں۔ مسلمان اپنا اسلام چھوڑ بیٹھے۔ اور دن بدن مسلمانوں کی حالت ابتر ہوتی جاتی ہے۔ عالمان دین مسلمانوں کو کافر بنلاتے پھرتے ہیں اور بائیکاٹ کرا رہے ہیں۔ مسلمان عورتیں اہل ہنود کے گھر آباد ہیں۔ مسلمان عورتیں و مرد عیسائی ہوتے جاتے

ہیں۔ قحط سالی کمال درجہ پر ہے۔ یہ ہیں قادیانی پنجابی نبی کے برکات اور نصرت کہ بجائے ترقیٔ اسلام کے تنزلی ہو گئی انا للہ و انا الیہ راجعون)

۱۲۔ دعویٰ نبوت رسالت و امامت

نبی و رسول و امام نبوت و رسالت و امامت کو پہلے خود دعویٰ کرتے ہیں اور اس دعوے پر دلیل معجزہ وصداقت پیش کرتے ہیں۔ کل انبیاء و مرسلین نے دعویٰ رسالت کیا۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا (۹ اعراف) کہو اے لوگو میں تم تمام کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔

(ب) حضرت موسےٰ وحضرت ہارون علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام فرعون کے پاس جا کر دعویٰ رسالت و نبوت فرماتے ہیں۔ فاتیٰنہ فقولا انا رسولا ربک فارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبھم۔ قد جئنٰک بایۃٍ من ربک۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ ۵ (پ۱۶ طہ ع۲) ترجمہ تم دونوں ملکر فرعون کے پاس جاؤ اس سے کہو کہ ہم تیرے مالک کے بھیجے ہوئے ہیں۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کردے اور انکو مت ستا۔ ہم ایک نشانی تیرے مالک کی لیکر تیرے پاس آئے ہیں اور خداوند کے عذاب سے وہی بچیگا۔ جو سیدھے رستے پر چلیگا۔

(ج) ولقد ارسلنا موسیٰ بایٰتنا الی فرعون وملا بہ فقال انی رسول رب العالمین۔ فلما جاءھم بایٰتنا اذا ھم منھا یضحکون (پ۲۵ الزخرف۔ رکوع۵) اور ہم تو موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیج چکے ہیں۔ تو موسیٰ نے کہا میں اس کا بھیجا ہوا ہوں۔ جو سارے جہان کا مالک ہے۔ جب موسیٰ ہماری نشانیاں لیکر انکے پاس پہنچا دیکھا تو وہ ہنسی میں اڑاتے ہیں۔

(د) جناب سیدنا عیسےٰ المسیح علیہ السلام بنی اسرائیل کو فرماتے ہیں۔ انی قد جئتکم بایۃٍ من ربکم۔ انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیراً باذن اللّٰہ وابری الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللّٰہ وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون۔ فی بیوتکم ان فی ذالک لایۃ لکم ان کنتم مومنین (پ۳۔ آل عمران۔ رکوع۵) میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ میں مٹی کا ایک پتلہ چڑیا کی شکل پر بناتا ہوں۔

پھر اس پر پھونک مارتا ہوں اور خدائی قدرت سے اُڑنے لگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھے کو بھلا چنگا کردیتا ہوں اور مُردے کو جلا دیتا ہوں اور تم جو کھا کر آؤ اور جو اپنے گھروں میں رکھ چھوڑو وہ سب میں تم کو بتا دیتا ہوں۔ اگر تم میں ایمان ہے تو یہ تمہارے لئے بڑی نشانی ہے۔

۱۳۔ نبی یا رسول شاعر نہیں ہوتا

قولہ تعالیٰ انہ لقول رسول کریم وما ھو بقول شاعر (پ ۲۹ الحاقہ) یہ قرآن شریف رسول کریم کا فرمان ہے۔ وہ شاعر کا قول نہیں ہے۔ مرزا صاحب قادیانی شاعر تھا۔

۱۴۔ نبی ورسول اپنے آپ کو امتی نہیں کہتا

نبی کا دعویٰ مضبوط و پکا ہوتا ہے۔ لوگوں سے نہیں ڈرتا۔ مرزا صاحب امتی تھے۔ حکام وقت سے ڈرتے رہے۔ عدالت میں معافی نامہ پیش کیا۔ علماء اسلام کے روبرو مباحثہ ومناظرہ کو نہ نکلے۔ قادیانی چار دیواروں میں محبوس رہے۔

۱۵۔ کتب الہامی

سابقہ میں آنیوالے نبی ورسول و امام کے واسطے پیشگوئیاں درج ہوتی ہیں۔

۱۶۔ نبی ورسول وہ ہے جو گذشتہ انبیاء ومرسلین کی تصدیق کرے۔ انکی نبوت میں فرق نہ کرے۔ لانفرق بین احد من رسلہ کا مصدق ہو۔ اور آنیوالے نبی ورسول کی پیشینگوئی فرمائے۔ واذ قال عیسےٰ ابن مریم انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدیہ من التورات ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ فلما جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحرٌ مبین (صفحہ ۱۸۸) اور جب عیسےٰ ابن مریم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا بھیجا ہوا ہوں۔ اور کتاب تورات جو مجھ سے پہلے نازل ہوچکی ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر کی تم کو خوشخبری سناتا ہوں۔ جو میرے بعد آئیں گے اور انکا نام ہوگا احمد۔ پھر جب وہ احمد جن کا دوسرا نام محمد ہے بنی اسرائیل کے پاس کھلے کھلے معجزے لے کر آئے۔ وہ کہنے لگے کہ صریح جادو ہے۔ کیا غضب

ہے کہ اس آیت شریف کو مرزا صاحب نے غصب کر کے اپنا نام احمدؐ رکھ لیا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی احمد ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے اور جناب مرزا صاحب قادیانی نے بھی غلامی چھوڑ کر احمد کے نام کا دعویٰ کیا ہے۔

۱۷۔ توہین اہل بیت رسالت

کسی محبد دینی صلعم و امام نے کسی بزرگ دین و خاندان رسالت کی ہتک نہیں کی اور نہ ہی بدزبانی۔ زبان درازی و سخت کلامی سے کام لیا ہے خاندان رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اللہ تعالیٰ آیت تطہیر میں عصمت و طہارت بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی مکرم اور انکی اولاد معظم پر درود شریف پڑھتے ہیں اور مومنین کو حکم ہوتا ہے کہ تم لوگ بھی اللہ کے پیارے رسول اور اس کی اولاد مقبول پر صلوٰۃ بھیجو۔ بغیر درود شریف نماز بھی قبول نہیں ہوتی اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں اہلبیت رسالت صلعم کی محبت و مودۃ کو فرض گردانتا ہے۔ بے حب اہلبیت عبادت حرام ہے۔ اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم قرآن شریف اور عترت اہلبیت کو مسلمانوں میں امان اور قابل تمسک امام کر کے چھوڑ گئے ہیں۔ مگر چودہویں صدی کا مصنوعی پنجابی رسول قادیانی اہلبیت رسالت صلعم پر رکیک حملہ کرتا ہے۔ اور انکی سخت توہین و ہتک کرتا ہے۔ اور خارجیانہ خیالات کر کے اپنے اسلام اور ایمانکو ضائع کرتا ہے سنو!

۱۔ اے شیعو پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ اور ایک زندہ علی (مرزا) تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور ایک مردہ علی کی تلاش کرتے ہو (اخبار الحکم قادیاں مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۰ء)

۲۔ اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا صاحب) نے امام حسنؓ اور حسینؓ سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا (اعجاز احمدی صد ۵۲)

۳۔ کیا تو اس کو (امام حسینؓ) کو دنیا سے زیادہ پرہیزگار سمجھتا ہے۔ اور یہ تو بتلاؤ کہ اس سے (امام حسینؓ) سے تمہیں دینی فائدہ کیا پہنچا (اعجاز احمدی صد ۶۸)

۴۔ اور میں محمد صلعم کے آل کا وارث بنایا گیا ہوں۔ پس میں اس کی آل

برگزیدہ ہوں جسکو ورثہ پہنچ گئی۔ (صفحہ ۱۷۰ اعجاز احمدی)

۵- اسی طرح اسلام میں شیعہ مذہب پھیل گیا۔ چوروں کی طرح بہتوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ تم گمان کرتے ہو کہ حسین تمام مخلوق کا سردار ہے۔ (صفحہ ۸۰ اعجاز احمدی)

۶- تم نے اُس کشتہ (حسینؓ) سے نجات چاہی جو نومیدی (ناامیدی) سے مرگیا اور بخدا اُسے (حسینؓ کو) مجھ سے کچھ زیادت نہیں۔ میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں اور میں خدا کا کشتہ ہوں۔ لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ صفحہ ۸۱ اعجاز احمدی۔

۷- تم نے حسینؓ کو تمام انبیاء سے افضل ٹھہرادیا۔ مصیبتوں اور دکھوں کے وقت تم اُسکو یاد کرتے ہو۔ گویا حسین تمہارا رب ہے۔ اے بدبخت جھوٹ بولنے والے (صفحہ ۸۱۔ اعجاز احمدی)

۸- اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسینؓ تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا صاحب) ہے جو اُس حسینؓ سے بڑھکر ہے اور اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی رکھتا ہوں۔ تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ صفحہ ۱۳ دافع البلا

۹- یہ لوگ شیعہ نہیں سمجھتے۔ کہ قرآن نے تو امام حسینؓ کو رتبہ ابنیت (پسر بودن) عالم کا بھی نہیں دیا بلکہ نام تک مذکور نہیں۔ اُن سے زید ہی اچھا رہا۔ جس کا نام قرآن شریف میں موجود ہے۔ (صفحہ ۴۵ نزول المسیح)

۱۰- ہاں یہ سچ ہے کہ وہ (حسینؓ) بھی خدا کے راستباز بندوں میں سے تھے۔ لیکن ایسے بندے تو کروڑہا دنیا میں گذر چکے ہیں اور خدا جانے آگے کس قدر ہوں گے۔ (صفحہ ۴۸ نزول المسیح)

۱۱- کربلائے است سیر ہر آنم۔ صد حسین است در گریبانم صفحہ ۹۹ نزول المسیح

۱۲- کیا یہ سچ نہیں ہے کہ قرآن اور احادیث اور تمام نبیوں کی شہادت سے مسیح موعود (مرزا صاحب) حسینؓ سے افضل ہے اور جامع کمالات متفرقہ ہے صفحہ ۴۹ نزول المسیح۔

۱۳- تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلادیا اور تمہارا ورد صرف حسینؓ ہے

پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔ صفحہ ۸۳ اعجاز احمدی ۔

۱۸۔ نبی و رسول کی قومی زبان ہوتی ہے

جتنے نبی و رسول گذرے وہ اپنی قوم میں اسیکی زبان میں تبلیغ کرتے رہے اور اسی قوم کی زبان و محاورات میں صحیفے و کتابیں نازل ہوتی رہیں۔ جیسے عبرانی۔ فارسی۔ سنسکرت و عربی مگر مرزا صاحب پنجابی رسول ہو کر کبھی انگریزی غلط الہام شائع کرتے رہے۔ کبھی فارسی۔ کبھی اردو۔ اور کبھی عربی اور جو قصیدہ عربی لکھا۔ اس میں کئی غلطیاں نکلیں۔ قال اللہ تعالیٰ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم (پ ۱۳ ابراہیم ع ۱) ترجمہ اور ہم نے جو کوئی پیغمبر بھیجا۔ تو اس کی قوم کی بولی والا تاکہ انکو سمجھا سکے۔ ف۔ عجب پنجابی رسول آیا کہ جس نے پنجابی امت کے سامنے عربی و انگریزی وعظ سنایا۔

۱۹۔ نبی و رسول خود مومن کامل ہو

قولہ تعالیٰ اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون (الاخر پ ۳ البقر) ترجمہ ہمارے یہ پیغمبر (محمد صلعم) اس کتاب کو مانتے ہیں جو انکے پروردگار کی طرف سے اُنپر اُتری ہے اور پیغمبر کیساتھ دوسرے مسلمان بھی وہ سب کے سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے کہ سب پیغمبروں کا دین ایک ہی ہے اور کہتے ہیں کہ ہم خدا کے پیغمبروں میں سے کسی ایک کو بھی جدا نہیں سمجھتے۔ یعنی سب کو مانتے ہیں۔

(ب، انا اول المسلمین اور انا اول المومنین کا اظہار جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے قرآن شریف میں موجود ہے۔

اسلام قادیانی

جناب مرزا صاحب آنجہانی کے عقائد اور انکے ملفوظات اور تصانیف و الہامات سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے عقائد اسلامیہ ہرگز نہ تھے اور انکا ایمان رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کامل نہ تھا۔ انکو اللہ و رسول کی معرفت حاصل نہ تھی۔ انکے عقاید سے شرک ٹپکتا ہے۔ انکے خیالات سے اللہ تعالیٰ مجسم و مشبہ قرار پاتا ہے۔ قرآن شریف و نبوت کی وہ توہین کرتے

ہیں مفصل عقائد قادیانی کتاب تحفہ نورانی میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس سے چند عقائد لکھے جاتے ہیں اور انکے اسلام اور ایمان پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ جس بزرگ کے اسلام اور ایمان میں بھی خلل ہو اور وہ مومن کامل نہ ہو اور نہ اسلامی عقائد رکھتا ہو تو وہ مسیح موعود اور نبی کس طرح بن سکتا ہے ۔

اول۔ توحید باری تعالیٰ

ہمارا خدا عاجی ہے (ہاتھ دانت کا) دیکھو براہین احمدیہ تصنیف مرزا صاحب صد ۵۵۶)

۲۔ الہام و کشف مرزا۔ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ پھر میں نے آسمان اور دنیا کو پیدا کیا۔ اور انا زین السماء الدنیا بمصابیح۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ (کتاب خلاصۃ البریۃ صد ۷۹ و ۷۸)

۳۔ رأیت ربی علی صورۃ ربی۔ میں نے اپنے باپ غلام مرتضٰے کی صورت پر اپنے رب کو دیکھا (پیغام صلح صد ۱۹۱۴)

۴۔ گویا خدا تعالیٰ اس کے قلب پر اترا ہوا ہے (آئینہ کمالات اسلام مرزا صاحب صد ۱)

۵۔ الہام مرزا۔ انت منی بمنزلۃ ولدی۔ تو مجھ سے میرے فرزند کی مانند ہے (حقیقۃ الوحی صد ۸۶)

۶۔ الہام مرزا۔ انی بایعتک بایعنی ربی۔ میں نے تیری بیعت کی مجھ سے اللہ تعالیٰ نے بیعت کی (دافع البلاء صد ۶)

۷۔ یحمدک اللہ من عرشہ۔ اے مرزا اللہ تعالیٰ عرش سے تیری حمد کرتا ہے۔ (ضمیمہ تریاق القلوب صد ۶۳)

۸۔ اور جیسا اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں (توضیح مرام صد ۲۷)

۹۔ الہام مرزا۔ یحمدک اللہ ویمشی الیک۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے (انجام آتھم صد ۵۵، حقیقۃ الوحی صد ۸۰)

۱۰۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ انت منی وانا منک۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں (دافع البلاء صد ۶)

(ب) انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی (حقیقۃ الوحی صد ۸۶)

۱۱- قادیانی خدا کلرک ہے۔ جناب مرزا صاحب قادیانی خداوند کریم کی تمثیلی طور زیارت کرتے ہیں۔ اس کو کلرک بناتے ہیں اور ایک کاغذ پر دستخط کراتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ دوات کی سیاہی اس کے کپڑوں پر چھڑکتا ہے (حقیقۃ الوحی صـ ۲۵۵)

(ب) انت منی بمنزلۃ ولدی (حقیقۃ الوحی صـ ۸۹۔ صـ ۱۴۳)

۱۲- الہام مرزا- انت من مائنا وھم من فشل۔ تو ہمارے نطفہ سے ہے اور وہ خشکی سے (اربعین صـ ۳۴)

۱۳- زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے (ازالہ اوہام حصہ اول صـ ۱۳ حاشیہ

۱۴- قرآن شریف خدا کی کتاب اور میری منہ کی باتیں ہیں (ضمیمہ تریاق القلوب صـ ۱۶ نشان ۴۷)

۱۵- انا انزلناہ قریبًا من القادیان قرآن شریف دائیں صفحہ شاید قریب نصف کے موقعہ پر ہے (خلاصہ ازالہ اوہام صـ ۳۸)

دوئم- توہین نبوت

۱۶- مگر یہ بات الزام کے لائق نہیں۔ کیونکہ امور اخباریہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے۔ حضرت موسیٰ کی بعض پیشینگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور نہیں ہوئیں (ازالہ اوہام حصہ اول صـ ۴)

۱۷- جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشینگوئیوں میں بھی غلطی واقع ہوئی۔ (ازالہ اوہام صـ ۳۴۴ حصہ دوم)

۱۸- جناب رسول خدا صلعم کا سیر معراج اس جسم کثیف کیساتھ نہ تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلےٰ درجہ کا کشف تھا۔ (ازالہ اوہام حصہ اول صـ ۲۴)

۱۹- ہر ایک نبی کا نام مجھے دیا گیا ہے۔ چنانچہ ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے جسکو رودر گوپال بھی کہتے ہیں۔ یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنیوالا اس کا نام بھی مجھے دیا گیا (تتمہ حقیقۃ الوحی صـ ۸۵)

۲۰- جناب رسول خدا صلعم کے الہام اور وحی غلط نکلے (ازالہ اوہام صـ ۶۸۸۔ صـ ۶۸۹)

سوئم توہین عیسوی

۲۱- حضرت عیسےٰ کے تمام معجزے شعبدہ بازی کے طور تھے (ازالہ اوہام صـ ۱۵۲)

۲۲- مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اسکو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید رکھتا تھا۔ کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا (ازالہ اوہام صد ۱۵۵ حاشیہ)

۲۳- جس قدر مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں۔ اس قدر صحیح نکلیں (ازالہ اوہام صد ۷)

۲۴- اتنی مدت گذرنے پر پیر فرتوت ہو گئے ہونگے (ازالہ اوہام صد ۲۶ سطر ۲ کلاں)

۲۵- اگر توریہ کذب ہے تو یسوع سے زیادہ دنیا میں کوئی کذاب نہیں گذرا (رسالہ نسخ مسیح صد ۱۹)

۲۶- کیا یسوع کی بزرگ دادیوں نانیوں نے متعہ کیا تھا۔ یا صریح زناکاری تھی (فتح مسیح نمبر ۲ صد ۱۵)

۲۷- آپ کا خاندان نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا (انجام آتھم صد ۷)

۲۸- پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلامانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں (ضمیمہ انجام آتھم صد ۹ حاشیہ سطر ۶)

۲۹- اس رسول کے ادنیٰ خادم مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہیں (حقیقۃ الوحی صد ۱۵۰)

۳۰- مریم کا بیٹا کوشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا (انجام آتھم صد ۴۱)

۳۱- یہود عیسیٰؑ کے بارہ میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں۔ کہ ہم بھی جواب دینے سے حیران ہیں۔ بغیر اس کے یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہیں۔ کیونکہ قرآن نے اسکو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل انکی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلیلیں قائم ہیں (اعجاز احمدی صد ۱۳)

۳۲- یسوع شریر۔ چور۔ شیطان کے پیچھے چلنے والا۔ مکار۔ (خلاصہ ضمیمہ انجام آتھم صد ۳ سے ۷ تک)

۳۳- حضرت ابن مریم اپنے باپ یوسف کیساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری

(ترکھان) کا کام بھی کرتے رہے (دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۵۲ - ازالہ اوہام سطر آخیر)

۳۴ - ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو - اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء صفحہ ۲۰ ۲۱)

الغرض ان عقائد کو پڑھ کر کوئی مسلمان صاحب ایمان جناب مرزا صاحب کو مسلمان اور مومن ہرگز خیال نہیں کرتا - چہ جائیکہ انکو مہدی - مسیح اور نبی مانا جائے (صابر)

دوم - بشارات نبوت سیدنا احمد مجتبےٰ و محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

جب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین علیہم السلام دنیا جہاں میں مختلف اقوام کے ہدایت کیواسطے مختلف مقامات ممالک میں تشریف فرما چکے ہیں تو سب سے آخیر ہمارے سردار ہمارے آقائے نامدار سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سیدنا احمد مجتبےٰ و محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ حسب بشارات سیدنا عیسےٰ علیہ السلام ودعا سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مکہ معظمہ میں معبوث ہوئے سید المرسلین و خاتم النبیین و شفیع المذنبین کا تاج آپ کے سر اقدس پر رکھا گیا - کیونکہ حضور انور کی بعثت کی پیشگوئیاں تمام اولوالعزم نبی و رسول فرماتے چلے آتے تھے - چنانچہ تورات و انجیل مروجہ گو محرفہ ہیں - ابتک یہ بشارات موجود ہیں ۔

بشارت اول بارہ امام

اور اسمٰعیل کے حق میں مَیں نے تیری سنی - دیکھ مَیں اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کروں گا اور اُسے بہت بڑھاؤں گا - اور اس سے بارہ سردار ہونگے - اور مَیں اُسے بڑی قوم بناؤنگا (کتاب پیدائش - پرانا عہدنامہ - باب ۱۷ - آیت ۲۰ صفحہ ۲۶ سنہ ۱۹۰۸)

نوٹ: - خداوند کریم کا یہ وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد - بنی اسمٰعیل قریش کے خاندان بنی ہاشم میں سے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسے بابرکت و فضیلت و عظیم الشان پیغمبر پیدا ہوئے - اور حضور انور صلعم کی اولاد سے بارہ آئمہ اطہار پیدا ہوئے - اور عرب کی ایک بڑی قوم بنگئی اور سادات کرام بہت بڑھے اور پھولے - کہ تمام دنیا اسلامی میں سید بڑی معزز قوم شمار ہوتی ہے -

بشارات دوم فاران

خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے انپر طلوع ہوا -

فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہُوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت اُنکے لئے تھی۔ ہاں وہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے۔ اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں۔ وہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں۔ اور تیری باتوں کو مانیں گے (کتاب استثنا پرانا عہد نامہ۔ باب ۳۳۔ آیت دوم ص ۱۸۹۵)

(ب) اے خداوند میں نے تیری خبر سنی اور ڈر گیا۔ اے خداوند تو برسوں کے درمیان اپنے کام کو نئے سر سے رونق بخش۔ برسوں کے درمیان اُسے شہرت دے۔ قہر کے درمیان رحم کو یاد کر۔ خدا تیماں سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا۔ سلاہ۔ اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا۔ اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی۔ اُسکی جگمگاہٹ نور کی مانند تھی۔ اس کے ہاتھ سے کرنیں نکلیں (کتاب حبقوق نبی۔ باب ۳ آیت ۲۔۳۔۴ سنہ ۱۹۰۸ء

فائدہ۔ سینا سے کوہ طور سینیا مراد ہے۔ جسکا تعلق سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے ہے اور شعیر وہ پہاڑ ہے جو بیت اللحم اور ناصرت کے پاس ہے جسکا تعلق سیدنا عیسےٰ علیہ السلام سے ہے اور فاران مکہ معظمہ کا پہاڑ ہے۔ جس کے معنی وادی غیر ذی زرع ہیں جس میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے حضرت بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بسایا۔ اور انکی اولاد مقدس سے ہمارے نبی مکرم سیدنا محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

۱۔ فاران کا ذکر۔ توریت شریف میں کئی جگہ آیا ہے۔ (تب خدا نے اس لڑکے (حضرت اسمٰعیل علیہ السلام) کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اس سے کہا۔ کہ اے ہاجرہ تجھ کو کیا ہوا مت ڈر کہ اس لڑکے کی آواز جہاں وہ پڑا ہے۔ خدا نے سنی اٹھ اور لڑکے کو اٹھا اور اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کہ میں اسے ایک بڑی قوم بناؤنگا پھر خدا نے اس کی آنکھیں کھولیں اور اس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جا کر اس مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا اور خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑھا اور بیابان میں رہ گیا اور تیر انداز ہو گیا۔ اور وہ فاران کے بیابان میں رہا اور اس کی ماں نے ملک مصر سے ایک عورت اس سے بیاہنے کو لی۔

(پرانا عہد نامہ۔ کتاب پیدائش۔ باب ۲۱۔ آیت ۱۷ سے ۲۱ تک مطبوعہ انارکلی

لاہور ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۸۹۵ء ۳۴،۳۵)

فاران کا پہاڑ مکہ معظمہ میں ہے۔ جہاں پانی کا کنواں چاہ زمزم پیدا ہوا۔ اور بی بی ہاجرہ کا چڑھنا اترنا صفا و مروہ کی پہاڑیاں ہیں۔ اور بڑی قوم سے قوم بنی اسمٰعیل مراد ہیں

(۲) تو بنی اسرائیل دشت سینیا سے اپنے اپنے سفروں میں چلے اور بدلی دشت فاران میں جا ٹھہری (پرانا عہد نامہ۔ کتاب گنتی۔ باب ۱۰ آیت ۱۱۔۱۲۔۱۳۔ مطبوعہ انارکلی لاہور ۱۹۰۰ء)

۳۔ اور پھر کے موسیٰ اور ہارون اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کے پاس دشت فاران کے قادس میں آئے۔ (دیکھو پرانا عہد نامہ۔ کتاب گنتی۔ باب ۱۳۔ آیت ۲۶ صفحہ ۲۳۴ ۱۹۰۰ء و ۱۸۹۵ء ۲۹۹)

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ وادی سینیا اور ہے اور وادی فاران اور ہے اور یہ مکہ معظمہ میں ہے جسکو زبور اور قرآن شریف میں بکہ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ سنو قولہ تعالیٰ۔ ان اول بیتٍ وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعلمین فیہ ایات بینٰت مقام ابراھیم ومن دخلہ کان اٰمنا (پ ۴) پہلا گھر جو خدا کی عبادت کے لئے بنا ہوا ہے۔ وہ ابکا) بکہ کی وادی میں ہے مبارک اور لوگوں کے واسطے اس میں کھلے کھلے معجزے ہیں۔ ابراہیم کا مقام جو اس میں داخل ہوا۔ امن میں آگیا۔

زبور میں وادی بکا (بکہ) کا اس طرح ذکر ہے۔ مبارک وہ ہیں جو تیرے گھر میں بستے ہیں۔ وہ سدا تیری ستائش کرینگے۔ سلاہ۔ مبارک وہ انسان جس میں قوۃ تجھ سے ہے۔ انکے دل میں تیری راہیں ہیں۔ وہ بکا کی وادی میں گذر کرتے ہوئے اسے ایک کو آبناتے۔

کتاب زبور ۸۴۔ ۴۔ ۵۔ صفحہ ۹۵۵ ۱۹۰۰ء) قرآن شریف میں فاران کی پیشنگوئی کا اس طرح ذکر ہے۔ والتین۔ والزیتون۔ وطور سینین۔ وھذ البلد الامین

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اسی وادی بکہ کوہ فاران میں یہ دعا فرمائی تھی۔ اور قرآن مجید نے اسکو عیسائیوں اور یہودیوں میں شائع کیا۔ لیکن زمانہ نبوت کے یہود و عیسائی اس کی تردید و تکذیب نہ کر سکے۔ سنو قولہ تعالیٰ۔ واذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا بلداً اٰمناً وارزق اھلہ من الثمرات من اٰمن منھم باللہ والیوم الاخرۃ

(سیپارہ اول۔ البقرہ۔ رکوع ۱۵) اور جب ابراہیم نے اپنے مالک سے عرض کیا پروردگار اس جگہ کو ایک امن کا شہر بنا دے اور وہاں کے رہنے والوں میں سے جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاویں انکو میوے کھانے کو دے۔

(ب) ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیٰتک و یعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم۔ انک انت العزیز الحکیم (سیپارہ اول البقر۔ ع ۱۵) پروردگار ہمارے اس گروہ میں انہی میں سے ایک پیغمبر بھیج۔ جو تیری آیتیں پڑھکر سنائے اور کتاب قرآن شریف اور حکمت (حدیث شریف) انکو سکھلائے اور شرک سے ان کو پاک کرے۔ بیشک تو زبردست اور حکمت والا ہے۔

(ج) قولہ تعالیٰ ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم۔ ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃً من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون۔ (سیپارہ ۱۳۔ ابراہیم۔ رکوع ۶) مالک ہمارے میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک ایسے میدان میں لا کر بسایا جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ تیرے ادب والے گھر کے پاس مالک ہمارے۔ یہاں میں نے انکو اس لئے بسایا کہ وہ تیرے گھر کے پاس نماز کو درستی سے ادا کریں۔ تو انکی گذران کے لئے کچھ لوگوں کے دل انکی طرف جھک جائیں۔ اور انکو طرح طرح کے میوے کھلاتا۔ کہ وہ شکر کریں۔ پس توارت و زبور کا الٰہی وعدہ اور دعا خلیل اس طرح پوری ہوئی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے وادی فاران مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کے ارد گرد بنی اسمٰعیل کو آباد کیا اور ان میں سے سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کو مبعوث فرما کر انکو بڑی قوم بنایا کہ وہ قبلہ کی طرف نمازیں پڑھتے ہیں اور خدا کی حمد گاتے ہیں۔ کوئی شرک نہیں کرتا اور اگرچہ خاص مکہ معظمہ میں کوئی باغ نہیں مگر تمام دنیا کے میوہ جات تر ہمیشہ وہاں ملتے ہیں اور تمام اسلامی دنیا کے دل اہل مکہ کیطرف جھکے ہوئے ہیں۔ عیسائیو۔ یہودیو۔ بتاؤ ایسی صاف و صریح پیشینگوئی کسی اور کے واسطے ہو سکتی ہے۔

بشارت سوم مماثلت موسیٰ

خداوند تیرا خدا تیرے ہی لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میرے مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی طرف کان دھرو۔ اس سب کے مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے حوراب میں مجمع کے دن مانگا۔ اور کہا کہ ایسا نہ ہو۔ کہ میں خداوند

اپنے خدا کی آواز سنوں۔ اور ایسی شدت کی آگ ہیں پھر دیکھوں۔ تاکہ میں مر نہ جاؤں اور خداوند نے مجھے کہا۔ کہ انہوں نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا۔ میں انکے لیئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے فرماؤں گا۔ وہ سب اُنسے کہیگا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہیگا نہ سنے گا تو میں اُس کا حساب اس سے لوں گا (کتاب استثنا۔ باب ۱۸۔ آیات ۱۵ سے ۱۹ صفحہ ۳۲۲

ف۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نبی و رسول سے نبوت و رسالت محمدیہ صلعم کے اقرار کا وعدہ لیا تھا۔ اسیواسطے ہر ایک نبی اپنی امت کو نبی آخر الزمان صلعم کی تصدیق نبوت کیواسطے حکم دیتا آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا الخ (پ۳ آل عمران) اے پیغمبر جب اللہ نے پیغمبروں سے اقرار لیا میں جو تم کو کتاب اور شریعت دیتا ہوں۔ تو اگر کوئی رسول ایسا آئے جو تمہاری کتاب کو سچ بتلائے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم نے یہ اقرار کیا اور میرے اس عہد کو قبول کیا۔ انہوں نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا گواہ رہو میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ پھر اس کے بعد جو پھر جائے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

دوم۔ پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں۔ اور وہ اُس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے۔ جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں۔ جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا اور یہ ہوگا کہ جو شخص اُس نبی کی نہ سنے گا وہ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائیگا بلکہ سموئیل سے لے کر پچھلوں تک جتنے نبیوں نے باتیں کہیں اُن سب نے ان دنوں کی خبر دی ہے۔ (دیکھو انجیل مقدس سنہ ۱۹۰۸ء۔ رسولوں کے اعمال۔ باب ۳۔ آیات ۱۹ سے

۲۴ ص ۲۲۵)

نوٹ:۔ یہ ہر دو پیشینگوئیاں ہمارے نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے صاف ہیں کہ بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسمٰعیل تھے۔ ان میں جناب سرور عالم صلعم مبعوث ہوئے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں کوئی ایسا اولوالعزم نبی یا رسول پیغمبر نہیں پیدا ہوا۔ اور جناب سیدنا عیسےٰ علیہ السلام نے خود فرما دیا ہے کہ جب تک وہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا نہ ہولیں وہ آسمان میں ہی رہیں گے وہ دوبارہ نہیں آسکتے۔ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام بنی اسمٰعیل میں پیدا ہوتے تو وہ بیشک اس بشارت توریت کے مصداق ہو سکتے تھے۔ مگر وہ بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے۔ دوسرا سوائے سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کے جناب مسیح علیہ السلام مثل موسیٰ بھی نہیں۔ سنو۔

۱۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے دشمنوں کے خوف سے ہجرت فرمائی اسی طرح ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار ومشرکین عرب کے شر سے بچنے کیواسطے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی یثرب کی طرف کوچ کیا تھا۔ اسی طرح حضور سرورِ عالم صلعم نے بھی یثرب کو کوچ کیا۔

(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دس احکام توریت بہ نقطہ نازل ہوئے تھے اسی طرح حضور انور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن شریف عربی زبان میں نازل ہوا۔ جو اب تک موجود ہے۔

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون ومصر کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اسی طرح جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات کو ابوجہل فرعون مکہ سے واسطہ پڑا۔ فرعون مصر تو پانی (دریائے نیل) میں غرق ہوا۔ مگر فرعون مکہ معظمہ خون کے دریا میں غرق کیا گیا۔ اور جنگ بدر میں مارا گیا۔

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم وستم سے چھڑایا اور شام میں آکر بسایا۔ اسی طرح جناب سرور عالم صلعم نے بنی اسمٰعیل کو فرعون مکہ معظمہ کے جور وستم سے چھڑا کر مدینہ میں آکر بسایا۔

(۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر جوتیاں اتار کر جانا پڑا۔ مگر حضور انور سید البشر صلعم کو جوتیوں کیساتھ عرش معلےٰ پر معراج ہوا۔ بلکہ قاب قوسین او ادنی کا درجہ ملا۔

(۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کفار و مشرکین سے جہاد کیا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی دفاعی (ڈیفنسیو) طور جہاد فی سبیل اللہ کیا۔

(۸) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکے خلفاء کو ظاہری سلطنت و بادشاہت بھی ملی اسی طرح آنحضرت صلعم تمام دنیا اسلامی کے دینی اور دنیاوی بادشاہ اور نبی و رسول ہوئے اور آپ کے اصحاب کبار بادشاہ ہوئے۔

(۹) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت کے ذریعہ شریعت عطا ہوئی۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کو بھی قرآن شریف کے ذریعہ شریعت کاملہ عطا ہوئی۔

(۱۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے منہ میں توریت خدا کا کلام دیا گیا۔ اسی طرح ہمارے نبی مکرم صلعم کے منہ میں قرآن کریم خدا کا کلام دیا گیا۔

(۱۱) حضرت موسےٰ علیہ السلام کا معاون ومددگار شریک نبوت حضرت ہارون بنایا گیا۔ اسی طرح ہمارے نبی مکرم صلعم کا مونس و غمگسار، وصی و وزیر و خلیفہ سیدنا حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام بنایا گیا۔ پڑھو۔ یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ

(۱۲) جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی صفورا نے آپکے خلیفہ حضرت یوشع بن نون کیساتھ شام میں جنگ کی اسی طرح آنحضرت صلعم کی زوجہ جناب بی بی عائشہؓ نے حضور انور صلعم کے بھائی ابن عم۔ وزیر جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام خلیفہ برحق و وصی و داماد نبی کیساتھ بصرہ میں جنگ کیا۔ جو جنگ جمل سے مشہور ہے۔ اور اس میں شامی لشکر موجود تھا۔ بی بی عائشہ صاحبہ نے شکست کھائی اور ستر ہزار مسلمان قتل کرائے

(۱۳) جس طرح بنی اسرائیل کا آخری خلیفۃ اللہ نبی و رسول سیدنا عیسےٰ علیہ السلام یہودیوں کے خوف و ڈر سے زندہ غائب ہو گئے۔ اسی طرح بنی اسمٰعیل کا آخری خلیفہ۔ امام محمد مہدی صاحب الزمان اولاد سید خیر الانام علیہما الصلوٰۃ والسلام ہے بنی عباسیوں وخوارج و نواصب کے خوف و شر سے زندہ غائب ہو گئے۔ جو اب تک موجود ہیں۔ قیامت کو ظاہر ہوں گے۔

(۱۴) جس طرح سیدنا عیسےٰ علیہ السلام قیامت کے نزدیک آسمانوں سے

نازل ہونگے۔ اسی طرح سیدنا امام محمد مہدی آخرالزمان علیہ السلام کا بھی ظہور ہوگا۔
(۱۵) جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت قوم بنی اسرائیل آپکے کوہ طور جانے کے بعد آپکے خلیفے حضرت ہارون علیہ السلام سے منحرف ہو کر گوسالہ پرست ہو گئے تھے۔ اسی طرح سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت اور قوم قریش آپ کے وصال حق ہونے کے بعد حضور انور کے خلیفے و نائب حضرت سیدنا علی المرتضیٰ سے منحرف ہو کر اجماع پرست ہو گئے اور صراط مستقیم کو چھوڑ دیا۔ حق سے منہ موڑ دیا۔
(۱۶) جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزات ید بیضا۔ عطا ہوا ہے۔ اسی طرح سرور عالم صلعم کو معجزہ شق القمر عطا ہوا۔ حضور انور کا سایہ نہ تھا۔ حضور انور کے دست مبارک میں کنکریوں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ جانور ہم زبان ہوئے۔ مردے زندہ ہوئے۔ انگلیوں سے چشمے جاری ہوئے۔ قرآن شریف نے بھی اس مماثلت و بشارت کا ذکر اس طرح فرمایا ہے۔ قولہ تعالیٰ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ فعصیٰ فرعون الرسول فاخذنہ اخذاً وبیلا۔ (پ ۲۹۔ المزمل) لوگو جیسا پیغمبر ہم نے فرعون کی طرف بھیجا تھا۔ ویسا ہی تمہارے پاس بھی ایک پیغمبر یعنے حضرت محمدؐ کو بھیجا ہے۔ جو قیامت کے دن تم پر گواہی دے گا۔ تو فرعون نے اپنے پیغمبر کا کہنا نہ مانا۔ آخر ہم نے اس کو بڑے وبال میں دھر پکڑا۔
(۱۷) جس طرح حضرت ہارون علیہ السلام جناب موسیٰ علیہ السلام کے وزیر۔ مشیر اور وصی و جانشین تھے اسی طرح جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر۔ مشیر۔ وصی خلیفہ و نائب و حقیقی جانشین تھے۔ بلکہ جو خدمات اسلامی و دینی جناب شیر خدا مولا مرتضیٰ علیہ السلام نے کر دکھائیں۔ ان کا عشر عشیر بھی حضرت ہارون علیہ السلام نہ کر سکے۔
(۱۸) جس طرح حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام کے کوہ طور جانے کے بعد خلیفہ قوم مقرر ہوئے تھے اسی طرح جناب امیر المومنین علی علیہ السلام غزوہ تبوک میں جانشین قرار پائے۔ اور دعوت قریش۔ شب ہجرت۔ تبلیغ یمن۔ سورہ برات اور خم غدیر میں ولیعہد مقرر ہوئے۔
(۱۹) جس طرح حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو سامری

کے گئوسالہ پرستی میں جھگڑا فساد نہیں کیا اور نہ انپر جہاد کیا۔ بلکہ زبانی تبلیغ فرمائی اسی طرح جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام نے بعد وفات سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اصحاب النبی صلعم کیساتھ خلافت و اجماع پرستی کے واسطے جھگڑا و فساد نہیں کیا۔ صرف اپنا دعوےٰ پیش کیا۔ براہینِ دلائل سے انکو ساکت کیا اور ہمیشہ انکی اصلاح فرماتے رہے اور نرمی و درشتی اور صبر سے اسلام کی اشاعت فرماتے رہے اور اپنے حقوق کے پائمال ہونے کی پرواہ نہیں کی۔ اسلام کی عزت رکھ لی۔

(۲۰) حضرت ہارون علیہ السلام کے تین فرزند شبر۔ شبیر اور مشبر تھے ویسا ہی جناب امیر علیہ السلام کے تین فرزند۔ امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور محسن تھے جو شبرؔ شبیر اور مشبر کے نام پر مشہور ہوئے۔

(۲۱) حضرت ہارون علیہ السلام کو ہیکل موسوی میں معہ فرزندان جگہ ملی تھی۔ اسی طرح جناب امیر علیہ السلام کو معہ حسنین الشریفین علیہم الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی میں رہنے کی اجازت حاصل ہوئی اور دیگر صحابہ کرام حکماً مسجد نبوی سے نکالے گئے اور انکے دروازے بند کئے گئے۔

(۲۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی و خلیفہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام جو نبی زادہ تھے۔ انہوں نے جنگ ارتجا شام میں سورج کو روکا اور غروب نہ ہونے دیا۔ اسی طرح جناب سیدنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وصی برحق و امام ناطق جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام کیواسطے دو دفعہ سورج ڈوبا ہوا پھر واپس ہوا (دیکھو شواہد النبوۃ ملا جامی و ارجح المطالب و ثبوت خلافت)

پس اس مماثلت سے بھی بعد نبوت حقیقی خلافت و نیابت و امامت کا حق جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام کو پہنچا ہے اور وہ ہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خلیفہ بلافصل اور وارث دین اسلام ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرمان اور جناب رسول اللہ صلعم کی وصیت سے تاقیامت بارہ امام پیشوایان و خلفائے اسلام رہیں گے۔

چہارم۔ مکاشفۂ یوحنا

انجیل مقدس۔ نیا عہد نامہ۔ کتاب مکاشفۂ یوحنا باب ۱۲ میں یہ بشارت موجود ہے۔

۱۔ اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا۔ ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور

چاند اس کے پاؤں تلے اور اس کے سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا۔ اور وہ عورت حاملہ تھی اور درد سے چلاتی اور جننے کو اینٹھتی تھی۔ پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھلائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ اژدہا جس کے سات اور دس سینگ اور اس کے سروں پر سات تاج تھے ظاہر ہوا اس کی دم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچے اور انہیں زمین پر ڈالا اور وہ اژدہا اس عورت کے آگے جو جننے پر تھی جا کھڑا ہوا۔ تاکہ جب وہ جنے تو اس کے بچے کو نگل جاوے اور وہ فرزند نرینہ جنی جو کہ لوہے کا عصا لے کے سب قوموں پر حکومت کریگا۔ اور اس کا لڑکا خدا کے اور اس کے تخت کے آگے اٹھا لیا گیا۔ اور وہ عورت بیابان میں جہاں اس کی جگہ ہے خدا نے تیار کی تھی بھاگ گئی تاکہ وہاں وے ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک پرورش کریں۔ پھر آسمان پر لڑائی ہوئی۔ میکائیل اور اس کے فرشتے اژدہے سے لڑے اور اژدہا اور اس کے فرشتے لڑے۔ لیکن غالب نہ ہوئے اور نہ آسمان پر ان کی پھر جگہ ملی۔ سو بڑا اژدہا نکالا گیا۔ وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور جو سارے جہاں کو دغا دیتا ہے۔ وہ زمین پر گرایا گیا۔ اور اس کے فرشتے بھی اس کے ساتھ گرائے گئے (مکاشفہ یوحنا صد ۱۲ صد ۵۰۲۔ انجیل مقدس از کتاب مقدس سنہ ۱۸۹۵ء)

تفسیر۔ اس پیشینگوئی و مکاشفہ میں عورت سے مراد سیدتنا بی بی آمنہ صلوات اللہ علیہا والدہ ماجدہ جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے اور سورج سے مراد جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور چاند سے جناب سیدنا معصومہ فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اور بارہ ستارہ سے مراد بارہ آئمہ اطہار اولاد سید الابرار احمد مختار صلعم اور فرزند نرینہ سے بھی مراد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے۔ لوہے کا عصا تلوار ذوالفقار ہے۔ بیابان سے ملک عرب خاصکر مکہ معظمہ مراد ہے۔ یہ پیشینگوئی صاف بتا رہی ہے کہ خلافت الٰہیہ کے وارث چودہ معصومین علیہم السلام ہیں۔

۳۔ قرآن شریف میں بنی اسرائیل کے بارہ نقیب۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ اسباط (اولاد) اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بارہ حواری۔ سال کے بارہ مہینے۔ دن کی بارہ ساعتیں۔ رات کی بارہ گھڑیاں۔ آسمانی بارہ برج۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے بارہ چشمے۔ بارہ اولوالعزم نبی۔ انگلیوں کے بارہ پور۔ جنت میں بارہ نہریں۔ کلمۂ توحید کے بارہ بارہ حروف۔ بارہ آئمہ اطہار علیہم السلام کی فطرتی ثبوت امامت ہیں۔ اور کتب سماویہ

میں انکی امامت و خلافت بلا فصل کیواسطے تذکرہ چلا آیا ہے۔ اور ہر ایک سابقہ امت کو انکی امامت کا اقرار کرایا گیا ہے۔

پنجم۔ بشارت داؤدیؑ

کتاب مقدس۔ پرانا عہد نامہ۔ زبور نمبر ۴۵ صد ۱۰۴۴ مطبوعہ لاہور ۱۸۹۵ء پر سردار مغنی کے لئے بنی قرح کا مشکیل کے عنوان میں حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں۔

۱۔ تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے (جناب رسول اللہ صلعم دنیا جہاں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔

۲۔ تیرے ہونٹوں میں لطف بٹایا گیا ہے۔ یعنی قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت دی گئی ہے۔ اس لئے خدا نے تجھ کو ابد تک مبارک کیا۔ یعنی تو خاتم النبیین ہے۔ تیرا نام قیامت تک رہے گا۔

۳۔ اے پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور بزرگواری ہے۔ حمائل کر کے ران پر لٹکا۔ یعنی تلوار سے جہاد کر۔

۴۔ اور اپنے بزرگوار سے سوار ہو اور سچائی اور ملائمت اور صداقت کیواسطے اقبال مندی سے آگے بڑھ۔ یعنی تیرا لقب صادق۔ امین ہے اور تیرا خلق عظیم ہے اور تو رؤف الرحیم ہے۔

۵۔ تیرا دہنا ہاتھ تجھ کو مہیب کام سکھلا دیگا۔ یعنی جناب علی المرتضٰے شیر خدا تیرا قوت بازو ہوگا۔ تیرے تیر تیز ہیں لوگ تیرے نیچے گرے پڑتے ہیں۔ وے بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگ جاتے ہیں۔

۶۔ تیرا تخت اے خدا ابد الاباد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔

۷۔ تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اس سبب خدا نے تجھ کو خوشی کے تیل سے تیری مصاحبوں سے زیادہ مسح کیا۔ یعنی تجھ کو سید المرسلین و سید الصادقین اور افضل النبیین بنایا۔

۸۔ بادشاہوں کی بیٹیاں تیری عزت والیوں میں ہیں۔ بلکہ اوفیر کے سونے سے آراستہ ہو کے تیرے داہنے ہاتھ کھڑی ہیں۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب بی بی خدیجۃ الکبرےٰ صلوات اللہ علیہا شہزادی عرب سے نکاح کیا۔ تو آپ مالا مال ہو

گئے۔ شام تک تجارت کے اونٹ چلتے تھے۔ سونے کے زیورات و اسباب بیشمار ہاتھ آئے اور جناب بی بی صفیہ بنت حی سردار خیبر کی نوجوان لڑکی نوعروس زیورات سے آراستہ پیراستہ جناب کے حرم سرائے میں داخل ہوئیں۔ بی بی شہربانو صلوات اللہ علیہا شہزادی ایران اولاد نوشیرواں سے سیدنا امام حسین علیہ السلام کے نکاح میں آئیں۔

۹۔ تیرے بیٹے باپ دادوں کے قائم مقام ہونگے۔ تو انہیں تمام زمین کے سردار مقرر کرے گا۔ میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد دلاؤں گا۔ پس سارے لوگ ابدالاباد تیری ستائش کرینگے۔

تفسیر جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابن عم چچا زاد بھائی اور داماد تھے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کی پرورش کی تھی اور حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور انکی اولاد تا امام مہدی آخرالزمان علیہ السلام قرآن شریف کی نص سے آپکے فرزند ہیں اور بنی فاطمہ ہیں۔ نواسے ہمیشہ بیٹے ہوا کرتے ہیں۔ یہ بارہ آئمہ اطہار اولاد سیدنا احمد مختار صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد وفات النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ہاشم۔ حضرت عبدالمطلب۔ حضرت ابوطالب کی وراثت کے ذریعہ حجاز کے وارث ہوئے اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مقام خم غدیر ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کبار کے روبرو جناب علے المرتضےٰ علیہ السلام کو انکا سردار مقرر کیا فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ جسکا میں سردار ہوں اس کا علی بھی سردار ہے۔ اور حدیث ثقلین کے ذریعہ باقی آئمہ اطہار علیہم السلام کیساتھ تمام امت کو تمسک کرنے کا حکم دیا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر میں حضرت جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک بارہ سردار خلیفے اہل دین اسلام میں نہ ہولیں۔ یہ دنیا برابر قائم رہے گی اور وہ سب قریش اور بحدیث مودۃ القربےٰ بنی ہاشم ہونگے۔ پس حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ بشارت جناب سیدنا محمد رسول اللہ اور انکی اولاد آئمۃ الہدیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام پر پوری صادق آتی ہے اور ایک حق پسند انسان کو راہ حق بتلاتی ہے۔ بشرطیکہ چشم بصیرت حاصل ہو فقرہ سارے لوگ ابدالاباد تک تیری ستائش کرینگے۔ یعنی قیامت تک سیدنا محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام جاری رہے گا۔ کلمہ شہادت و اذان قیامت تک پکارے

جائیں گے اور تمام دنیا جہاں میں سردار دو جہاں کی تعریف وستائش ہوتی رہے گی۔ تمام مسلمان آپ پر اور جناب کی اولاد پر درود وصلوات پڑھتے رہیں گے۔

اللهم صل علے سیدنا محمد وآل سیدنا محمد وبارک وسلم

اس سے صاف ثابت ہے کہ نبی آخرالزمان۔ اسلام کا بادشاہ ایک ہی سیدنا محمد رسول اللہ صلعم ہے اور جو اب انکے بعد نبوت کا دعویٰ کرے۔ بروزی یا ظلی یا تشریعی یا غیر تشریعی نبی بن بیٹھے۔ وہ کافر کاذب دجال ہے

ششم معیار صداقت نبیؐ

استثنا۔ باب ۱۸۔ آیت $\frac{۲۰}{۲۲}$ صفحہ ۳۹۹ ۱۸۹۵ء کتاب مقدس۔ پرانا عہدنامہ میں ہے

لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں۔ تو جان رکھ۔ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو۔ تو وہ بات خداوند نے نہیں کی۔ بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ تو اس سے مت ڈر (استثنا صفحہ ۳۹۹ باب ۱۸)

تفہیم۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ بشارت وپیشگوئی جناب سیدنا احمد مجتبےٰ ومحمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی آخرالزمان پر صادق آتی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسمٰعیل میں مبعوث ہوئے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کیواسطے یہ بشارت نہیں۔ کیونکہ وہ بنی اسرائیل میں سے قوم بنی اسرائیل کیواسطے بھیجے گئے اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کو مماثلت محمدی صلعم بھی نہ ہے۔ جیسا کہ پیچھے گذرا۔ نبی آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت وآمد آمد کیواسطے ہر ایک نبی ورسول اپنی اپنی امت کو اطلاع وخبر دیتا چلا آیا ہے۔ کہ وہ تمام دنیا وجہاں کا سردار اکیلا ہی نبی ہوگا۔ سو اللہ تعالےٰ نے جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام رسولوں کے سردار اور خاتم النبیین بنایا۔ انکے بعد کوئی نیا نبی ورسول نہیں آئے گا۔ جو دعوے کریگا وہ جھوٹا ہوگا۔

(ب) اسی باب کی آیات ۲۰ سے ۲۲ تک ہر ایک نبی ورسول کی صداقت کے معیار مقرر ہے اور یہ ایک اعلےٰ کسوٹی سچے اور جھوٹے نبیؐ کی پہچان ہے۔ کہ جھوٹے

کاذب نبی و بناوٹی رسول کی تمام باتیں جھوٹی۔ بناوٹی ہونگی اور اس کی تمام پیشینگوئیاں غلط ثابت ہونگی۔ سابقہ تمام انبیاء و مرسلین کے فرمان اور پیشینگوئیاں صحیح و سچی نکلیں اور وہ نبی و رسول صادق و صدیق کہلائے۔ قرآن شریف گواہی دیتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلعم کے تمام احکام و پیشینگوئیاں ہو بہو سچی نکلیں۔ ایک بال بھر کا فرق نہ آیا۔

مرزائی دوستو! آؤ آپ کے بناوٹی مصنوعی پنجابی رسول کی صداقت پرکھیں کیا جناب مرزا صاحب کے الہامات و مکاشفات و پیشینگوئیاں صحیح ثابت ہوئیں سنو۔

۱۔ ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب عیسائی کی موت کا وقت مقرر کیا تو وہ صاحب ہرگز فوت نہ ہوئے۔

۲۔ فاضل امرتسری کیواسطے مباہلہ کیا اور اشتہارات چھاپے گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔ مگر وہ دعا قبول نہ ہوئی صادق کے سامنے کاذب فوت ہو گیا۔

۳۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں مفسر قرآں مرید خاص کیواسطے پیشینگوئی کی۔ مگر پوری نہ ہوئی۔ بلکہ ڈاکٹر صاحب کی پیشینگوئی کے عین مطابق آپ کے مصنوعی نبی فوت ہو گئے۔

۴۔ محمدی بیگم کے نکاح کا بڑے طمطراق سے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے روبرو مرزا صاحب کا آسمان پر نکاح پڑھا۔ مگر محمدی بیگم نکاح میں نہ آئی۔ اور جناب مرزا صاحب کی منکوحہ آسمانی کو دوسرے صاحب نکاح کر کے لے گئے مرزا صاحب تاکتے رہے۔

۵۔ قادیان دار الامان طاعون سے نہ بچ سکا۔ مرزا صاحب کے خاص مرید پلیگ سے مرے۔

۶۔ منشی عبد الکریم سیالکوٹی دشمن خاندان رسالت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بڑے سخت عذاب میں مبتلا ہو کر اس جہاں سے چل بسا۔ اور مرزا صاحب کی پیشینگوئی غلط نکلی۔

۷۔ مرزائیوں کو آجتک کوئی سلطنت۔ کوئی حکومت۔ کوئی بادشاہت نہ ملی۔ ہوس ہی رہی۔

۸۔ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں آجتک ریل جاری نہ ہوئی۔ مرزا صاحب کے کذب

پر مہر لگ گئی۔

۹۔ زلزلہ کی پشینگوئی کی اور قادیاں سے باہر باغ میں مصنوعی پنجابی رسول نے ڈیرے وخیمے لگائے۔ مگر نہ کوئی زلزلہ آیا اور نہ ہی زمین کو جنبش ہوئی مرزا صاحب کو شرمندہ ہونا پڑا۔

۱۰۔ جناب مرزا صاحب نے ایک سعید الفطرت عالم کباب لڑکے کی ولادت کیواسطے پیشینگوئی فرمائی۔ مگر بجائے لڑکے کے صاحبزادی پیدا ہوئی۔ جناب مرزا صاحب کو کھسیانا ہونا پڑا۔

۱۱۔ مشرقی مینارہ اب تک مکمل نہ ہوا۔ کتاب براہین احمدیہ کے چندے خورد برد ہوئے۔ مگر وہ کتاب اب تک مکمل ہو کر نہ چھپی۔ مرزائی ہر ایک میدان مناظرہ سے بھاگتے رہے اور انکو کتاب اللہ وسنت کے مقابلہ میں کبھی کبھی فتح نہ ہوئی اور نہ ہی مرزا صاحب کا ایمان ثابت کر سکے۔

الغرض جناب موسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور قرآن شریف کی تصدیق کے مطابق ولو تقول علینا بعض الاقاویل۔ لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین (پ ۲۹ الحاقہ) اور اگر پیغمبر زبردستی کوئی بات ہمارے سر چپکینیا تو ہم نے فوراً اس کی گردن اڑا دی ہوتی۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے ہر ایک دعوے میں صادق وسچے نہ نکلے اور نہ ہی اپنے کسی دعوے کو علماء کرام کے روبرو ثابت کر سکے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انکو مرض اسہال۔ تخمہ یا ہیضہ میں مبتلا کیا کہ وہ اپنے مشن کو ادھورا چھوڑ کر لاہور میں اس جہان فانی سے کوچ کر گئے اور ہزارہا لوگوں کو دوزخ میں دھکیل گئے۔

بشارت ہشتم محمدیہ

میرا محبوب سرخ وسفید ہے۔ دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کے مانند کھڑا ہوتا ہے۔

اس کا سر ایسا ہے جیسا چوکھا سونا۔ اس کی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوے کی سی کالی ہیں۔ اس کی آنکھیں ان کبوتروں کے مانند ہیں جو لب دریا دودھ میں نہا کے تمکنت سے بیٹھے ہیں۔ اس کے رخسارے پھولوں کے چمن اور بلسان کے ابھری ہوئی کیاری کے مانند ہیں (۱۵) اس کی قامت لبنان کی سی وہ خوبی میں رشک سرو ہے

اس کا منہ شیرینی ہے۔ ہاں وہ سراپا عشق انگیز (محمدیم) ہے اے یروشلم کے بیٹو یہ میرا پیارا یہ میرا جانی ہے (غزل الغزلات۔ باب ۵۔ آیات ۱۰ سے ۱۶ تک صفحہ ۱۰۶۵ پرانا عہدنامہ ۱۹۰۰ء)

نوٹ۔ ضد و تعصب کا ستیاناس ہو۔ عیسائیوں نے جناب سرور عالم صلعم کی عداوت اور حق کو چھپانے کے واسطے بائیبل میں جگہ بہ جگہ تحریف کر دی۔ حالانکہ عبرانی اصل کتاب میں۔ وخلو محمدیم زہ وودی وزہ رعی بلوث یروشلائم۔ اب تک موجود ہے مگر محمدیم کا ترجمہ اردو عیسائیوں نے عشق انگیز کر دیا۔ عبرانی زبان میں حرف یَ اور مَ تعظیم اور جمع کے واسطے آتی ہیں۔ پس یہاں محمدیم بجائے محمدؐ کے تعظیماً آیا ہے۔ بشارات میں آنحضرت صلعم کا نام آجانا ثبوت نبوت کی نہایت قوی دلیل ہے۔ اس بشارت میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضور انور صلعم کا حلیہ مبارک بیان فرمایا ہے۔ پس عیسائی و یہودی ضد سے باز آکر جناب سرور عالم صلعم پر ایمان لاکر زیادہ ثواب حاصل کریں۔

بشارت نہم عرب کی بابت الہامی کلام

عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے

اے دوانیوں کے قافلو۔ پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو۔ روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو۔ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا۔ ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا (دیکھو پرانا عہد نامہ کتاب یسعیاہ نبی کے باب ۲۱ آیات ۱۳ سے ۱۷ ص ۱۰۹۷)

نوٹ تفسیری۔ یہ بشارت الہامی کلام جنگ بدر میں پوری ہوئی۔ ابوجہل قیداری کی حشمت جاتی رہی اور اس کے ساتھی عرب بھاگ نکلے۔ دیدان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے۔ یقسان کے بیٹے اور سباء کے بھائی کا نام ہے (پیدائش باب ۲۵) دوان کی اولاد ملک یمن میں آباد ہوئی۔

جن سے اوس وخزرج کے قبائل ہیں۔ قیدار۔ حضرت اسمٰعیل کے بارہ بیٹے تھے ان میں یہ آپ کے ولیعہد ہوئے لفظ قیدار کے معنی صاحب الابل ہیں۔ اونٹ والے یہ ملک حجاز میں آباد ہوئے۔ یہ تمام قریش کے قبائل کے موارث اعلیٰ تھے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تیرانداز تھے (پیدایش باب ۲۱ آئت ۱۴) صحیح بخاری کے باب قول اللہ عزوجل واذکر فی الکتٰب اسمٰعیل میں ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم نے فرمایا ارموبنی اسمٰعیل فان ابا کم کان رامیا۔ اے بنی اسمٰعیل تیراندازی کرو کیونکہ تمہارا باپ تیرانداز تھا۔

بشارت دہم وہ نبی

یوحنا کی انجیل باب اول۔ آئت ۱۹۔ اور یوحنا کی گواہی یہ ہے۔ کہ جب یہودیوں نے یروشلیم سے کاہن اور لیوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجی۔ کہ تو کون ہے تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے۔ کیا تو ایلیا (حضرت علیؑ) ہے اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی (آخرالزمان) ہے اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔ پس انہوں نے اس سے کہا پھر تو ہے کون تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں۔ تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے۔ اُس نے کہا میں جیسا یسعیاہ نبی نے کہا ہے بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔ یہ فریسیوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے اس سے یہ سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے۔ نہ ایلیاہ نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے (انجیل یوحنا صـ۱۷۲)

تفسیری نوٹ:۔ حضرت ایلیا سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ جن کے نام یا علی۔ یا ایلیا۔ یا ابوالحسن یا بوتراب ہیں۔ اور وہ وصی نفس رسول مقبول صلعم ہیں وہ جناب سرور عالم صلعم کیساتھ روحانی پیدائش سے معیت میں ہیں۔ ہر ایک نبی کا ایک وصی بھی ساتھ ساتھ چلا آیا ہے۔ وہ نبی سے مراد آنحضرت صلعم ہیں۔ کیونکہ وہ نبی آخرالزمان ؑ سے مشہور تھے بنی اسرائیل یہود و نصاریٰ ہمیشہ سے انکی آمد کے منتظر تھے۔ اس لیے حضور انور صلعم کا صاف نام نہ لیا گیا۔ یوحنا یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام کے زمانہ میں لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایلیا اور اس نبی آخرالزمان کے منتظر تھے۔ اگر ایلیا سے مراد

حضرت الیاسؑ لئے جائیں تو پیشنگوئی غلط ٹھہرتی ہے۔ اور خدا کے برگزیدہ نبی کی تکذیب ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ اور وہ نبی آخر الزمان علیہ السلام تو آ چکے مگر ایلیا (الیاس نبی) ابتک نہ آیا۔ پس ایلیا سے مراد جناب سیدنا علی المرتضےٰ علیہ السلام ہیں جن سے یہ بشارت الٰہیہ کی صداقت مکمل و مصدق ہوتی ہے۔

بشارت یازدہم فارقلیط

انجیل یوحنا باب ۱۴۔ آئت ۲۵۔ میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں۔ لیکن مددگار وکیل۔ شفیع (پیری کلیوطاس۔ فارقلیط۔ احمدؐ) جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا۔ وہی تمہیں سب باتیں سکھلائے گا۔ جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا (انجیل یوحنا۔ باب ۱۴۔ آئت ۲۵ - ۲۶)

(ب) اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا۔ کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں (انجیل یوحنا باب ۱۴۔ آئت ۳۰۔ صفحہ ۲۰۵ سنہ ۱۹۰۸ء انارکلی لاہور)

(ج) مگر اب تو انہوں نے مجھے اور میرے باپ دونوں کو دیکھا اور دونوں سے عداوت کی۔ لیکن یہ اس لئے ہوا کہ وہ قول پورا ہو جو ان کی شریعت میں لکھا ہے۔ کہ انہوں نے مجھ سے مفت عداوت کی۔ لیکن جب وہ مددگار (فارقلیط احمدؐ) آئے گا۔ جسکو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا۔ یعنی سچائی کا روح جو باپ کی طرف سے نکلتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا اور تم بھی گواہ ہو۔ کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو (انجیل یوحنا باب ۱۵ آیات ۲۴ سے ۲۷ تک)

(د) انجیل یوحنا۔ باب ۱۶۔ آیات ۷ سے ۱۴ تک مطبوعہ سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۰۷ پر ہے۔

لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار (فارقلیط۔ احمدؐ) تمہارے پاس نہ آئیگا۔ لیکن اگر جاؤنگا تو اسے تمہارے پاس بھیجدونگا۔ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔ گناہ کے بارے میں اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ راستبازی کے بارے میں اس لئے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے۔ عدالت کے بارے میں اس لئے کہ دنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی

ہیں۔ مگر اب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ (احمد) یعنی سچائی کا روح آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہیں کہیگا۔ لیکن جو کچھ سنیگا وہی کہیگا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔

تفسیری نوٹ:۔ عیسائی اناجیل ہمیشہ تحریف کرتے رہتے ہیں اور مسلمان جو اعتراض کرتے ہیں۔ اور جو بشارت احمدیہ انکو دکھلاتے ہیں۔ یہ جھٹ بدل دیتے ہیں۔ جس قدر اناجیل آجتک چھپ چکی ہیں۔ وہ ایک دوسری کیساتھ نہیں ملتیں۔ عبارت میں بہت تغیر و تبدل ہے جو سنہ ۱۹۰۰ء میں انجیل مقدس چھپی ہے وہ سنہ ۱۸۹۳ء سے سنہ ۱۹۰۴ء تک تصحیح کر کے اب سولہویں بار چھپوائی گئی ہے۔ یہ تو عیسائیوں کی صداقت انجیل کا حال ہے۔ فارقلیط کا لفظ اڑا کر مددگار بنا دیا گیا ہے سر ولیم میور تسلیم کرتی ہیں کہ لفظ پیری کلیوطاس (احمد) صحیح ہے پھر تو یہ بشارت صاف اور کھلی ہے۔ کہ جناب مسیح علیہ السلام کی تصدیق سرور عالم صلعم نے فرمائی یہودیوں کی تہمت اور بیجا گستاخانہ الزامات سے انکو بری کیا۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ حضور سرور عالم کی شان میں فرمایا گیا۔ اور نزلہ روح القدس من ربک بالحق۔ آپ کی عزت میں اتری۔ آپ نے مسیح علیہ السلام کی عظمت جلالت کو قائم رکھا اور انکے منکروں پر سزا کا حکم جاری فرمایا۔ ان پر تہمت لگانیوالوں کو کافر قرار دیا۔ اور انکی دوبارہ جاہ و جلال کے ساتھ آمد کی تصدیق فرمائی اور حضور انور سیدنا محمد رسول اللہ صلعم ہی سردار دو جہان کہلائے۔ وہی دنیا کے سردار اور خاتم النبیین ہیں۔

الغرض توریت۔ زبور۔ انجیل میں بشارات احمدیہ موجود ہیں اگر عیسائیوں اور یہودیوں کی متعصب آنکھ نہ دیکھے۔ تو اس کا کیا علاج ہے۔ علاوہ اس کے ثبوت نبوت محمدیہ صلعم کے اور کئی دلائل ہیں۔

اول۔ جو کمالات اور اوصاف فرداً فرداً انبیا و مرسلین۔ رشی منی۔ اوتاروں میں موجود تھے۔ وہ سب کے سب جامع طور ہمارے آقائے نامدار اور رسولوں کے سردار میں پائے جاتے ہیں۔ عیسائی اور یہودی۔ ہندو و آریہ اور بدھ مذہب کے پیرو جس معیار و شرائط سے اپنے اپنے نبیوں۔ ریفارمروں اور اوتاروں کو پرکھیں گے ہم تمام معیار و شرائط نبوت محمدیہ

صلعم میں ثابت کر دینگے۔

دوم۔ حضور انور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاک و مقدس زندگی آپکے طرز معاشرت و تمدن عبادت و ریاضت آسوہ حسنہ۔ آپ کا توحیدی مشن۔ استقلال و استقامت۔ نبوت کے واسطے کافی ثبوت ہیں۔ آپنے تن تنہا یتیمی و بیکسی کی حالت میں دعوئے رسالت کیا اور ہزاروں رکاوٹیں و مخالفتیں مصائبات و تکالیف میں اس کو اخیر تک نبھادیا اور باوجودیکہ آپ کو زر و مال و دولت۔ ملک۔ حسین و خوبصورت عورتوں کے پیشکش ہونے کے بھی اپنا مشن جاری رکھا۔ اور دنیاوی جاہ و جلال و لالچ و حکومت پر لات ماردی اور فرمایا کہ اگر تمام دنیا کا مال و دولت مجھ کو دیا جائے آفتاب دہنے ہاتھ میں اور مہتاب بائیں ہاتھ میں رکھا جائے تو بھی اشاعت توحید الٰہی سے منہ نہ موڑوں گا۔

زمانۂ جاہلیت

حضور انور صلعم نے عرب کے وحشی لوگوں میں نشو و نما پائی۔ انہیں میں رہیے۔ باوجود انکی اخلاق ذمیمہ و افعال ناپسندیدہ کے آپ تمام اخلاق حسنہ۔ علم۔ عفت۔ حلم۔ تواضع۔ جود و سخاوت۔ حیاو شجاعت۔ کرم۔ مروت۔ صدق۔ امانت۔ زہد تقویٰ دیانت میں موصوف ہوئے اور قبل نبوت بھی صادق و امین کہلائے تو یہ عطیۂ خداداد و نعمت الٰہی نہیں تو اور کیا ہے۔

ا۔ حضور انور سرور عالم صلعم سے پیشتر کا زمانہ عرب میں ایام و زمانۂ جاہلیت و کہلاتا ہے کیونکہ بعثت نبوت سے پیشتر عرب تو کیا تمام دنیا میں جہالت۔ بطالت۔ شرک و ظلم کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ یورپ میں غلامی کا عام رواج تھا فسق و فجور کا بازار گرم۔ تمام دین و دنیاوی اختیارات پوپ اعظم کے ہاتھ میں تھے۔ وہ معبود خالق بنے ہوئے تھے۔ ایشیا۔ ایران و ہند میں بت پرستی۔ شرک۔ دختر کشی۔ آتش پرستی اور زناکاری کا بازار گرم تھا۔ مندروں و شوالوں میں عورتوں کی ننگی تصویریں نظر آتی تھیں۔ مخلوق پرستی و عناصر پرستی۔ دیوی۔ دیوتا پرستی۔ درخت پرستی غرض تینتیس کروڑ دیوتا کی پوجا ہو رہی تھی۔ ہند میں اب تک گائے کا پیشاب اور گوبر بھی پوتر۔ پاک گنا جاتا ہے۔ اور گنگو کو ماتا کہہ کر پوجا جاتا ہے۔ عرب کے اعراب کا فحش۔ شعر و شاعری۔ بت پرستی و اوہام پرستی۔ زنا۔ جوابازی۔ تیروں پر فال بازی۔ قمار بازی۔ سود خوری۔ لڑکیوں کو خرید کر لونڈی بنانا۔ نچوانا۔ گانا سکھانا۔ انکے خرچے کھانا۔ رہزنی قتل۔ غارت گری اور خونریزی کرنا۔ باہمی جنگ و جدل کرنا ایک عام مشغلہ تھا۔

۲۔ مردہ کی قبر پر اس کے اونٹ کو باندھ دیتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ غریب جانور بھوک و پیاس سے ہلاک ہو جاتا۔ قحط سالی میں گائے کی دم میں گھاس و کانٹے باندھ کر اس کو آگ لگا کر پہاڑوں میں چھوڑ دیتے تھے تاکہ بارش ہو یہ مینہ برسانے کیواسطے انکا ٹوٹکہ تھا۔

۳۔ عورتیں شرم و ننگ و ناموس خاندان کیواسطے وودھیلی اونٹنی۔ گائے بھیڑ بکری کا دودھ نہیں دوہتی تھیں۔

(۴) خانہ کعبہ کے اندر تین سو ساٹھ بت تھے اور پیغمبروں کی تصاویر دیواروں پر تھیں۔ یہ لوگ برہنہ ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرتے تھے۔ ہر ایک قبیلہ کا جدا جدا بت تھا۔ بت پرستی عام تھی اور ان بتوں پر ہر قسم کی قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ سفر کی آمد و رفت کیوقت انکو چومتے تھے۔ لاتؔ۔ مناتؔ۔ ودؔ۔ سواعؔ۔ یغوقؔ۔ ہبلؔ۔ عزیٰؔ۔ یعوقؔ۔ اسافؔ۔ نائلہؔ۔ ان بتوں کے نام تھے۔

۵۔ فاسق۔ زندیق۔ صابی۔ مشرک۔ یہودی۔ عیسائی۔ دہریہ۔ آتش پرست سب قوم کے لوگ تھے۔

۶۔ عورتوں پر سخت ظلم ہوتا تھا۔ بات بات میں ظہار تھا۔ انکے حقوق سلب کئے جاتے تھے۔ شوہر کے مرنے کے بعد سوتیلا بیٹا اس پر چادر ڈال دیتا تھا۔ ایام حیض میں عورت گھر سے علیحدہ رہتی اور نجس شمار ہوتی۔ لڑکیاں زندہ دفن کی جاتی تھیں۔ کیونکہ وہ خاندان کے واسطے باعث شرم و ننگ تھیں۔

۷۔ جاہل عرب۔ بت پرست۔ ملحد۔ قاطع الرحم۔ اللہ کے ذکر سے اعتراض کرنے والے۔ ٹوٹکے۔ شگون لینے والے ستاروں اور پتھروں کو پوجنے والے تھے۔ گوہ۔ بچھو سانپ اور مردہ جانوروں کو کھاتے تھے۔ قحط و خشک سالی میں اونٹوں کو زخمی کر کے انکا خون پیا کرتے تھے۔ ان کی عمدہ غذاؤں میں سے اونٹ کا گوشت تھا اور بڑی عزت انکی اس میں تھی۔ کہ وہ ملوک آل منذر۔ آل بنو جعفر کے پاس سفیر ہو کر جاتے تھے۔ بدکاری سے نفرت نہ تھی۔ شراب نوشی اور عرقیات منشی پینے کا از شوق تھا۔

کواری اور بیاہی عورتیں زنا کو فخر سمجھتی تھیں اور نیوگ کی رسم بعض قبائل میں جاری تھی۔ یتیم بچوں کا مال کھا لینے میں ذرا بھی تامل نہ کرتے تھے۔ حق ہمسائے کی کوئی چیز ہی نہ تھا۔ آخرت کو نہ جانتے تھے۔ مرنا جینا صرف اسی دنیا کیواسطے جانتے تھے۔ باوجود

ایں جہالت کے خاندان کے نسب نامے اور شجرے یاد رکھتے۔ خوابوں کی تعبیر کرنے اور راہٹ کا من کہلاتے۔ تمام قوم میں آزادانہ گذارہ کرتی تھیں۔ خانہ بدوش تھیں تاجر اور فصیح اللسان بھی تھیں۔ شعر و سخن کا چرچا عام تھا۔ اکثر مشاعرہ میں ابیات و اشعار عشقیہ بیان کئے جاتے۔

۸۔ عرب میں بعض قبیلے ایسے بھی تھے جن میں تہذیب و تمدن و معاشرت اور قبائل کی نسبت زیادہ تھے اور ان میں شرافت و نجابت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ فسق و فجور و دیگر افعال جاہلیت ہرگز نہ تھی۔ مہمان نوازی۔ فیاضی۔ عدہ وفائی۔ تیز فہمی۔ طبیعت کی غواصی۔ شہسواری۔ بہادری۔ مروت۔ خداپرستی۔ احسان۔ شجاعت میں مشہور تھے۔ اور وہ سردار قوم شمار ہوتی ہے ان قبائل سے بنو ہاشم زیادہ ممتاز تھے۔

جناب ہاشم بن عبد مناف

قریش میں بہت مالدار اور ذی وجاہت و با اثر تھے۔ فیاض۔ رحمدل۔ تاجر۔ شجاع و سخی تھے اور وہ مکہ معظمہ کے حاکم و سردار تھے سنہ ۵۱۰ء کو ہاشم نے انتقال فرمایا اور انکی جگہ انکے بیٹے حضرت عبد المطلب کو اپنے چچا مطلب کے بعد جگہ ملی اور قریب ساٹھ سال تک مکہ پر حکومت کرتے رہے اور قریش کے دس بڑے قبیلوں کے سردار جو شیوخ کہلاتے تھے وہ سب انکی حکومت میں ممد و معاون رہے۔ حضرت عبد المطلب کے زمانہ میں ابرہہ حاکم یمن نے ساتھیوں کا لشکر اور بیشمار فوج لے کر مکہ پر چڑھائی کی تاکہ معاذ اللہ خانہ کعبہ کو گرا کر برباد کرے اور قریش کو قتل کر ڈالے اور مکہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر قیام کر کے اسود بن مقصود کی ماتحتی میں ایک دستہ سواروں کا روانہ کیا کہ اونٹ اور آدمی بیکار پکڑ لائے۔ پس اسود اہل مکہ کے کچھ مویشی اور حضرت عبد المطلب کے دو سو اونٹ پکڑ لا حضرت عبد المطلب چند روسائے قریش کو ساتھ لیکر ابرہہ کے پاس گئے۔ ابرہہ بڑے تپاک سے پیش آیا۔ تخت سے اتر کر انکے ساتھ فرش پر بیٹھا۔ اثنائے کلام میں جناب عبد المطلب نے اپنے اونٹوں کی رہائی کی سفارش کی۔ ابرھہ نے متعجب ہو کر کہا۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ کعبہ کے بارے میں تم نے مجھ سے کچھ التجا نہ کی یہ تو تمہارے آباو اجداد کا مذہبی مکان ہے اور اونٹوں کا سوال کیا۔ جناب عبد المطلب نے جواب دیا۔ میں اونٹوں کا مالک ہوں۔ اونٹوں کو مانگتا ہوں۔ اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے وہ غالباً

روکیگا۔ ابرہہ نے یہ سنکر تھوڑی دیر تک سکوت کیا اور بلا تامل جناب عبدالمطلب کے اونٹ واپس کردیئے۔

جب جناب عبدالمطلب گھر آئے تو تمام قریش کو پہاڑ پر روانہ کردیا اور خود وقت روانگی خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور گڑگڑا کر دعائیں مانگیں ؎

اللھم لا ارجو الھم لسواء کا ۔۔۔ یارب فامنع عنھم حماء کا
ان عدوا لبیت من عادا کا ۔۔۔ فامنعھم ان یخزبو قرا کا

یہ اشعار فرما کر پہاڑ پر چلے گئے۔ ابرھہ بادشاہ ہاتھیوں کا لشکر لے کر خانہ کعبہ گرانے کو مکہ معظمہ کی طرف بڑھا۔ اللہ جلشانہ نے ابابیل پرندوں کا ایک جھنڈ دریا سے بھیجا جو انپر کنکریاں برسانے لگا جسپر وہ کنکر پڑجاتا وہیں رہ جاتا مقام حجر میں انکے جسم میں چیچک کے سے دانے بھی نکل آئے جس سے وہ ہلاک ہوئے ابرہہ بادشاہ کے بھی اسی مرض سے اعضاء کٹ کٹ کر گر گئے اور جو ہاتھی محمود نامی آگے بڑھایا تھا وہ پیچھے کو ہٹتا تھا آخر تمام ہاتھی کنکریوں اور چیچک سے مر گئے۔ تب اللہ جلشانہ نے ایک سیلاب بھیجا جو ان سب کو دریا میں بہالے گیا۔

نوٹ:۔ محمود نامی ہاتھی نے تو خانہ کعبہ کو نہ گرایا۔ مگر خلیفہ صاحب محمود ثانی نے دعوے اسلام کرکے اسلام کی بنیاد کو اکھیڑ ڈالا۔ حیوان اور انسان میں فرق خود کرلو۔

چونکہ ہاتھی کو عربوں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس لئے اس سال کا نام عام الفیل رکھا گیا۔ جسکا تذکرہ قرآن شریف میں اس طرح ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ الم ترکیف فعل ربک باصحٰب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل وارسل علیھم طیرًا ابابیل۔ ترمیھم بحجارۃٍ من سجیل فجعلھم کعصف ماکول اے پیغمبر کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی۔ کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والے کیساتھ کیا برتاؤ کیا۔ کیا اس نے انکے تمام داؤ غلط نہیں کردیئے۔ اور انپر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو انپر کنکر کی پتھریاں اوپر سے پھینکتے تھے۔ یہانتک کہ انکو کھائے ہوئے خوید (بھوسہ) کی طرح تباہ کر دیا۔

ولادت باسعادت

پس حضرت عبدالمطلب جیسے موحد و پابند ملت ابراہیمی حاکم و سردار مکہ معظمہ۔ شجاع و فیاض و سخی کے

چھوٹے فرزند حضرت عبداللہ کے ہاں، جناب سیدنا محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلعم ۱۲ ربقول
۱۷ ماہ ربیع الاول عام الفیل ۴۱ سنہ جلوس نوشیروان عادل مطابق ۲۹۔ اگست ۵۷۰ء
کو یوم جمعہ بوقت صبح صادق شعب ابوطالب میں اس دار دنیا میں تشریف لائے۔ صلے اللہ علیہ
وآلہ۔ اور ایک نور ظہور ہوا جس کے اطراف کے ملک روشن ہوگئے جھیل ساوہ جس کی
پرستش ہوتی تھی خشک ہوگئی۔ خشک وادی سماوہ ملک شام میں پانی جاری ہوگیا۔ دجلہ
طغیانی میں آیا۔ کسریٰ کے ایوان میں ایسا زلزلہ آیا کہ ۱۴ کنگرے اس کے گر پڑے اور طاق
کسریٰ بیچ میں دو ہوگیا۔ آتشکدے بجھ گئے۔ سطیح کاہن جس کی عمر نو سو سال کی تھی۔ بدن
میں جوڑ کی ہڈیاں نہ تھیں۔ سر و گردن نہ تھی۔ منہ سینہ میں تھا۔ جابیہ میں رہتا تھا۔ گٹھڑی
باندھ کر اٹھاتے تھے وہ غیب کی خبریں بیان کرتا تھا۔ عجیب الخلقت انسان اوندھا ہو کر
غیب کی باتیں سنایا کرتا تھا۔ انتقال کر گیا۔ تمام دنیا کے بت سرنگوں ہوگئے شیطان
اور اس کی اولاد کا آسمان پر جانا بند ہوگیا (تاریخ الاسلام ص ۳۱)

خداوند کریم نے جناب سرور عالم نبی مکرم سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کو چالیس سال
کی عمر میں تاج نبوت و رسالت دیکر تاریکی و ظلمت شرک و ظلم جہالت کو دور کرنے کے لئے
حضور انور صلعم کو سراج منیر بنا کر بھیجا۔ قولہ تعالیٰ۔ ھو الذی بعث فی الامیین
رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان
کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ (سورۃ جمعہ) وہ خدا ہی تو ہے جسنے عرب کے جاہلوں
میں ان ہی میں سے (حضرت محمدؐ) کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ کہ وہ انکو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر
سنائے اور انکو کفر و شرک کی گندگی سے پاک صاف کرتے اور انکو کتاب الٰہی اور عقل کی
باتیں سکھاتے ہیں۔ ورنہ اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔ وہ عرب
کے بدو جو فاسق و فاجر۔ زانی۔ شرابی اور بت پرست اکھڑ اجہل و مشرک و وحشی تھے۔
اور ہر وقت اونٹ کی مہار پکڑے رہتے تھے۔ یہ برکت و فیض نبی مکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
عابد و زاہد متقی پرہیزگار۔ عالم۔ متدین۔ موحد۔ خالص و مومن ہوکر مہذب بنگئے اور اونٹ
کی مہار چھوڑ کر سلطنت و حکومت کی ایسی باگ پکڑلی۔ کہ تمام یورپ۔ ایشیا و دیگر قوموں
کو مہذب بنا دیا ؎

چمکا ہے جب جہاں میں ستارا محمدی — لاکھوں ہوئے یہود و نصاریٰ محمدی

جناب سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اشاعت دین اسلام کے واسطے تیرہ سال برابر مکہ معظمہ میں رہے اور ہزار ہا قسم کی تکالیف و مصائب اعلاءِ کلمۃ اللہ کیواسطے اٹھائیں آخر کفار و مشرکین کے جور و ستم سے تنگ آکر تیرہویں سال نبوت سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں دس سال برابر دین اسلام پھیلاتے رہے اور کفار و مشرکین سے کئی جنگ و غزوات لڑے اور کل حجاز عرب کو مسلمان کرکے خم غدیر میں اپنے ابن عم۔ اپنے وزیر اپنے داماد اپنے عزیز از جان امیرالمومنین سیدنا علی المرتضےٰ علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین و وارثِ دین اسلام مقرر فرماکر اس دنیا سے کوچ فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اللھم صل علے سیدنا محمد و آلِ سیدنا محمد و بارک وسلم

سوم ختم نبوت

کل کمالات و اوصافِ جمیلہ و اخلاق حسنہ و درجات عالیہ و عنایات الٰہیہ و اسوہ حسنہ جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں تھیں۔ وہ سب کے سب جامع طور حضور انور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عطا کی گئیں اور حضور انور مظہر اتم الوہیت اور خاتم النبیین قرار پائی کیونکہ انسانی کمالات کا خاتمہ آپ پر ہو چکا اور آپ سے کل ادیان کی تکمیل ہوئی اور تمام نعمہائے الٰہیہ ختم کردی گئیں ؎

حسن یوسف دمِ عیسےٰ یدِ بیضا داری   آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کرکے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی چیز کا خاتمہ اس کی علت غائی کے اختتام پر ہوتا ہے۔ جیسے کتاب کہ جب کل مطالب بیان ہوجاتے ہیں۔ تو اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اسی طرح پر رسالت اور نبوت کی علت غائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ختم ہوئی اور یہی ختم نبوت کے معنی ہیں۔ کیونکہ یہ سلسلہ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے چلا آیا ہے وہ اس کامل انسان سرورِ دو جہاں صلعم پر آ کر ختم ہو گیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے جو کمالات سلسلہ نبوت میں رکھے تھے وہ مجموعی طور پر ہادی کامل پر ختم ہو لئے۔ اور دنیا میں جو غرض انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی بعثت سے تھی۔ وہ سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مقدس ذات سے پوری ہوگئی تمام نبیوں و رسولوں کے صحیفوں اور کتب الٰہیہ کا خلاصہ قرآن شریف میں درج کیا گیا۔ اور دنیا میں ل

تار۔ جہازرانی کے ذریعہ ایک دوسری سے ملگئی۔ اس لئے یہ مکمل کتاب قرآن شریف تمام دنیا کے واسطے کافی ہوا۔ اور دین کی اس سے تکمیل ہوئی۔ اب کسی نبی و رسول کی آنے کی ضرورت نہیں۔ سرچشمہ ہدایت سیدنا محمد رسول اللہ صلعم سے فیض جاری ہے ؎

ہین کتضبیہ العلامہ خاتم الرسل الکرام

(ب) اور تمام کتابیں اور تمام نبوتیں جو پہلے گذر چکیں۔ انکی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی۔ کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کی سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اس کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی سچائی آئیگی اور نہ اس کے پہلے ایسی کوئی سچائی تھی۔ جو اس میں موجود نہیں۔ اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے آغاز ہے اس کے لئے انجام بھی ہے (الوصیت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی صہ۱)

ان ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیئ علیما (الجزو ۲۲۔ احزاب صہ۶۷۶) لوگو تمہارے مردوں میں سے محمد کسی کا باپ نہیں (تو زید کے کیوں ہوں) اور وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور ختموں کے مہروں کی طرح سب پیغمبروں کے آخر میں ہیں اور اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کے حال سے واقف ہے۔ خداوند کریم نے جناب سرور صلعم کے صلبی فرزند حضرت ابراہیم۔ طیب۔ طاہر و قاسم کو اس جہاں سے اٹھالیا کیونکہ سلسلہ نبوت ختم ہوگیا تھا۔ ورنہ وہ سنت اللہ کے موافق نبی ہوتے۔ ہاں فیضان نبوت باقی ہے کہ اتباع رسول مقبول سے انسان کامل انسان ہوسکتا ہے اور یہ فیضان قیامت تک جاری ہے کہ سب سے اول خلیفہ رسول مقبول جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام سے شروع ہوکر آخیر قیامت تک سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام پر ختم ہوگا اور ان آئمہ اطہار کے فیض و برکت سے تمام امت محمدیہ فیضیاب ہوتی رہی اور ان نورانی چشموں سے سیراب ہوتی رہی۔ خلیفہ دوئم ہمیشہ لولا علی لھلک عمر فرماتے تھے اور حضرت نعمان بن ثابت کوفی نے اعتراف کیا کہ لولا السنتان لھلک النعمان۔ اگر نعمان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی صحبت نہ گذارتا تو ہلاک ہو جاتا۔ تمام اولیا اکرام و صوفیائے عظام کے سلسلے حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام تک ختم ہوتے ہیں۔ امت محمدیہ کی یہ سب سے زیادہ عالم زیادہ قاضی، زیادہ عابد۔ زاہد اور عارف و امام و پیشوا ہیں۔ یہ حقیقی وارث نبوت رہبر شریعت ہیں اور جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا بھی اعتراف

ہے کہ انہوں نے فیضانِ علم جناب علی المرتضےٰ شیرِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل کیا ہے

۱۔ ۷، ۸ دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اور رویا دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مَیں حضرت علی کرم اللہ وجہٗ بنگیا ہوں، یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں اور رسول اللہ میرے پاس ہیں۔ جو مجھے یا علیؑ کے نام سے بلاتے ہیں (آئینہ کمالات اسلام صہ ۲۱۸)

۲۔ نماز مغرب کے بعد غنیت میں جناب پیغمبر خدا صلعم حضرت علیؓ و حسنینؓ و فاطمہؓ سامنے آگئے بعد اس کے مجھے تفسیر قرآن دیگئی، جس کو حضرت علیؓ نے تالیف کیا ہے (براہین احمدیہ صہ ۵۰۳)

۳۔ رہِ مولیٰ کہ گم کردند مردم۔ بجو از آلؑ و اعوان محمدؐ (حقیقۃ الوحی صہ ۲۹۳)

۴۔ جنکے (جناب علیؓ) کے ایمان کو آسمان کے فرشتے بھی تعجب کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور جنکی صافی عرفان میں سے اس قدر علوم و انوار و برکات و شجاعت و استقامت کے چشمے نکلے تھے۔ کہ جنکا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں (ازالہ اوہام حصہ اول کلاں حاشیہ صہ ۵۳)

۵۔ میں نے جناب علی علیہ السلام کو خواب میں نہیں، بلکہ بیداری میں دیکھا کہ انہوں نے مجھے کتاب اللہ کی تفسیر عطا کی، مَیں نے شکریہ ادا کیا (سر الخلافہ صہ ۳۴۔ سطر ۱۴) جب جناب علی المرتضےٰ استاد و مرشد حضرت مرزا صاحب قادیانی تھے تو ہم جناب علی المرتضےٰ کو چھوڑ کر مرزا صاحب کو کس طرح مرشد، مہدی و مسیح و نبی اللہ مان لیں جبکہ انکے مرشد و استاد نے خود نبوت کا دعوےٰ نہ کیا اور نہ ہی ختم نبوت کو جاری رکھا۔

تفسیر قادیانی۔ آنحضرت صلعم نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا۔ کہ فی الحقیقت ہمارے نبی صلعم پر نبوت ختم ہو چکی ہے (حاشیہ کتاب البریہ صہ ۱۸۴)

۲۔ قرآن شریف جیسا کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرت صلعم پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہیں (تحفہ گولڑویہ صہ ۸۵)

۳۔ نبوت تامہ کاملہ تمام کمالاتِ وحی کی جامعہ ہمارا ایمان ہے اس روز سے ختم ہو چکی جب یہ آیت اتری ما کان محمد ابا احد (توضیح مرام صہ ۱)

۴۔ غرض قرآن شریف میں خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کا نام خاتم النبین رکھ کر اور حدیث

میں خود آنحضرت صلعم نے لا نبی بعدی ۔ فرما کر اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلعم کے بعد نہیں آسکتا (حاشیہ کتاب البریہ صد ۱۸۵ ۔ توضیح مرام صد ۹ ۔ ایام صلح صد ۴۷ ۔ حمامۃ البشریٰ صد ۲۰ ۔ ۸۱ و سراج منیر صد ۲ و ۳ ۔ کتب مرزا صاحب قادیانی)

خاتم النبوۃ

پر نباض دہر حجۃ الاسلام صدر المفسرین سرکار علامہ حائری قبلہ مجتہد العصر دامت برکاتہ نے نہایت قابل دید و معرکۃ الآراء لاجواب تقریر کی ہے ہم اس کو کتاب عین الیقین مطبوعہ شوکت الاسلام پریس مصنفہ علامہ السید فیض حسین صاحب حیدر آباد دکن صد ۱۹۶ سے بعینہ اس جگہ نقل کرتے ہیں جس سے بہتر کوئی تقریر اس موضوع خاتم النبوۃ پر نہیں ہو سکتی ۔ قولہ ۔ اور عمدۃ المفسرین زبدۃ المتکلمین جناب علامہ سید علی الحائری صاحب دام ظلہ العالی نے اپنے بعض مصنفات (مراد فلسفۃ الاسلام وغیرہ ہے) میں خاتم النبین کے متعلق ایک عمدہ بحث کی ہے جس کا اقتباس افادہ مومنین کے لئے یہاں لکھا جاتا ہے ۔ وھو ھذا ۔

"دنیا میں بعثت انبیاء کی ضرورت یہ ہے کہ وہ منجانب اللہ ہدایت پا کر بندگان خدا کو پہنچائیں اور یہ ہدایت جیسا کہ دنیا کی مختلف اقوام کی ضرورت تقاضا کرتی تھی ۔ ہر قوم کی حالت اور ہر زمانے کی ضرورت کے موافق نازل ہوتی رہی ۔ مگر جامع طور پر کسی پیغمبر پر اس کا نزول نہ ہوا ۔ اور معلوم ہے کہ جب تک ہدایت جامع کامل نہ ہو ۔ انبیاء کی آمد کا سلسلہ جاری رہنا ضروری ہے اور بعد تکمیل ہدایت عبث اور بے فائدہ ۔ پس خاتم النبین یعنی آخری نبی ہونے کا دعوے اسی کو سزاوار ہے جو تکمیل ہدایت کرے اور شریعت کے ایسے جامع اصول بیان فرما دے کہ انکے بعد اور اصول کی ضرورت نہ ہو ۔ اور دنیا کی ہر قوم ہمیشہ کے لئے اس سے فائدہ اٹھا سکے جناب مسیح معترف ہیں کہ انسے ہدایت جامعہ کی تکمیل نہیں ہوسکی ۔ اس کیساتھ اپنے اس عظیم الشان ضرورت کو بھی بیان فرما دیا کہ جب روح حق آئے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائے گی ۔ اور پھر ارشاد کیا کہ ابھی ایک کی ضرورت ہے جو سچائی اور ہدایت کی تکمیل کرے ۔ اب دیکھو کہ جب وہ روح حق آئی تو اس نے پکار کر کہہ دیا جاء الحق ۔ یعنی وہ روح حق آگئی ۔ جس کی دنیا کو ضرورت تھی ۔ جس کے بغیر انسان کی پیدائش عبث ٹھیرتی ہے ۔ کیونکہ انسان اپنے اعلےٰ سے اعلےٰ کمال کو نہ پا سکتا ۔ اور اس روح حق نے جیسا کہ چاہیے تھا ۔ اپنا پیغام پورے طور پر دنیا کو پہنچا دیا ۔ اور ایسے شرائع جامعہ اور احکام کاملہ کی تبلیغ کی کہ تمام قوموں

کے حالات اور تمام زمانوں کے لحاظ سے وہ حقیقی طور پر مکمل اور کافی ہیں۔ اب قیامت تک نہ انکی تنسیخ ہوسکتی ہے نہ ترمیم۔ پس ایسے پیغمبر کے بعد کسی اور نبی کے آنے کی ضرورت کہاں باقی رہی جو حضرات چاہتے ہیں کہ قادیانی رسول کو شریک فی النبوۃ قرار دے کر ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی ختم نبوت کو توڑ دیا جائے۔

یاد رہے کہ ایک چیز جب تک اپنے حقیقی کمال کو نہ پہنچے وہ من جمیع الوجوہ کامل نہیں اور ایک چیز جب کمال کو پہنچ جائے۔ مگر اس میں پھر نقص پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو پھر وہ کمال کی محتاج ہوگی۔ اس لئے جب تک یہ دونوں صورتیں جمع نہ ہوں ختم نبوۃ کا منشا پورا نہیں ہو سکتا۔ مگر وہ خدا جس نے شروع سے حضور ختمی نبوت کے ذریعہ سے نبوت کو اسکے کمال تک پہنچانے کا ارادہ فرمایا تھا۔ اور پھر اس کمال کو قائم رکھنا چاہا تھا۔ تاکہ اس کامل انسان کے بعد سب اسی کی شاگردی میں زانو تہہ کریں۔ اس نے نہ چاہا کہ ایک پہلو سے ختم نبوت کر کے دوسرے پہلو کو یوں ہی چھوڑ دے۔ اور نبوت کی ضرورت جیسی کہ ویسی باقی رہے بلکہ اس نے ختم نبوت کو خوب پختہ کیا۔ اور اس میں کسی قسم کے نقصان کا احتمال باقی نہ چھوڑا۔ جب ہر طرح سے اس کی تکمیل فرمادی تو پھر اس کے سلسلہ کو بند کر دیا۔ اس امر سے کسی کو انکار نہیں کہ قرآن مجید نے جملہ ضروریات کے اصول کو پورا کر دیا۔ اس کا ایک ایک لفظ ہدایت ہے۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین۔ اس نے ہر پہلو سے تزکیہ نفس تصفیہ قلب اور تکمیل روح فرمادی ہے۔ اس لئے آئندہ نہ ضرورت کسی اور نبی کی ہے اور نہ کسی کتاب کی۔

یہ سچ ہے کہ لفظ خاتم کے معنے مُہر کے بھی ہیں اور خاتمہ کے بھی اس لئے اسکی دوسری قرأت خاتِم بھی آئی ہے جس سے غرض بھی ہے کہ تمام انبیاء اور انکے کام بند کر دیئے گئے اور معلوم ہے کہ مہر ہر چیز کے آخر میں ہوتی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ چیز موثق بھی ہے اور آخر بھی ہوگئی ہے اب سب کام قیامت تک آپ ہی کے افاضہ کمال سے ہوا کرینگے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی پر حکمت کلام نے ایک ایسا عجیب اور جامع لفظ اختیار کیا۔ جس میں دونوں امر مضمر ہیں۔ آپ تمام نبیوں کے خاتم ہیں یعنے انکی تصدیق کرنیوالے اور انکی تعداد کی زیادتی اور انکے کاموں کو بند کرنے والے۔ یعنے اب جو کام ہدایت کا ہوگا۔ وہ ہمیشہ آپکے افاضہ کمال سے ہوتا رہے گا۔ اور آپ انبیاء کے خاتم ہیں۔ یعنے آپکے زمانہ میں

اور آپکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔ اسی بناء پر حضور ختمی نبوت فداہ امی وابی نے
ارشاد فرمایا۔ یا علی انت منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ اس
جملہ لا نبی بعدی کے کہنے کی اس لئے ضرورت ہوئی کہ موسیٰ وہارون میں نسبت اور نسبتوں
کے سوا ایک یہ بھی تھی۔ کہ نبی تو دونوں تھے۔ مگر موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت تھے۔ اور
ہارون غیر صاحب شریعت اور تابع موسےٰ۔ اب غور کا مقام ہے کہ آنحضرت صلعم جناب امیر
علیہ السلام کا اپنی نسبت وہی مرتبہ قائم کرتے ہیں۔ جو ہارون کا موسیٰ کیساتھ تھا۔ مگر ایک
استثناء فرماتے ہیں۔ اگر یہ استثناء نہ ہوتا تو جس طرح حضرت موسیٰ کیساتھ ہارون غیر
صاحب شریعت پیغمبر تھے۔ اسی طرح آنحضرت کیساتھ جناب امیر غیر صاحب شریعت پیغمبر
ہوتے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ حضرت امیر علیہ السلام بھی ایک غیر تشریعی نبی ہوں۔ مگر جملہ الا
انہ لا نبی بعدی نے آنحضرت صلعم کے زمانے میں اور آپکے بعد نبوت غیر تشریعی کے
بھی امکان کو دور کر دیا۔ کیونکہ اگر یہ نہ مانیں تو حدیث بے معنے ٹھہرتی ہے۔ پس اس استثناء
نے قیامت تک آنیوالی نسلوں کے لئے قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ حضور خاتم الانبیاء صلعم کے بعد
تشریعی اور غیر تشریعی کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ اسی لئے خود حضور لامع النور نے قطعی
طور پر فرما دیا ہے۔ وانہ سیکون فی امتی ثلثون کذابا کلھم یزعم انہ نبی وانا
خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ یعنے میری امت میں تیس کذاب ہونگے۔ جن میں سے
ہر ایک کا یہ دعوے ہوگا۔ کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں تمام پیغمبروں کا ختم کرنیوالا ہوں۔ کہ میرے
بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ انتہیٰ بلفظہ۔

۱۔ **شہید کل**۔ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علیٰ ھؤلا
شھیدا۔ یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لو تسوی بھم الارض۔ ولا
یکتمون اللہ حدیثا (پ۵ النساء ع ٦) پھر اس وقت کیا حال ہوگا۔ جب ہم ہر امت پر
ایک گواہ بنا کر لائیں گے اور تجھ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ اس دن جن لوگوں
نے کفر کیا اور پیغمبر کی نافرمانی کی وہ آرزو کرینگے۔ کاش وہ زمین میں سما جائیں اور زمین انپر
برابر ہو جائے۔ اور اللہ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے۔ انکے ہاتھ پاؤں گواہی دینگے
بولو مرزائیو جناب سرور عالم صلعم تو تمام مخلوق کے قیامت کو شہید کل ہونگے۔ تو تمہارے
پنجابی نبی قادیانی کہاں جائیں گے۔ کیا وہ مخلوق میں داخل ہیں یا نہیں۔

۲- ویوم نبعث فی کل امۃ شہیداً علیہم من انفسہم وجئنا بک شہیداً علےٰ ھؤلاء (پ۱۴ النحل ع ۱۲) اور وہ دن یاد کر جسدن ہم ہر امت میں انہی میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے۔ اور تجھ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

۳- رسول کل۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً الذی لہ ملک السموات والارض لا الہ الا ھو یحیی ویمیت۔ فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللہ وکلمتہ واتبعوہ لعلکم تہتدون پ۹ الاعراف ۲۰) اے پیغمبر کہدے۔ میں تم سب لوگوں کی طرف عرب ہوں یا عجم اللہ تعالےٰ کا بھیجا ہوا ہوں جسکی آسمان اور زمین سب جگہ بادشاہت ہے۔ اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے۔ تو لوگو اللہ پر اور اس کے ان پڑھ پیغمبر پر جو اللہ تعالےٰ اور اس کی کلاموں پر یقین رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو۔ تاکہ تم راہ پاؤ۔

نوٹ۔ سابقہ نبی و رسول علیحدہ علیحدہ متفرق طور اپنی اپنی قوم یا ایک دو شہروں کے واسطے آتے رہے اور انکی تعلیم متفرق طور پر تھی۔ جب قوم اور ملک کی حدبندیاں ٹوٹ گئیں اور تمام قومیں ایک دوسری سے ملنے لگ گئیں تو کامل تعلیم نازل ہوئی اور کل دنیا کے واسطے رسول کریم مبعوث ہوئے۔ جہاں جہاں انسان پایا جاتا ہے۔ تو اب قادیانی نبی و رسول کونسی دنیا کا رسول و نبی بنکر آیا ہے۔

۴- ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ ولو کرہ المشرکون (پ۱۰۔ التوبہ۔ رکوع ۵) وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت کی باتیں اور سچا دین اسلام دے کر بھیجا۔ اس لئے کہ ہر دین پر غالب کرے۔ گو مشرک برا جانیں۔ جب تمام ادیان باطلہ پر دین اسلام کا غلبہ رہا تو اب دوسرے نبی و رسول کی آنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور وہ اپنا دین کا غلبہ کس پر کریگا۔

۵- تبٰرک الذی نزل الفرقان علےٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔ (پ۱۹ الفرقان ع۱) ترجمہ بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر قرآن اتارا۔ اس لئے کہ سارے جہاں کا ڈرانیوالا ہو۔ جب سرور عالم صلعم نذیر کل ہوئے تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے اور وہ کس جہاں کا نذیر و بشیر ہوگا۔

۶۔ وما ارسلناك الا كافة للناس بشيراً ونذيراً ولكن اكثر الناس لا يعلمون (پ۲۲ السباء ع ۳) اور اے پیغمبر ہم نے تو تجھ کو ساری دنیا کے لوگوں کو خوشخبری سنانے اور عذاب سے ڈرانے کے لئے بھیجا ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ یہ آیت شریف محمودی مرزائیوں کے واسطے خاص تازیانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جناب سرورِ عالم صلعم کو نذیر و بشیر کل دنیا فرمایا ہے

۷۔ وما ارسلناك الا رحمة للعالمين۔ پ۱۷ اور نہیں بھیجا تجھ کو مگر رحمت دونوں جہان کی۔ ف۔ ہم کو کیا ضرورت ہے کہ دنیا و آخرت کی رحمت کو چھوڑ کر زحمت خریدیں۔ طاعون۔ جنگ و جدل۔ اسلام میں نفاق و فرقہ بندی۔ قحط سالی۔ شور و شر۔ بغاوت الحاد و بیدینی۔ اسلامی خلافت کا مٹ جانا۔ فتنۂ مرزائیت کا نتیجہ ہے۔

(۸) قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم۔ والله غفور رحيم۔ قل اطيعوا الله والرسول۔ فان تولوا فان الله لا يحب الكفرين (پ۳ آل عمران ۴) اے پیغمبر کہدے اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو میری راہ پر چلو۔ اللہ بھی تم سے محبت رکھے گا۔ اور تمہارے گناہ بخشدیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر) کہدے اللہ اور رسول کا کہا مانو اگر وہ نہ سنیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں رکھتا۔ اس آیت شریف سے خاص اطاعت و فرمانبرداری جناب سرورِ عالم صلعم کی فرض ہوئی اور قیامت تک کسی اور شخص کی اطاعت جائز نہیں۔ اور جو رسول اللہ صلعم کی اطاعت اور فرمان کو چھوڑ کر جھوٹے اور کاذب نبی و مہدی کے پیرو ہوئے ہیں اس نص جلی کے حکم سے کافر ہیں۔

(۹) قولہ تعالیٰ والذين امنوا وعملوا الصالحت وامنوا بما نزل على محمد وهو الحق من ربهم كفر عنهم سياتهم واصلح بالهم (حم ۲۶۔ سورہ محمد۔ الربع) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے اور قرآن جو محمدؐ پر نازل ہوا ہے۔ اس پر بھی ایمان لائے اور وہ برحق ہے اور انکے پروردگار ہی کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ خدا نے انکے گناہ ان پر سے اتار دیئے اور انکی دینی و دنیوی حالت بھی درست کر دی۔ اب قرآن شریف کی موجودگی میں الہامات مرزا کی کیا ضرورت ہے۔

ایمان قادیانی خود خدا۔ خدا کا بیٹا۔ خدا کا ہمسر۔ تثلیث کا قائل بنا۔ انبیاء و مرسلین کے مراتب و مدارج کا کچھ خیال نہ رکھا۔ ان کا ختم نبوت کرنا۔ معجزات عیسوی و حیات مسیح سے صاف منکر ہو گئے۔

خاندانِ نبوت کو گالیاں سنائیں اور قرآن شریف کی بے ادبی کی۔ اور خود نبوت کا دعویٰ کر دیا ان آیات قرآنی کو جو شانِ رسول مقبول صلعم میں نازل ہوئی تھیں وہ اپنی ذات کی طرف منسوب کیں۔ جنت البقیع کے بالمقابل مقبرہ بہشتی بنایا۔ بی بی زینبؓ کے نکاح آسمانی کے بالمقابل محمدی بیگم کا نکاح بنایا۔ حضرت ابو عبیدہ امین الامۃ کے مقابل حکیم نور دین کو خطاب حکیم الامۃ دیا۔ اور خاندان رسول مقبول صلعم کے بالمقابل مرزا صاحب کا کنبہ خاندان رسالت قرار پایا۔ یہ تھا ایمان قادیانی (دیکھو تحفہ نورانی)

۱۰۔ الم۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ۔ ھدیً للمتقین۔ الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون۔ اولٰئک علی ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون (البقر) الم۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے کلام الٰہی ہونے میں کچھ بھی شک نہیں۔ پرہیزگاروں کی رہنما ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انکو دے رکھا ہے اس میں سے راہ خدا میں بھی خرچ کرتے ہیں اور اے پیغمبر جو کتاب اتری اور جو کتابیں تم سے پہلے اتریں ان سب پر ایمان لاتے اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے رستے پر ہیں اور یہی آخرت میں من مانی مراد پاوینگے۔ جس طرح ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی نبی و رسول علیہ السلام نے کل دنیا کی طرف مبعوث ہونے کا دعویٰ نہیں فرمایا۔ اسی طرح کسی نبی و رسول نے یہ بھی ضروری قرار نہیں دیا کہ تم دنیا کے سارے پہلے نبیوں پر ایمان لاؤ۔ درحقیقت یہ بھی ختم نبوت کا ایک امتیازی نشان ہے اگر کوئی نبی و رسول جناب سرور عالم صلعم کے بعد آنیوالا ہوتا۔ تو ما انزل من بعدک کا فرمان بھی ہوتا۔ غرض اس آیت نے قطعی طور پر ثابت کر دیا کہ آنحضرت صلعم آخری نبی و رسول ہیں۔ اور جو شخص کہ اب نبوت و رسالت کا دعوےٰ کرے وہ جھوٹا۔ مفتری اور کذاب ہے۔

۱۱۔ قولہ تعالیٰ۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (پ ۶) ترجمہ۔ آج کے دن تمہارے واسطے تمہارا دین میں نے کامل کیا۔ اور میں نے تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے واسطے دین اسلام کے لئے میں راضی ہوا۔ قرآن شریف نے پکار کر کہا کہ ہدایت و تزکیہ نفس اور دین اسلام کو مکمل کر دیا گیا۔

یہ دعوے قرآنی ختم نبوت کی تائید کرتا ہے۔ قرآن شریف مکمل ہو چکا۔ شریعت مکمل ہوئی۔ وحی بند ہو گئی۔ تو اب دوسرے نبی کے آنے کی کیا ضرورت رہی۔ قرآن شریف آخری کتاب ہے۔ اس لئے سیدنا محمد رسول اللہ صلعم جو قرآن شریف کو لائے۔ آخری نبی ہیں۔ جن پر نعمت الٰہی کا خاتمہ ہوا۔ اگر دنیا میں کوئی عظیم عید کا دن کہلا سکتا ہے تو مسلمانوں کیواسطے یہی دن عید کا ہے۔ جبکہ خم غدیر میں جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو نیابت و ولایت کا درجہ عطا ہوا۔ تو یہ آیت شریف نازل ہوئی۔ اس وقت ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام کا مجمع تھا تو مسلمانوں کے لئے ضرور یہ عید کا دن تھا۔ لیکن اگر سچ پوچھو تو یہ نسل انسانی کے لئے عید کا دن تھا۔ اگر ساری نسل انسانی کبھی کوئی حقیقی عید منائے گی۔ تو وہ یہی عید ہو گی جس دن دین کے کمال کو پہنچ جانے کا۔ ہدایت کی نعمت پورا ہو جانے کا اعلان دنیا میں ہو گیا۔ اور انسان کو خدا کی طرف سے یہ مبارکباد دی گئی۔ کہ اب تمہارے کمال حاصل کرنے کا وقت آگیا، اور تمہارے دنیا میں پیدا کئے جانے کی غرض پوری ہو گئی۔ پس یہ شرف و فخر تمام مسلمانوں کے مذاہب میں سے صرف مذہب شیعہ ہی کو حاصل ہے۔ کہ وہ اس روز ۱۸۔ ذی الحجہ کو تکمیل دین اسلام و ولائت و نیابت جناب علی علیہ السلام کیواسطے عید غدیر مناتے ہیں اور نسلاً بعد نسلاً خوشی کرتے جائیں گے۔ مگر باقی فرقے مخالف اور قادیانی وغیرہ اس عید سے جلتے ہیں۔

چہارم - احادیثِ خاتم النبوّۃ!

۱۔ حدیث شریف۔ ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین الخ اس آیت شریف کی صحیح تفسیر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود فرمائی ہے۔ ہر مسلمان کو اس کا مان لینا فرض ہے۔ قال النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ متفق علیہ۔ مشکوۃ شریف باب مناقب علی علیہ السلام ص ترجمہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی علیہ السلام سے کیا تم اس سے خوش نہیں ہوگے۔ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا درجہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ف اس حدیث شریف سے سوا کمال نبوت کے اور تمام کمالات کا مجمع حضرت

علی علیہ السلام ثابت ہوتے ہیں کہ ایک نبی حضرت ہارون علیہ السلام سے مشابہت دیگئی ہے۔ جناب امیر علیہ السلام میں اوصاف نبوت پائے جاتے تھے۔ مگر چونکہ نبوت کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ نبی نہ ہوئے۔ اگر دروازہ نبوت بند نہ ہوتا تو بعد سیدنا محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ضرور نبی ہوتے۔ اور اس حدیث سے جناب علی علیہ السلام تمام صحابہ کرام سے افضل قرار پائے جب جناب امیر علیہ السلام کو درجۂ نبوت نہ ملا اور وہ نبی تشریعی یا غیر تشریعی نہ ہوئے تو جناب مرزا صاحب جو ایک معمولی مسلمان کا سا بھی درجہ نہیں رکھتے تھے۔ کس طرح نبی و رسول ہو سکتے ہیں خلیفہ نور الدین صاحب آنجہانی ہمیشہ جناب مرزا صاحب کو ولی اور مجدد ہی فرماتے رہے اور جناب مرزا صاحب کا پہلے پہل خود دعوے محدثیت کا تھا۔

۲۔ حدیث شریف۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لی خمسۃ اسماء انا محمد و احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب (صحیح بخاری چودہواں پارہ صـ۲۶ احمدی پریس لاہور ۳۰/۵۹) ترجمہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے واسطے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور احمد اور ماحی یعنے مٹنے والا کفر کو۔ اللہ کفر کو میرے ہاتھ سے مٹوائیگا۔ اور حاشر یعنے لوگ میرے بعد حشر کئے جائیں گے اور عاقب یعنے میرے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آویگا۔ رقت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمدؐ جلالی ہے اور احمد جمالی ہے اور جناب مرزا صاحب کا نام تو غلام احمد ہے۔ یعنے احمد کا غلام۔ وہ غلامی چھوڑ کر احمد کس طرح بن گئے اور ادہر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعوے کہ انکا نام احمد ہے ادہر جناب مرزا محمود صاحب کا دعوے کہ یہ نام احمد انکے والد کو دیا گیا ہے۔ تو فرمایئے دونوں مدعیوں سے کون سچا ہے۔

۳۔ حدیث شریف۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کرجل بنی دارا فاکملہا واحسنہا الا موضع لبنۃ فجعل الناس یدخلونہا ویتعجبون ویقولون لولا موضع اللبنۃ (بخاری چودہواں پ صفحہ ۲۷۔ کتاب المناقب باب خاتم النبیین۔ احمدی پریس لاہور) والمعلم الترجمہ صحیح مسلم باب ذکر کونہ خاتم النبیین صـ۲۳۱ مطبع صدیقی لاہور سطر ۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے اور دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا۔ اس کو خوب آراستہ پیراستہ

کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ تو لوگ اس گھر میں جانے لگے اور تعجب کرنے لگے۔ یہ اینٹ کی جگہ اگر خالی نہ ہوتی۔ (تو کیسا مکمل اچھا گھر ہوتا) ف مکان نبوت میں ختم رسالت کی نورانی اینٹ لگا کر وہ مکان مکمل کیا گیا ہے۔ اگر قادیانی محمودی پارٹی کا اختیار ہے تو یہ اینٹ اکھاڑ کر مرزا صاحب کی اینٹ لگا دیں۔

(۴) حدیث شریف۔ عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتاً فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین (بخاری چودہواں پارہ۔ کتاب المناقب۔ باب خاتم النبیین صہ ۲۷ لاہور) ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے اور اگلے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا۔ اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا۔ مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر میں پھرتے ہیں تعجب کرتے ہیں ایسا آراستہ گھر یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی۔ تو اینٹ میں ہوں۔ میں نبیوں کے ختم کرنے والا ہوں (زیادہ دیکھو مشکوٰۃ جلد ۴۔ باب فضائل سید المرسلین صلعم فصل اول صہ ۲۲ و صہ ۲۳ مرقاۃ جلد ۵ صہ ۳۵۵۔ لمعات جلد ۴ صہ ۴۹۲۔ مظاہر حق جلد ۴ صہ ۵۰۱۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب خاتم النبیین صہ ۲۳۱۹ سطر ۵۔

۵۔ حدیث شریف۔ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون (بخاری تیرہواں پارہ۔ کتاب بدء الخلق۔ باب ما ذکر عن بنی اسرائیل۔ صہ ۱۱۴ احمدی پریس لاہور خصائص الکبری جلد ۲ صہ ۱۱۳۔ فتح الباری $\frac{۱۳}{۲۸۲}$۔ قسطلانی $\frac{۵}{۴۲۱}$ وعمدۃ القاری $\frac{۷}{۵۶۴}$) ترجمہ۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے کہ بنی اسرائیل کے لوگوں پر پیغمبر حکومت کیا کرتے۔ جب ایک پیغمبر گذر جاتا۔ دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا۔ مگر میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ البتہ خلیفہ ہونگے الخ۔ ف۔ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل میں جب ایک نبی فوت ہو جاتا۔ تو اس کے بعد دوسرا نبی مبعوث کیا جاتا۔ مگر امت محمدیہ میں ایسا نہ ہوگا کہ آپ کے بعد کسیکو نبوت ملے۔ البتہ خلفاء ہونگے۔ حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں جو نبی علیہم السلام گذرے ہیں۔ وہ توریت ہی پر عمل کرتے تھے۔ جناب صاحب شریعت نبی نہ تھے۔ پس فرمان انہ لا نبی بعدی نے صاف فیصلہ کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو تشریعی یا غیر تشریعی نبوت نہ ملے گی اور اس پر لفظ نبی کا اطلاق نہ ہوگا۔ بلکہ وہ خلیفہ کہلائے گا۔ جب نبوت کا لفظ ہی اڑ گیا۔ تو جناب مرزا صاحب نبی کس طرح ہو سکتے ہیں۔ نافہم وتدبر۔

(۶) حدیث شریف۔ عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت ولا رسول بعدی ولا نبی بعدی قال فشق ذالک علی الناس فقال المبشرات فقالوا یا رسول اللہ وما المبشرات قال رویاء المسلم وھی جزء من اجزاء النبوۃ (سنن ترمذی مطبع اودھ اخبار لکھنؤ ص ۱۱/۲ المعلم ترجمہ صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت تمام ہو گئی۔ پس اب نہ کوئی رسول اور نہ کوئی نبی میرے بعد ہوگا۔ پس لوگوں پر یہ بات گراں گذری۔ تب آپ نے فرمایا لیکن مبشرات باقی ہیں۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہیں۔ فرمایا آپ نے مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ ف۔ لفظ انقطعت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ رسالت و نبوت کا سلسلہ قطع ہو گیا۔ ٹوٹ گیا۔ بند ہو گیا ولا رسول بعدی ولا نبی بعدی کے فرمان نے مدعیان نبوت کی جڑ کاٹ دی۔ ہاں رویائے صادقہ۔ سچے خواب باقی ہیں۔ وہ ہر ایک مسلمان کو آ سکتے ہیں۔ اس میں کسی کی خصوصیت نہیں۔

(۷) عن ابی ھریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً وطھوراً وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون (رواہ مسلم مشکوۃ الربع الرابع باب فضائل سید المرسلین ص ۲۲۸ و ۲۲۹ مطبع انصاری مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۱۔ لمعات جلد ۴ ص ۴۹۵۔ مظاہر حق جلد ۴ ص ۵۰۳۔ خصائص الکبریٰ جلد ۲ ص ۱۹۳) ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نبیوں پر چھ خصلتوں سے فضیلت دیا گیا ہوں ساتھ کلمے جامع قرآن شریف

اور دشمنوں کے دل میں رعب ڈالنے کے ساتھ فتح دیا گیا ہوں اور میرے واسطے مال لوٹ حلال ہوا اور زمین میرے واسطے مسجد اور پاک کرنے والی کی گئی اور تمام مخلوق کیطرف بھیجا گیا ہوں اور میرے ساتھ نبوت ختم ہو گئی۔

۸۔ مدعی نبوت کذاب ہے۔ حدیث شریف قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریبًا من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ (بخاری پارہ چودہواں صد ۵۳ احمدی پریس لاہور کتاب المناقب) ترمذی جلد دوم صد ۱۱۲۔ ابواب الفتن) ترجمہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی۔ جب تک کہ تیس جھوٹے (دجال و مکار) نہ نکل لیں۔ ہر ایک یہی کہیگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے ف۔ جناب سیدنا محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات النبی ہیں وہ نبی آخر الزمان ہیں۔ یہ زمانہ قیامت تک انہی کی بادشاہت کا ہے۔ پانچوں وقت اذان تمام اسلامی دنیا میں اشہد ان محمد رسول اللہ کی منادی کرتی رہتی ہے کہ کل مخلوق کا ایک ہی رسول ہے۔ اب جس نے بالمقابل دعوٰے نبوت و رسالت کا کیا وہ جھوٹا کذاب و دجال قرار پایا جناب مرزا صاحب کے دعوٰے سے پیشتر چوبیس جھوٹے مدعیان نبوت و رسالت گذر چکے ہیں۔ اور اس حدیث شریف کے ماتحت آ چکے ہیں۔ اب جناب مرزا صاحب کے دعوٰے نبوت و رسالت کو اس حدیث شریف سے مقابلہ کر لو۔

۹) مدعی نبوت کذاب ہے۔ حدیث شریف۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتے یعبدوا الاوثان وانہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ھذا حدیث صحیح (ترمذی جلد ۲۔ ابواب الفتن صد ۱۱۲ سنن ابو داؤد جلد صد ۲۳۳ ترجمہ مشکوٰۃ جلد ۴ صد ۹۔ مرقاۃ جلد ۵ صد ۱۵۱۔ لمعات جلد ۴ صد ۳۱۴۔ مظاہر حق جلد ۴ صد ۳۲۹۔ ترجمہ ابو داؤد پارہ ۲۶ صد ۱۰۷۔ کنز العمال جلد ۷ صد ۱۷۳) ترجمہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ کچھ قبیلے میری امت سے مشرکوں کیساتھ نہ مل لیں اور تاکہ بتوں کی پرستش نہ ہولے اور جلدی ہی میری امت میں تیس کذاب ہونگے ہر ایک کہے گا۔ کہ میں نبی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۰۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں ۲۷ جھوٹے فریبی دجال پیدا ہونگے۔ ان میں چار عورتیں دعوائے نبوت کرینگی۔ اور میں نبیوں کے ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (رواہ احمد۔ طبرانی۔ بحوالہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۱)

ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ خاتم النبیین سے مراد لانبی بعدی ہے۔ اور تمام مدعیان نبوت کو آنحضرت صلعم جھوٹا اور دجال فرماتے ہیں۔ چونکہ ان مدعیان نبوت سے بعض نے نبوت تشریعی اور بعض نے نبوت غیر تشریعی کا دعویٰ کیا ہے اور آنحضرت صلعم نے مدعیان نبوت کو جھوٹا کہا ہے پس معلوم ہوا کہ الفاظ لانبی بعدی میں ہر دو طرح نبوت کے اجرا کی نفی ہے (اخبار اہلحدیث جلد 19/24 سنہ ۱۳۴۰ھ۔

۱۱۔ حدیث شریف۔ عن ابی امامتہ الباہلی قال خطبنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فکان اکثر خطبتہ حدیثاً حدثناہ عن الدجال وحذرناہ فکان من قولہ ان قال انہ لم تکن فتنۃ فی الارض منذ ذرء اللہ ذریۃ آدم اعظم من فتنۃ الدجال وان اللہ لم یبعث نبیاً الا حذر امتہ الدجال وانا اٰخر الانبیاء وانتم اٰخر الامم الخ (رفع الحاجۃ ترجمہ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۳۔ سنن ابن ماجہ صفحہ ۳۰۷ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۸۔ کنز العمال ۷ صفحہ ۱۹۳) ترجمہ ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے ہم کو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپ کا دجال سے متعلق تھا۔ آپ نے دجال کا حال ہم سے بیان کیا اور ہم کو ڈرایا فرمایا اس سے تو کوئی فتنہ جب سے اللہ تعالےٰ نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا۔ زمین میں دجال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہوا۔ اور اللہ جل جلالہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ اور میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں۔ اور تم سب امتوں کے آخر میں ہو۔

۱۲۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت سے پہلے دجال اور دجال سے پہلے تیس یا زیادہ جھوٹے کذاب ہونگے۔ وہ ہمارے طریق کے برخلاف چلیں گے۔ دین وسنت کو مٹائیں گے۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۱۔

نتیجہ ان دلائل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء سے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے گی خواہ تشریعی ہو خواہ غیر تشریعی۔ اور جو دعویٰ نبوت کرے گا وہ جھوٹا کذاب

دجال ہوکر مریگا۔ پس جب جناب سرار دوجہان صلعم نے خود فیصلہ حقانی فرمادیا۔ تو آپ اس میں چون وچرا کرنی اور بے جا تاویل کرنی سراسر بطالت و جہالت و ضلالت ہے۔

معانی خاتم

تمام تفاسیر اہلسنت میں خاتم النبیین کے معنے تمام نبیوں کے ختم کرنیوالا۔ آخر آنیوالا ہے۔ دیکھو تفسیر ابن جریر الطبری جلد ۲۲ صـ۱۱ تفسیر درمنثور جلد ۵ صـ۲۰۴ لسان العرب جلد ۱۵ صـ۵۵۔ تفسیر کشاف جلد ۲ صـ۲۱۵ مدارک جلد ۳ صـ۴۷۰۔ جامع البیان صـ۳۶۴۔ مرقاۃ جلد ۵ صـ۵۶۴ شرح الشفاء جلد اول صـ۹۴ زرقانی شرح مواہب لدنیہ جلد ۵ صـ۲۶۷۔ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۶ صـ۲۱۔ لمعات جلد ۴ صـ۱۴۳۔ اخبار اہلحدیث جلد ۱۹ نمبر ۲۴۔ ۱۳ شعبان ۱۳۴۱ھ

(ب) اگر مہر کے معنے لئے جائیں۔ تو ہمیشہ خطوط۔ اشٹامپ اور پارسلوں پر مہر (سیل) بند کرنیکے واسطے لگائی جاتی ہے۔ اگر خاتم کے معنے نگینہ یا تصدیق کے لئے جائیں تو قرآن شریف کی ان آیات شریف کے کیا معنے ہونگے۔

قولہ تعالیٰ الف۔ ختم اللہ علےٰ قلوبھم و علےٰ سمعھم۔

(ب) قولہ تعالیٰ۔ الیوم نختم علیٰ افواھھم الخ (پ ۲۳)

(ج) ختم اللہ علےٰ قلوبکم من الہ غیر اللہ یاتیکم بہ (انعام)

(د) وختم علےٰ سمعہ وقلبہ (جاثیہ ۲۵)

(ہ) فان یشاء اللہ یختم علےٰ قلبک۔ ان تمام آیات بینات میں ختم کے معنے بند کرنے کے ہیں۔ مہر لگانا ایک عربی محاورہ ہے اگر حقیقی معنے لئے جائیں تو کوئی مرزائی قادیانی ہو یا لاہوری کسی کافر و مشرک کے دل۔ کان اور منہ پر مہر لگی ہوئی دکھا سکتا ہے۔ یا کسی ڈاکٹر صاحب نے پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے کسی دل پر مہر لگی ہوئی دیکھی ہے۔ پس خاتم النبیین کے معنے ہیں۔ نبیوں کے بند کرنے والا۔ یعنی سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو کر یا رسول ہو کر قیامت تک دنیا میں نہیں آئے گا۔

اگر ختم کے معنے جاری ہونے کے لئے جائیں۔ تو عبارت یوں ہونی چاہیئے۔ کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاری ہوگئی۔ پس ختم نبوت کے بعد اسلام میں کوئی نبی نہیں آسکتا۔

پنجم۔ خاتم النبیین کی معانی جناب مرزا صاحب کی زبانی

۱۔ وہ نبوت جو نامہ کاملہ ہے اور سارے کمالات وحی کو اپنے اندر جمع رکھتی ہے ہم ایمان لائے ہیں اس کے منقطع ہو جانے پر اس سے جب یہ اترا۔ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (توضیح مرام ص۱)

۲۔ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفے صلعم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں۔ جنکے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے (ازالہ اوہام ص۱۳۷۔ ۱۳۸)

۳۔ بجز جناب ختم المرسلین احمد عربی صلعم کے اور کوئی ہمارے لئے ہادی اور مقتدا نہیں جسکی پیروی ہم کریں یا دوسروں سے کرانا چاہیں (ازالہ اوہام ص۱۸۲۔ زیادہ دیکھو حقیقۃ الوحی ص۲۹۔ ۱۴۱۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۹)

۴۔ اللہ (وہ) وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا (ازالہ اوہام ص۵۸۶)

۵۔ اکیسویں آیت یہ ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے کسی باپ کا مرد نہیں ہے۔ مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنیوالا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے۔ کہ بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا (ص۶۱۴)

۶۔ چہارم قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرئیل ملتا ہے اور باب نزول جبرئیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو (ازالہ اوہام ص۷۶۱)

۷۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لیئے کوئی نبی نہیں آئے گا (نشان آسمانی ص۲۸ زیادہ دیکھو تحفہ بغداد ص۶۔ الوصیت ص۱۰۔ حاشیہ کتاب البریہ ص۱۸۴۔ ۱۸۵ حمامۃ البشری ص۸)

ص۲۰۱ حاشیہ انجام آتھم ص۲۷۔

۸ - اور اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو ہمارے رسول کے ساتھ ختم کر دیا۔ اور وحی نبوت منقطع ہو گئی (تحفہ بغداد ص۶)

۹ - اللہ تعالیٰ کو یہ شایاں نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور نہیں شایاں اُسکو کہ سلسلہ نبوت کو دوبارہ از سرِ نو شروع کر دے۔ بعد اس کے اُسے قطع کر چکا ہے اور بعض احکام قرآن کو منسوخ کر دے یا اُنپر بڑھا دے (آئینہ کمالات اسلام ص۳۷۷، ایام صلح ص۷۴، تحفہ گولڑویہ ص۸۳، رازحقیقت ص۱۶۔ ایام صلح ص۸۷)

(۱۰) اور نبوت بعد نبی کریم کے منقطع ہو گئی ہے اور نہیں ہے کوئی کتاب بعد فرقان کے اور وہ پہلے سب صحیفوں سے بہتر ہے اور نہیں کوئی شریعت بعد شریعت محمدیہ کے (ضمیمہ تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۴۱، ۱۶۴ مجموعہ اشتہارات حصہ سوم ص۲۲۳۔ حمامۃ البشریٰ ص۹ میں ختم نبوت کے معانی دیکھو شاید صراط مستقیم نصیب ہو۔ یہ چند اقوال جناب مرزا صاحب قادیانی طالبان حق کیواسطے کافی ہیں اور محمودی عقاید کے ابطال کیواسطے شافی ہیں۔

نوٹ:۔ مرزا صاحب کی تحریرات و عقاید، تاویلات۔ استعارات۔ سب متضاد متناقض مخالف کتاب اللہ و سنت ہیں۔ آپکے لٹریچر سے ایک محقق انسان کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی روحانیت حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ ایک گمراہی و گورکھ دھندے میں پڑ کر اپنا اسلام اور ایمان خارج کر بیٹھتا ہے۔ جناب مرزا صاحب نے اپنے عقاید کے مختلف رنگ بدلے۔ مجدد، ملہم، مہدی مسیح موعود۔ بروزی و ظلی نبی۔ حقیقی نبی بنتے گئے۔ کبھی خدا کا ہمسر، کبھی خدا کا باپ۔ کبھی خدا کا بیٹا۔ کبھی خدا کا محبوب۔ آخر سب چھوڑ کر کرشن اوتار کا دعویٰ کر دیا۔ جناب مرزا صاحب کی ہر ایک تحریر میں اختلاف عظیم ہے۔ انکے عقاید و تعلیمات کے دیکھنے سے انکے اسلام اور ایمان پر کافی روشنی پڑ سکتی ہے۔ جو آیات الوہیت نبوت و امامت وغیرہ کی قرآن شریف میں ہیں وہی دعاوی جناب مرزا صاحب نے کر دیئے ہیں۔ شریک فی الذات والصفات الٰہی اور شریک نبوت محمدیہ صلعم بنکر نہ خدا تعالیٰ سے کم رہے اور نہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گھٹیا رہی ہیں۔ قرآن شریف خدا کی کلام اور

اور انکی منہ کی باتیں ہیں (حقیقۃ الوحی صہ ۹۴)

۱۱- کیا نہیں جانتے کہ خدائے رحیم کریم نے ہمارے نبی صلعم کو بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا اور ہمارے نبی صلعم نے بطور تفسیر آیت مذکور فرمایا۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور طالبین حق کے لئے یہ بات واضح ہے اور اگر ہم اپنے نبی صلعم کے بعد کسی نبی کے آنے کی جواز قبول کریں۔ تو گویا ہم نے وحی نبوت کا دروازہ کھول دیا حالانکہ وہ بند ہو چکا ہے اور ہمارے رسول اللہ صلعم کے بعد کسی طرح کوئی نبی آسکتا ہے جبکہ انکی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی۔ اور اللہ تعالٰے نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا (حمامۃ البشرے صہ ۲۰ تصنیف مرزا صاحب قادیانی)

۱۲- اگر کوئی کہے کہ فساد اور بدعقیدگی اور بداعمالیوں میں یہ زمانہ کم نہیں۔ پھر اس میں کوئی نبی کیوں نہیں آیا۔ تو جواب یہ ہے کہ وہ زمانہ توحید اور راستروی سے بالکل خالی ہو گیا تھا۔ اور اس زمانہ میں چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں۔ اور اس زمانہ کو بھی خدا تعالٰے نے مجدد کے بھیجنے سے محروم نہیں رکھا (نور القرآن صہ ۷ بابت جون جولائی اگست ۱۸۹۵ء مطبوعہ ضیاء الاسلام)

براہین صابریہ

(۱) آیات بینات و احادیث سرور کائنات و جناب مرزا صاحب کی تحریرات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اسلام میں نبوت کا دروازہ بند ہے اور اسلام کا سرار اور سید الابرار سید نا محمد مصطفٰے و احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نبی آخر الزمان ہے۔ انکے بعد کوئی شخص رسول یا نبی ہو کر نہیں آئے گا۔ جس نے نبوت کا دعوے کیا۔ اُس کا نام کذاب دجال رکھا گیا۔ اسپر تمام مسلمانوں کا اتفاق و اجماع ہے۔ ہاں انکے کامل اتباع و پیروی و اطاعت سے فیضان نبوت و انوار رسالت سے امت محمدیہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فیضان پہنچا۔ کہ جناب کے نائب بارہ ۱۲ امام و خلیفے مقرر ہوئے اور امت محمدیہ صلعم کے رہبر و پیشوا اور یقار ہادی بنے۔ جنکے فیضان امامت سے صوفیاء کرام و اولیائے عظام کو ولایت کا حصہ ملا۔ اور عالمان دین متیں انکی تعلیم و متابعت سے مجتہد کہلائے انکی اطاعت عین اطاعت اللہ و رسول صلعم ہے۔ وہ معصوم منصوص من جانب اللہ عابد۔ زاہد متقی۔ پرہیزگار۔ وارثان شریعت۔ گوہر رسالت در دریائے نبوت۔ نور رسول نخت جگر رسول۔ اسوہ حسنہ رسول مقبول و فرزندان مصطفٰے

اولادِ مرتضےٰ بارہ آئمۃ الہدیٰ ہیں۔ امام اول سیدنا و مولانا علی المرتضےٰ علیہ السلام سے لیکر بارہویں امام سیدنا امام محمد مہدی آخر الزمان علیہم الصلوٰۃ و السلام تک سب کی سب رنگت محمدیہ صلعم میں رنگے ہوئے ہیں اور وہ صبغۃ اللہ ہیں ؎

کہ نہیں ہیں اک مشعل کی خاتون و شبّر شبیرؑ و علیؑ　　ہیں جزو بدن اور جان نبی ہے نور نبی ان جانوں میں

تمام معارف و نکاتِ قرآنی و علوم ظاہرہ و باطن و حقایق حقانی اور اصلی اسلام کی شعاعیں انہی انوارِ نبوت سے چمکیں۔ اور جہان کی جہالت و شرک و کفر کی تاریکی دور ہو گئی۔ نیک اور سعید لوگ وہ ہیں۔ جو آئمہ اطہار اولاد سیدالابرار صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کامل پیروی کر کے معرفت الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ اور ہر ایک کاذب مدعی کو چھوڑ کر صراطِ مستقیم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو اصلی راہِ نجات ہے۔ ان آئمہ اطہار نے دنیا میں آکر اسلام کا حقیقی راستہ بتلایا۔ کہ من کل الوجوہ دروازہ نبوت بند ہو گیا اور قطعی طور پر وحی رسالت منقطع ہوئی۔ اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی و رسول ہرگز نہیں آئے گا۔ انکے بعد ہر ایک مدعی نبوت کاذب اور کافر ہے۔

۳۔ جبکہ مرزا صاحب نبی اللہ نہیں۔ نہ انکا کلمہ، نہ درود۔ نہ اذان نہ شریعت نہ احکام نہ وحی نہ انکے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ بلکہ پکّا مسلمان رہتا ہے۔ نہ انکا ماننا کوئی جزو و رکن و بنائے اسلام ہے نہ ہی غیر مسلم کو مسلمان بناتے وقت انکا کوئی کلمہ پڑھایا جاتا ہے بلکہ کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھایا جاتا ہے۔ اسلام مکمل۔ شریعت محمدیہ مکمل۔ قرآن شریف مکمل۔ نبی مکرم اکمل و افضل۔ آئمۃ الطاہرین کے فرمان مکمل۔ آثار صحابہ عظام مکمل تو ان سب کو چھوڑ کر خواہ مخواہ مرزا صاحب کے دور از قیاس مخالف کتاب اللہ و سنت الہامات و تحریرات کو مانکر اپنا اسلام کیوں ضائع کریں۔ اور اپنا روپیہ چندوں میں کیوں خرچ کریں۔

۴۔ اگر فرض کر لیا جائے۔ کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ اور امتِ محمدیہ کے واسطے کھڑکی کھلی ہوئی ہے اور امتی لوگ اس کھڑکی کی مشین سے نبی ڈھلکر نکلتے رہیں گے۔ تو کیا وجہ ہے، کہ تیرہ سو سال میں پہلے ایک بھی ایسا مکمل باکمال شخص پیدا نہیں ہوا۔ جو اس کھڑکی سے نبی بنکر نکلتا۔ کیا اہلبیت کرام و صحابہ عظام و جناب علی علیہ السلام جو استاد مرزا صاحب ہیں۔ سب کے سب اس فیضانِ نبوت سے محروم گئے۔ جنہوں نے تمام عمر اپنی جاں نثاری رسول مقبول صلعم میں فدا کر دی۔ کفار کے ساتھ جہاد کئے اور ہمیشہ حضور انور

صلعم کے فیضانِ صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے اور وحی رسالت صلعم کو دیکھا گئے اور کامل مطیع وتابعدار ہو کر اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ جن پر صلوٰت ورحمت الٰہی برستی رہی وہ تو نبیؑ و رسول نہ بن سکے۔ اور اس مدرسہ نبوت میں سے سب فیل ہو گئے مگر چودہویں صدی میں جناب مرزا صاحب قادیانی اس سرحضی کھڑکی کو جھانک کر سند نبوت کی آ ئی۔ حالانکہ آپ نے جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار فیض آثار تو کجا روضہ مطہرہ کی زیارت بھی حاصل نہیں کی اور نہ ہی آپ کو حج بیت اللہ شریف نصیب ہوئے۔

۴۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ سنت اللہ اور فطرۃ الٰہی کے موافق گذشتہ امتوں میں نبی ورسول ہر بستی ہیں۔ اپنی قوم میں آتا رہا ہے اب بھی آنا چاہیے۔ تو آپ صاحبان کو بتلانا پڑیگا کہ گذشتہ تیرہ سو سال میں امت محمدیہ صلعم میں کہاں کہاں۔ اور کتنے نبی ورسول آئے انکا کیا نام ہے اور کس کس قوم میں مبعوث ہوئے۔ اگر مرزا صاحب کو نبی اللہ مانتے ہو تو پادری ڈوئی صاحب مدعی نبوت امریکہ کو کیوں جھٹلاتے ہو۔ اور بہاء اللہ بابی ایرانی سے کیوں شرماتے ہو

۵۔ دراصل اسلام کی بنیاد۔ توحید باری تعالیٰ اور ختم نبوت پر منحصر ہے۔ کہ تمام مخلوق زمین وآسمان ودنیا جہاں کا ایک ہی خالق مالک رازق اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے تاکہ تمام مخلوق ایک ہی مالک وحقیقی رب کی طاعت وعبادت کریں۔ اگر دو خدا مالک ہوتے تو ہمیشہ زمین پر فسادات رہتے اور دو خدا انکے بندے ہمیشہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے اسی طرح منشاء حق تعالیٰ یہی تھا۔ کہ و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا پر عمل کر کے تمام مخلوق جہاں ایک ہی سردار نبی ورسول اکرم کے ماتحت ہو کر حقیقی وحدت حاصل کریں۔ سب کے سب ایک ہی رستہ پر ہو کر چلیں۔ اور خدا تعالیٰ کے بندے ایک ہی دین پر رہیں۔ تاکہ ان میں فساد وجھگڑا نہ ہو۔ اس لئے دین اسلام کو مکمل کر کے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نورانی زنجیر میں جکڑ دیا۔ اور قیامت تک توحید ورسالت کا قرار امت محمدیہ صلعم کا لے لیا۔ کہ دنیا کا سردار محمد رسول اللہ ہے۔ پس اس کلمہ طیبہ کی موجودگی میں ہم کو کسی دوسرے نبی ورسول کی ضرورت نہیں ہے۔ اور قرآن شریف اور سنت نبوی صلعم کی موجودگی میں ہم کو اور کسی کتاب اور اقوال کی ضرورت نہیں۔ کامل کو چھوڑ ناقص کیوں اختیار کریں۔ نور کے عوضہ میں اندھیر خرید کریں اور اسلام سے خارج ہوں۔

۶۔ ہر ایک مسلمان پانچوں وقت نماز میں السلام وعلیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پڑھا کرتا ہے جس سے ظاہر و باطن اول آخر النبی سے مراد سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم لیتا ہے اور ہمیشہ فنا فی الرسول ہو کر حضور انور صلعم کو اپنا سرور و آقائے نامدار سمجھ کر درود شریف پڑھتا ہے۔ اس لفظ نے بتا دیا ہے۔ کہ دوسرا کوئی نبی اس امت کا والی نہیں اگر کوئی ہوتا تو لفظ النبی بے معنی و لے محل تھا۔ اسی النبی پر روز میثاق میں تمام ارواح انبیاء مرسلین علیہم السلام سے وعدہ نصرت لیا تھا۔ یہی لفظ النبی یا وہ نبی یا آنحضرت صلعم تمام امت سابقہ میں مشہور و معروف چلا آیا ہے۔ مگر خلیفہ صاحب قادیانی ہم کو سیدنا محمد رسول اللہ سے چھڑا کر اور انسار نبوت مرزا صاحب کرا کر کافر بنانا چاہتا ہے اور تمام اسلام کی جڑ اکھاڑنا چاہتا ہے۔ جو امر محال ہے۔ قرآن شریف میں الفاظ النبی۔ الرسول یا ایہا النبی یا ایہا الرسول کا استعمال بکثرت ہوا ہے اور النبی کو سیدنا محمد رسول اللہ کے نام نامی و اسم گرامی سے مخصوص کر دیا ہے۔ تاکہ کوئی دوسرا جھوٹا نبی اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یہ فرمان ایزد منان قیامت تک ہے اور صلوٰۃ اور درود شریف اس نبی اکرم سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر امت مرحومہ پڑھتے رہیں گے۔ جو اسلام کے اکیلے بادشاہ اور نبی و رسول اور اللہ والی امت اور گنہگاروں کے شفیع ہیں۔ یہی ختم نبوت کی اعلےٰ دلیل ہے۔

۷۔ اس ختم نبوت کی حفاظت خداوند تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے فرمان سے جس کاذب جھوٹے شخص نے دعوئے نبوت کیا وہ کاذب ٹھیرایا گیا۔ جیسے مسیلمہ کذاب اور جو مقابلہ میں آیا وہ مارا گیا۔ اور اسلام سے خارج ہو کر قوم کافرین میں شمار ہوا۔

۸۔ مسلمانوں کی ہر ایک مسجد میں پانچوں وقت اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ کے منادی بڑے زور شور سے ہوتی رہتی ہے۔ جب تک یہ اذان قائم ہے۔ تب تک ہر مسلمان کی گواہی ہوتی رہے گی۔ کہ وہ رسول صلعم جس کی رسالت کے اقرار سے انسان مسلمان ہوتا ہے صرف محمد رسول اللہ ہے۔ اور کوئی نبی و رسول نہیں جس نے محمد رسول اللہ صلعم سے منہ موڑا اس نے خدا تعالےٰ کو چھوڑا۔ وہ کافر دوزخی ہو کر مرا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

۹۔ کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے۔ اور

آئت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے اور وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلعم کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا اور جس نے ہمارے رسول اور سردار صلعم کے بعد کہا کہ میں نبی اور رسول حقیقی ہوں۔ اس نے افترا باندھا۔ قرآن کو ترک کیا۔ احکام شریعت کو چھوڑا۔ وہ کافر کذاب ہے (حاشیہ انجام آتھم صـ۲۷)

۱۰۔ نبی کا لفظ صرف وہی قوموں کے نبیوں میں مشترک تھا۔ یعنے مسلمانوں اور بنی اسرائیل کے نبیوں میں اور اسلام میں تو آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا (راز حقیقت صـ۱۶)

پس مسلمانو! تم صراط مستقیم کو چھوڑ کر قادیانی گورکھ پھندے میں مت پھنسو۔ اور آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلعم حقیقی پیشوایان و وارثان مذہب اسلام کی پیروی کرو تا کہ حیات ابدی راہ حق حاصل ہوسے

جعفری باش گر خدا خواہی ورنہ در ہر طریق گمراہی

"صابر عفی عنہ"

تمت بالخیر

مذہب حقہ شیعہ کی کتابیں بارعائت

ملنے کا پتہ

مینیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی۔

برہان الشیعہ یعنی ردِّ بہتان الشیعہ

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلمان را مسلمان باز کردند

حال ہی میں ایک سنی مولوی نے ایک کتاب بہتان الشیعہ شائع کی۔ جس میں نہایت ہی بوسیدہ اعتراضات بدزبانی موضوع روایات اور غلط حوالجات کا طومار باندھ دیا ہے۔ چونکہ ناواقف مسلمانوں میں جھگڑا فساد خفظِ امن۔ مذہب شیعہ سے نفرت اور اصلی اسلام سے ناواقفیت اور منافرت کا اندیشہ تھا۔ اس لئے مسلمانوں کی خیر خواہی اور دینِ حق کی اشاعت کیواسطے ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر سابق حنفی سُنی (مصنف ثبوت خلافت آئینہ مذہب سنی وغیرہ جھنگ سیالوی نے اُس کتاب کا دندان شکن جواب کتب معتبرہ اہلسنت سے نہایت ہی متانت و شائستگی سے لکھا ہے اور اہلسنت کی توحید و معرفت ذات الٰہی و شانِ رسالت پناہی۔ اعمال خلفائے ثلثہ و شرمناک مسائل فقہ پر کافی روشنی ڈالی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ سوائے مذہب امامیہ اثنا عشریہ کے اور کوئی اسلامی فرقہ ناجیہ نہیں۔ باقی سب مذاہب قرآن شریف اور صراط مستقیم و راہ نجات سے کوسوں دور ہیں اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ قاتلانِ امام حسینؑ صرف اہلسنت ہی تھے اور آخر میں ضمیمہ آئینہ مذہب حنفی درج کر دیا ہے۔ جس میں تمام اہلسنت کے رازہائے سربستہ کو خوب طشت ازبام کیا ہے۔ رسالہ قابلِ دید ہے نیز اس کتاب کو مندرجہ ذیل علمائے دین نے تصدیق فرمایا ہے۔

۱۔ صدر المفسرین فخر المحققین علامہ جناب السید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر و الزمان
۲۔ رئیس الواعظین زبدۃ العارفین جناب سید محسن علیشاہ صاحب قبلہ سبزواری۔
۳۔ فخر الواعظین محب آلِ یاسین مولوی حکیم امیر الدین صاحب قبلہ رئیس چک جلال الدین تحصیل
۴۔ عالم ربانی و محقق لاثانی جناب مولوی حافظ علی محمد صاحب قبلہ ؞ قیمت فی جلد ۸؍

ملنے کا پتہ

مینجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور۔ مغل حویلی

فلسفۃ الاسلام

منجملہ تصنیفات و افادات اعلیحضرت رئیس الشیعہ مدار الشریعہ حجۃ الاسلام نائب امام صدر المفسرین سلطان المحدثین۔ محی الملت والدین۔ نباض دہر۔ فقیہ عصر حکیم الامہ سرکار شریعتمدار جناب قبلہ و کعبہ علامہ السید علی الحائری مجتہد العصر والزمان دام ظلہ العالے جس میں نبوت رسالت اور اسلام کے جملہ مسائل متعلقہ کا مکمل فلسفہ اور اس کے ہر ہر مسئلہ کی گوناگوں خوبیوں کو ایسا مدلل بیان کیا ہے کہ ہر سلیم العقل ایک مرتبہ ملاحظہ کرنے کے بعد اسلام تسلیم کئے بغیر چین نہیں لے سکتا۔ جو ہماری ناچیز کوششوں سے حسن اہتمام کو پہنچا ہے محققین اور علم دوست طبقہ سے امید کامل ہے کہ اس جوہر بے بہا کی خریداری میں تاخیر نہ فرماویں تقطیع ۲۲×۱۸ کے ۸۰۰ صفحات سفید اعلیٰ کاغذ پر یہ کتاب طبع ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی بھی نہایت عمدہ ہے باوجود ان تمام محاسن اور خوبیوں کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ ہر فرد بشر اسکو خرید کرے اور فائدہ اٹھائے۔ قیمت صرف ۱۲ر

آفتاب خلافت

جس میں مؤلف نے انیس علمائے اہلسنت و چار مورخین یورپ کی مستند و معتبر کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کو اپنا وزیر اور خلیفہ مقرر کرکے بنی ہاشم کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کرو اور بائیس محدثین علمائے معتبرین اہلسنت جو کہ نزول آیہ مبارکہ یا ایہا الرسول بلغ کے میدان غدیر میں ناقل و قائل ہیں۔ انکے منقولات سے خلافت بلافصل مولا علی کو حق کرکے دکھایا ہے۔ قیمت صرف ۴ر

رسالہ معراجیہ

مصنفہ عالیجناب سرکار شریعتمدار مولانا مولوی سید حشمت علی شاہ صاحب قبلہ خیر اللہ پوری مدظلہ العالی۔ جس میں معراج شریف کے عظیم الشان واقعہ کی نسبت ان تمام اعتراضات کا جواب جو بعض اشخاص کم فہمی سے کیا کرتے ہیں دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب اسد اللہ الغالب کا وصی قرار دیا جانا بھی ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴ر

ملنے کا پتہ۔ مینجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور۔ مغل حویلی

مفید عام پریس لاہور میں باہتمام لالہ موتی رام مینجر چھپی

ذریعۃ الفلاح در اصلاح دائرۃ الاصلاح

اس میں انجمن دائرۃ الاصلاح لاہور کے رسالہ "حضرات روافض کا خدا سے مقابلہ" کا منشی نعمت اللہ جان صاحب اختر سابق حنفی سنی نے ایسا دندان شکن جواب دیا ہے۔ کہ انکو یارائے سخن باقی نہیں رہا۔ نیز آخر میں ایک بے بنیاد اور مشہور عام افواہ کا کہ شیعوں میں حافظ قرآن نہیں ہوتے۔ ازالہ کیا گیا ہے۔ اٹاوہ، بھٹنڈہ، فیروز پور چھاؤنی وغیرہ حفاظ شیعہ کا کثیر التعداد مجمع عام میں قرآن سنانا اور حفاظ اہلسنت کا انکی صحت پر مہر کرنا۔ اور تحریری سندات عطا کرنا۔ اجمالاً ذکر کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

ذائقہ ماتم عرف چہل مجلس

یہ نظم و نثر کی کتاب نہایت ہی نفیس ہے۔ ذکر اہلبیت سے بہرہ مند ہونے کے لئے تاثیر کامل رکھتی ہے ؎

ذائقہ ماتم کا ذاکر کی زبان چکھوائے گی
یہ چہل مجلس ہمیشہ اشک خوں رلوائے گی

اس وجہ سے کہ ماہ محرم سے لے کر چہلم تک کی سلسلہ وار مجالس درج ہیں۔ یہ کتاب مقبول عام ہے۔ ہر روایت اپنے مقام پر نہایت سچی ہے اور سچی بات ہمیشہ ٹکسالی ہوتی ہے۔ بے مثل کتاب ہے قیمت فی جلد عہ

زبدۃ المصائب۔ یہ کتاب مصائب میں نہایت اعلےٰ درجہ کی ہے۔ واقعات کربلا کو نہایت عمدہ پیرایہ میں لکھا ہے۔ حدیث خوانوں کے لئے بے نظیر ہے قیمت عہ

زینۃ المصائب۔ حدیث خوانوں کے لئے یہ کتاب نہایت ہی مفید ہے جس میں احادیث صحیحہ جمع کرنے کی بے مثل کوشش کی گئی ہے اور بحد رقت خیز مضامین کا مجموعہ ہے۔ اور اس کی دو جلدیں ہیں۔ قیمت مکمل للعہ

شرعۃ المصائب۔ اس کتاب میں ایک سو چوتیس مجالس درج ہیں۔ کتاب کی توثیق پر علمائے کرام کی مواہیر درج ہیں قیمت عہ

ملنے کا پتہ: مینیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور۔ کوچہ مغل حویلی

شیعہ بچوں کے لئے ابتدائی تعلیمی کتابیں

مندرجہ ذیل کتابیں شیعہ بچوں کے لئے نہایت ہی مفید ہیں۔ ان میں بتدریج دینی فقرات بھروئیے ہوئے ہیں۔ اور آخر میں مذہبی نظمیں درج کردی گئی ہیں۔ لہذا تمام شیعہ احباب کو یہ کتب منگاکر بچوں کو ابتدائی تعلیم دلوانی چاہیئے۔ طرز تحریر کاغذ اور چھپائی بالکل سرکاری کتب کی مانند ہے۔

شیعہ دینیات کورس ۶؍

قاعدہ اردو ۱؍ اردو کی پہلی ۴؍ اردو کی دوسری ۶؍

مصنفہ مولانا مولوی محمد سبطین صاحب

دینیات کی پہلی ۳؍ ” دوسری ۳؍ ” تیسری ۴؍ ” چوتھی ۶؍

نماز شیعہ مع اصول دین } مصنفہ قبلہ و کعبہ جناب مولانا مولوی سید حشمت علیشاہ صاحب مجتہد العصر والزمان خیر اللہ پوری جس میں اصول دین۔ فروع دین۔ نجاسات۔ غسل تیمم وغیرہ درج کئے ہوئے ہیں قیمت فی جلد صرف ۴؍

حملہ حیدری ترجمہ غزوات حیدری } حملہ حیدری فارسی مصنفہ مرزا رفیع باذل کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ترجمہ نہایت صاف اور شستہ اردو میں ہے پہلے ایک فارسی کا شعر لکھ کر اس کے نیچے ترجمہ اردو ہے۔ جو لوگ فارسی نہیں پڑھ سکتے وہ محض اردو ترجمہ سے مولائے مومنین جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل معلوم کرکے محظوظ ہو سکتے ہیں اور فارسی کی قابلیت اور استعداد رکھتے ہیں۔ انکے لئے دوہرا فائدہ مترتب ہے

قیمت فی جلد ۱۱؍

ملنے کا پتہ

منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور۔ کوچہ مغل حویلی